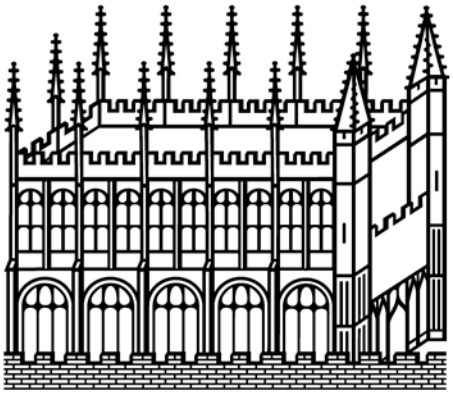

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.

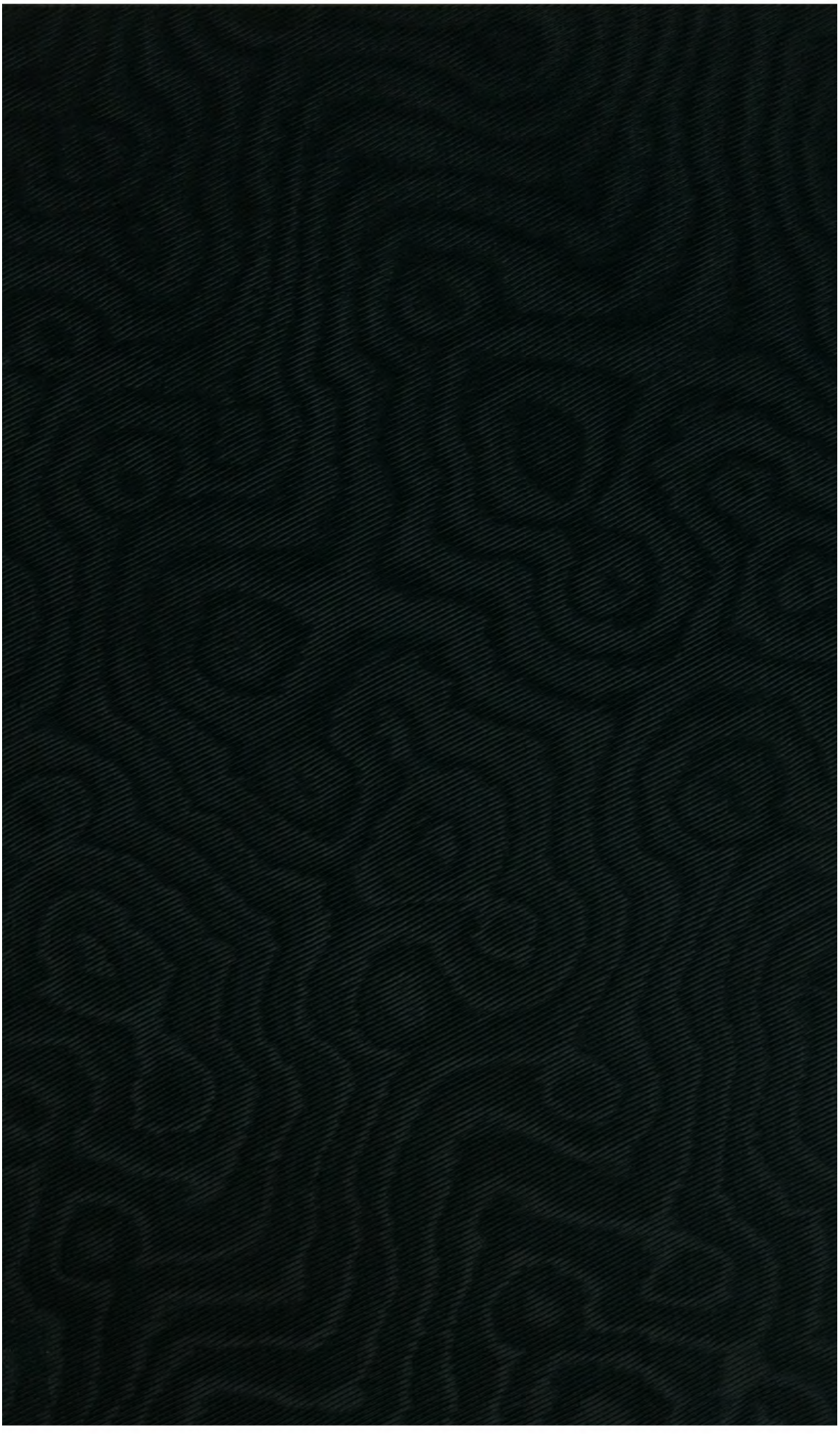



16.C.37.

16C37

اس لڑکی نے صلیب کا نشان اپنے نانا کے قاتل کی پیشانی پر بنایا مجرم کے چہرے پر خوشی چھائی۔ اُوسوقت یہ بیٹھا ہوا تھا۔ پس فوراً مردہ گرا۔

کیتھرائن نے کئی لوگون سے انکار کیا۔ جنھون نے شادی کا پیام دیا تھا اوسکو اقرار تھا کہ میرے ہی مرنے کے بعد بگریانوف کا خاندان ختم ہوگا۔

فلپ کبھی اس خیال سے شادی نکریگا کہ باپون کے گناہون کا عوض اولاد سے نمیری چوتھی پشت تک لیا جاے۔

INSTITUTE INDIAN

اشارہ کیا کہ یہ جو کہے وہ کرو۔

پادری گیا۔

کیتھرائن نے خوشرنگ اور عمدہ لباس پہننا ترک کیا تھا۔ بال سیدھے گوندھے ہوئے تھے چہرہ زرد تھا۔

پادری نے کہا سویل بہت بیمار ہے دو تین گھنٹے کا مہمان ہے وہ تمکو دیکھنا چاہتا ہے

لڑکی کا چہرہ فوراً غصے سے تمتما گیا۔ اُوٹھ کھڑی ہوئی اور چلی۔

اثنائے راہ مین پادری سے کچھ نہ کہا۔

کیتھرائن جب وہان پہونچی تو مریض قریب المرگ کے پلنگ کے پاس کھڑی ہوئی اور بولی کہ کہو کیا چاہتے ہو۔

سویل نے آنکھین کھولین جو کسیقدر بڑی ہو گئی تھین۔ کیونکہ موت کا وقت قریب تھا ایک لمحہ یون ہی پڑا رہا اور کچھ بات زبان سے نہ نکلی۔

کیا تم ہی وہ نوجوان لیڈی ہو سویل نے پوچھا۔

ہان مین ہی ہون۔

مجھے معاف کرو اور یہ کہکر دونون ہاتھ جو بالکل سرد ہو گئے تھے جوڑے کیتھرائن نے کہا کہ مین نے تمکو معاف کیا۔ کیتھرائن کو اُوسوقت خیال تھا کہ سویل نے شادی کی بابت کسقدر انکار کیا۔

یہ قریب المرگ شخص جو لاکہ میری تمام تقصیرات معاف کرو۔

کیتھرائن نے کہا مین نے تمھارا ہر ایک قصور معاف کیا۔

سویل نے خفیف آواز سے کہا کہ تم مجھکو دعا دو۔

دیکھ رہا تھا سویل کو اگر اُوسکا بیٹا پھر ملتا تو وہ سب طرح کی تکلیف جسمانی اور روحانی کی برداشت کر لیتا۔

سویل دل مین کہتا تھا کہ اگر جوان ہی مین میری موت آتی تو خوب تھا تاکہ اولاد نہوتی اور اُوسکا بیٹا اُوسکے جرم مین گرفتار نہوتا۔

اتوار کے روز یہ نوجوان لیڈی اسکو گرجا گھر مین ملی مگر نہایت نحیف وزار ہو رہی تھی تکلیف کیوجہ سے وہ انسانیت سے گذر گئی تھی اور خداوند کریم کا غضب معلوم ہوتا تھا کیونکہ وہ بالکل اپنے نانا کی صورت ہو رہی تھی سویل نے چاہا کہ اپنا مُنہ پھیر لے مگر اُوسکے زرد چہرے سے نہین پھیر سکتا تھا اور وہ دیکھتا تھا کہ ہفتہ بہفتہ اور زرد ہو رہا ہے اسطرح زندگی تلخ گذری۔

کچھ ہفتے کے بعد سویل بھی اسقدر کمزور ہوا کہ اپنے پلنگ سے اُوٹھ بیٹھ نسکتا تھا سردی کی ہوا تیز چلتی تھی اور مکان کے گرد درختون کے خشک پتے اُوڑتے پھرتے تھے چندروز خاموش رہا اور اسکی بی بی کبھی کچھ پوچھتی تھی۔ تو وہ کچھ جواب دیتا تھا

ایکدن اسکی بی بی نے پوچھا کہ کیا تم فلپ کو دیکھنا چاہتے ہو۔

سویل پلنگ پر چونک پڑا اور نگاہ مین خوشی تھی کیونکہ اُوسکی آنکھون مین بصارت کم ہو گئی تھی۔ اور پھر یہ اپنے پلنگ پر گر پڑا۔

اُسنے کہا نہین وہ بُلائے سے بھی نہ آئیگا۔ ایک لمحہ تامل کے بعد بولا کہ لیڈی کو بُلا لو۔

جو لوگ موجود تھے اُونھون نے باہمد گر حیرت سے دیکھا سویل کبھی بگریانوف کے یہان نہین گیا تھا مگر جو اکثر اس بیمار کو حالت نزع مین دیکھ رہا تھا لوگون سے

فلپ نے کہا نہین کُل دو آدمی اِس اسرار کو جانتے آج تین جانتے ہین صرف اتنا ہی فرق ہے۔ خدا نے تمکو اعزاز دیا دولت دی ہمیشہ آسودہ رہوگے لوگ تمھاری عزت کرینگے میری مان قصور وار نہین اُوسکی امن مین کسیطرح فتور نہ پڑیگا

سویل نے عاجزی سے سرنگون کیا اور کہا۔

اور تم۔

مین۔ مین۔ اپنا کام کرنے جاتا ہون اب ہمارے لیے کوئی کام باقی نہین ہے کہ جس سے موجب خوشی کا ہو۔ گوڈ بائی باپ۔

کمبخت باپ نے کہا فلپ اور یہ کہکر اپنا ہاتھ اپنے بیٹے کیطرف بڑھایا۔

فلپ نے بہت سر جھکا کر کہا کہ گوڈ بائی باپ۔

مان نے ہرچند واویلا مچائی مگر فلپ موضع سے چلا گیا اور قصد مصمم کر لیا کہ اب کبھی واپس نہ آؤنگا۔

سویل چند لمحہ اُوس دروازے کو دیکھا کیا جدھر سے اُوسکا بیٹا ہمیشہ کے لیے نظرون سے غائب و پنہان ہوا اور ایسا بیٹا کہ جسپر یہ نازان تھا جب اُوسکو دیکھتا تو آنکھین روشن ہو جاتین اِسنے اپنا ہاتھ اُوٹھایا اور دروازے کی طرف چلا۔ اِسکے ہاتھ اُوسوقت خود بے قابو ہو گئے یہ پلٹا۔ اور تمام دن اُوس کمرے مین بند رہا۔ یہ ہر گھنٹہ روبرو متبرک تصویر کے سجدے کرتا اور سر دے مارتا۔ اور خدا سے معافی چاہتا اور توبہ توبہ کرتا تھا۔

جو سزا اسقدر مدت تک ملتوی رہی تھی۔ آخر کار اُوسکے سر پر نازل ہوئی۔ مقتول اُوسکی نظر کے سامنے تھا اور وہی غضبناک تبسم چہرے پر تھا اور قاتل کو غمناک

جب مین نے تمسے کہا تھا کہ باہر نجاؤ تو تم میرا کہنا مان لیتین کیونکہ اوسوقت شدت کی گرمی تھی۔ یہ کہکر میڈم بگریانوف نے کرسی سے سرٹکا لیا اور گیتھرائن کتاب لینے گئی کہ نانی کو پڑھ کر سُنائے کیونکہ آیندہ زیست کے لیے یہی کام باقی تھا۔

فلپ گھر پہونچا تو باپ کو کھانے کے کمرے مین تلاش کیا۔ جب وہان نہ ملا تو خود اُونکے کمرے مین گیا۔

جب سے فلپ چلا گیا تھا سویل اُوسوقت سے مسیح کی تصویر کے سامنے پڑا ہوا تھا تمام عمر مین یہ اول ہی مرتبہ اسکو غیرت آئی تھی اور تصوّر کرتا کہ میرا ایسا فرزند جسکو مین دل سے چاہتا ہون اُوسکی زیست میری کارروائی سے تلخ اور برباد ہوئی اوسوقت اوسکو معلوم ہوا تھا کہ کیا ہی بڑا جُرم تھا۔ اُوسوقت جب سویل نے بیٹے کو دیکھا تو اسکا چہرہ ضعیف شخص کیطرح تھا۔ تمام شکنین پڑی ہوئی تھین۔ اور ظاہر تھا کہ یہ اپنی جان سے عاری ہے اور چاہتا ہے کہ کسیطرح موت آجاے۔ مگر فلپ نے اس حقیقت کو دریافت نہین کیا سویل مجرم کیطرح اُوٹھا اور اپنے بیٹے کے سامنے اسطرح کھڑا ہوا جسطرح کوئی جج کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔

بیٹے نے بکمال سرد مہری کہا باپ گوڈ بائی۔

یہ کمبخت بساطی ہکلا کر بولا کہ تم کہان جاتے ہو۔

فلپ نے کہا کہ شہر کو جاتا ہون تاکہ کام کرون اور دُعا مانگون۔

سویل نے تامل کے ساتھ کہا اور لڑکی۔

ہم آپسمین رخصت ہو لیے ہین۔

اسپر یہ مجرم کانپ کر بولا کہ کیا وہ بھی جانتی ہے۔

کیتھرائن بولی۔ ہان ہمیشہ کے لیے اور کیا مین تمکو پھر نہ دیکھونگی۔

فلپ نے کہا نہین۔ کبھی نہین۔

یہ سُنکر دوڑی اور چمٹ گئی۔ اور چھاتی سے لگا لیا۔

اور کہا۔ جاؤ۔ گوڈبائی۔ خدا تمکو برکت دے۔ مین ہمیشہ تمھارے لیے دعا کرونگی۔

فلپ چاہتا تھا کہ آخری بوسہ دے۔

کیتھرائن نے کہا۔ نہین نہین۔ جلدی جاؤ ورنہ میرا دل ایکلحہ مین بے قابو ہوجائیگا۔ جاؤ۔

فلپ نے اسکو چھوڑا اور چل کھڑا ہوا۔ اور اسکے پاس سے ایسا بھاگا کہ جیسے کوئی بیہوش ہو۔ جب فلپ چلا گیا اور کیتھرائن تنہا رہی تو ویران کھنڈر کو دیکھا اور یاد کیا کہ ایک زمانے مین میرے خیالات کیسے تھے بولی کہ اب مجھے سلسلہ ملا کہ اس ویرانے سے میرا کیا تعلق ہے۔

یہ کہکر اُوس ویرانے کی طرف گئی آنکھون مین آنسو بھرے تھے اور کہا کہ اگر آنسوؤن کے دریا سے وہ داغ خون کا دھوسکتا ہے جو میرا نانا ہمارے خاندان پر چھوڑ گیا ہے تو بیشک میری جان نکلنے سے پہلے وہ دُھوجاتا۔

میڈم بگریانوف بیدار ہوئی تو کیتھرائن کو کھڑکی مین بیٹھے دیکھا اور کہا۔

تم وہان بیٹھی ہو۔

ہان نانی بیٹھی ہون۔

تمھاری آواز بالکل بھاری ہے کیا ہوا۔

میرے سر مین درد ہے۔

لیکن تا زیست خوشی نصیب نہو گی۔

کیتھرائن نے مصر ہو کر پوچھا کہ کہو تو کیون۔ تم مجھسے بتا تو دو کہ کیون کیا وجہ ہے۔ یکایک اسکو قصہ آتشزدگی اپنے خیالات کا یاد آیا۔

کیتھرائن نے کہا کہ کیون کچھ جرم تھا یا نہ تھا۔ اور اس سوال کے ساتھ تمام جسم مین رعشہ تھا کیون میرا نانا تھا۔ نہ۔

فلپ نے کہا ایسے بہت سے جرم ہوتے ہین کہ خداوند کریم اپنے انصاف سے نہین جانتا کہ کسپر غضب نازل کرے کیتھرائن مین تمکو ہمیشہ چاہونگا۔ مجھسے تمام زیست کے لیے اب رخصت ہو۔

کیتھرائن نے کہا نہین نہین۔ اور یہ کہکر چمٹ گئی۔ اور بولی کہ مین تمکو چاہتی ہون مین تمسے رخصت نہین ہوسکتی۔ بغیر تمھارے میری زیست محال اور وبال ہے ایسے جینے سے مرنا بہتر ہے۔

فلپ نے کہا ہماری قسمت مین یہی ہے ہمکو چاہیے کہ علحدہ علحدہ روئین اور غیرون کے گناہون کی بخشش کے لیے دعا مانگین اوسوقت فلپ کے دل کے ٹکرے ہو رہے تھے اور کہا کہ مین جاتا ہون اور اب کبھی نہ آونگا مجھسے کہو۔ تمنے مجھے معاف کیا کہ مین سب تہمتون سے بری ہون اور تم مجھپر یقین کرتی ہو یا نہین۔

فلپ نے خوب زور سے گلے لگایا۔ کیتھرائن کے تمام بدن مین سنسناہٹ اور رعشہ تھا۔

چپکے سے بولی مین تمھارا اعتبار کرتی ہون۔ مین تمکو چاہتی ہون۔

فلپ نے کہا ہمیشہ کے لیے۔

کیتھرائن

کیتھرائن زار زار رونے لگی۔

کیتھرائن نے کہا کہ کیا دلیری دلاؤن میرا دلِ خود مضبوط نہین ہے بیٹھا جاتا ہی مین نہین جانتی کہ دلیری کسکو کہتے ہین مجھکو کبھی اس امر کی حاجت نتھی۔ تاہم مین چاہتی ہون تم خوب جانتے ہو کہ مین تمکو چاہتی ہون۔

فلپ نے ہاتھ بڑھایا کہ اوسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے مگر غصّے سے ہٹا لیا اور کہا کہ مجھے کیا اختیار ہی اور میری کیا مجال ہے کہ مین اپنے ناپاک ہاتھ سے کیتھرائن کا ہاتھ چھوؤن۔

کیتھرائن نے کہا کہ کیون یہ میرے نانا کی وجہ سے انکار ہے یا نہین اور اس کلام کے ساتھ آنسو بہت روکے اور بولی کہ وہ مجھکو کبھی معاف نہین کر سکتے کیونکہ مین بگریانوف ہون۔ مین نے کوئی ایسی غلط بات نہین کی ہے۔

کیتھرائن نے اپنے آنسوا پنے سفید ڈریس سے پونچھے فلپ برابر اوسکی طرف دیکھ رہا تھا۔

کیتھرائن نے یہ بھی کہا کہ مین ایک بڑی سخت قیمت دے رہی ہون کہ مین بگریانوف ہون تم تو مجھکو برا نہین جانتے مین نے کسی بقصور کا خون نہین کیا۔ مین مجرم نہین ہون۔

فلپ نے خیال کیا کہ مین بھی مجرم نہین ہون اور نہ مین نے کسیکا خون کیا ہی۔

کیتھرائن نے چپکے سے کہا کہ مین یہ رمز نہین سمجھتی ہون۔

خیر کیا مضائقہ ہے بہتر ہے کہ تم کچھ نہ سمجھو یہ اسکو آغوش مین لیے ہوے تھا اور کہتا تھا کہ دنیا مین کوئی گوشہ ایسا نہین ہے جو ہم لوگ اون لوگون سے بھاگ کر بچین جو ہماری شادی پسند نہین کرتے ہین۔ ہم ایک دوسرے سے تا زیست محبت رکھسکتے ہین

میڈم بگریانوف اپنی آرام کرسی پر کھڑکی کے قریب بیٹھی ہوئی سو گئی۔ کھڑکی کے پردے کھنچے ہوے تھے کمرے مین تاریکی اور خنکی تھی کیتھرائن بھی غنودگی مین تھی۔ کھڑکی کی دہلیز پر اپنا سر رکھدیا اور آنکھین بند کرلین تھوڑی دیر مین وہ بھی سو گئی۔

جب وہ بیدار ہوئی تو فلپ اونکے روبرو کھڑکی کے باہر کھڑا تھا آنکھو نسے محبت اور درد کا اظہار تھا یہ فوراً اٹھکر کھڑی ہوئی میڈم بگریانوف نے آہستہ سے کہا کہ باہر نجاؤ بہت گرمی ہے لیکن کیتھرائن فوراً اپنے معمولی مقام نشست پر چلی گئی۔

فلپ زانو پر اوسکے پانون کے پاس کھڑا ہوا اور کیتھرائن نے اپنا ہاتھہ آہستہ سے اوسکے کاندھے پر رکھدیا کیتھرائن کے دل مین اوسوقت اسقدر جنبش تھی کہ سر سے پانتک اسکو حرکت تھی۔ یہ بیٹھہ گئی اور حیرت کی نگاہ سے دیکھا کی۔

چونکہ فلپ خاموش تھا یہ تھوڑی دیر بعد بولی کہ کہو کیا ہوا۔

فلپ کی نگاہ مین جو تشویش تھی رفتہ رفتہ اسکے بھی دل مین سمائی اور اصل حقیقت دریافت ہوئی۔

فلپ زانو پر کھڑا برابر دیکھ رہا تھا منہ سے بات نہ نکلتی تھی اور دل مین دعا کرتا تھا کہ خدا کرے موت آجائے جو مین اس تکلیف کو نہ دیکھون۔

آخرکار یہ جوان لڑکی بولی کہ کیون انکار کرتے ہین۔ یہ کہکر اپنے ہاتھہ اپنی گود مین رکھ لیے

فلپ آہستہ سے بولا کہ اوہ کیتھرائن تم مجھسے ایکدفعہ تو اور کہو کہ تم مجھکو چاہتی ہو تاکہ میرے دل کو تقویت ہو۔

پادری نے کہا ذرا تامل کرو۔ مزاج سہولیت پر آجائے
نہین مین انتظار نہین کرسکتا بہتر ہے کہ سب معاملہ ختم ہوجائے
پادری نے کہا کہ کیا مین تمھارے ساتھہ چلون کیونکہ اُوسکو خیال ہوا کہ نہ معلوم کیا نتیجہ پیدا ہو۔
فلپ نے کہا کہ مین مشکور ہوا بہتر ہے۔ مگر مجھکو تنہا ہی جانا پسند ہے۔
یہ اپنا سر جھکائے چلا جاتا ہے اور اُوس بے تھاہ کنوئین مین پتہ لگانا چاہتا ہے جسمین کہ اُوسکی تمام امیدین غرق ہوگئین اُوسکو یکایک خیال گذرا کہ گذشتہ زمانے کے حالات یاد کرکے پادری کو بھی بہت صدمہ ہوا ہوگا۔
یہ واپس گیا اور پادری سے کہا کہ مین تمھارا مشکور ہوا تمنے بڑی مہربانی کی۔
فلپ نے چاہا کہ ہاتھہ بڑھا کر مصافحہ کرے مگر تامل کیا اور کہا کہ میرے ہاتھہ بگریانوف کے خون سے آلودہ ہین۔ پادری نے فوراً اسکا حال دلی تاڑ لیا اور دونون ہاتھہ پھیلا کر فلپ کو چھاتی سے لگا لیا۔
پادری آہستہ قدم اپنے گھر گیا اور فلپ اُوس پکڈنڈی کو گیا جو بگریانوف کے گھر کو گئی تھی۔

باب بست وسوم

کیتھرائن علی الصباح بیدار ہوئی تھی مرغان خوش الحان چہچہہ زن تھے۔ یہ دل مین تصور کر رہی تھی کہ آج بڑی خوشی کا دن ہے۔
دوپہر کو جب تمام مین خاموشی تھی اور یہ خاموشی شدت گرمی کیوجہ سے تھی

کیتھرائن - کیتھرائن -

فلپ یہ کہکر زمین پر گرا - تاب نہ لاسکا - اور دلی صدمے سے زار زار رونے لگا گویا اسکے دل کے ٹکرے ہوے جاتے تھے -

پادری زمین پر اسکے برابر بیٹھ گیا اور کہا کہ ذرا کچھ جراءت کرو - اس صدمۂ دلی سے شاید بہشت کے دروازے گنہگارونکے لیے بھی کھلین -

فلپ کو اوسوقت کچھ ادھر کا خیال نتھا اوسکی نظر مین دنیا تاریک تھی اور لطف زندگی جاتا رہا تھا کیونکہ لطف زندگی باقی نرہا تھا -

کیا مین کیتھرائن کو آج چھوڑ دون - نہین کل - مین اوسکو اس صدمے کی برداشت کرنیکا وقت دونگا -

پادری نے کہا کل نہین -

تو آج - اب - اسیوقت -

پادری نے سر ہلایا اور ہان کی -

مین اپنے باپ سے کیا کہون - اور مین اپنے باپ سے کیا کہون - مین نے کوئی برائی نہین کی - مین زندہ رہنا نہین چاہتا تھا - مین اوسدن کو بد دعا دیتا ہون کہ جسروز مین پیدا ہوا تھا -

پادری نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا بد دعا نہ دو - خداوند کریم ایک دن سبکو معاف کریگا -

فلپ یکایک برابر اوٹھ بیٹھا اور ٹہل رہا تھا - یکایک پادری کیطرف گھوم پڑا اور کہا مین کیتھرائن کو دیکھنے جاتا ہون -

مقتول کا خون اُونکی اولاد مین ایک ہو۔

فلپ کے دل سے بیساختہ صدمے کی آواز نکل گئی۔

یہ بالکل اپنے صدمۂ نوجوانی اور مذبوح امیدون سے بسمل اور دباہوا پڑا تھا اسکی زندگی محبت کے خواب و خیال مین تھی اور اوسی کی روشنی مین یہ جیتا تھا ابتو بوجہ اسکے باپ کے جرم کی تیرگی چھاگئی تھی اور یہ تیرگی زندگی مین اس سے دُور نہوگی اور یہ ایسے شخص کی نسبت تھا جسکا بجز اسکے کوئی جُرم نتھا کہ ایک مجرم کی اولاد تھا۔ اسحالت صدمے سے خود اُوسکو طاقت پیدا ہوگئی۔

یہ اُوٹھا اور پادری کیطرف دیکھا۔ فلپ نے کہا۔

پادریصاحب مین کیا کرون۔

پادری نے کہا کہ جو تمھارا دِل گواہی دے وہ کرو فلپ کی ردی حالت دیکھکر صدمہ ہوا

فلپ نے کہا میرا دل۔ میرا دل ہی نہین۔ ابتو مجھے وہ کام کرنا ہین جنکو مین فرض جانتا ہون۔ بجز اُونکے اور کچھ کام نہین۔ پھر سوال کیا کہ مین کیا کرون۔

پادری خاموش تھا۔

فلپ نے کہا مین خیال کرتا ہون کہ کیتھرائن کو چھوڑ دون محبت اور شادی کے خیالات سے پشت پھیرلون کہ کہین باپ کے ..... مجھکو یہ نہ کہنا چاہیے کہ باپ کے جرم ..... یہ بانین اُوسنے نہایت بیدلی سے کین۔

پادری نے کچھ جواب ندیا اور یہ نوجوان شخص اور بھی کہتا رہا۔

مین کیتھرائن کو چھوڑ دون۔ اور اسغرض سے چھوڑ دون کہ وہ مجھکو بذات شخص کی نظر سے دیکھے کہ مینے اُوسکو زوجہ بنانیکی درخواست کی تھی۔ اُوہ

پادری کھڑا تھا اسکا داہنا ہاتھہ فلپ کے اوپر رکھا تھا جو اپنے باپ کے گناہ کا معصوم مجرم تھا۔

فلپ نے اوسکا ہاتھہ نہین دیکھا اور نہ اپنا ہاتھہ پھیلا سکتا تھا کہ اپنے ہاتھہ مین لے کانپ کر بولا کہ مین خونی ہون۔ میرے ہاتھہ خون سے بھرے ہین۔

اسکے بعد ایک لمحہ تامل ہوا۔

مگر کیتھرائن۔ کیتھرائن بے قصور ہے اوسکے ہاتھہ پاک ہین اوسکی مان کے ہاتھہ بھی پاک تھے۔

پادری بولا کہ کیتھرائن کو اپنے شریر نانا کے گناہ کی وجہ سے صدمہ پہونچے گا اسلیے خول پیغمبر کا پورا ہوگا کہ والدین کے گناہ کا عوض اونکی اولاد سے تیسری۔ چوتھی پشت تک لیا جائیگا۔

فلپ نے افسوس سے اپنا سر ہلایا اور ایک صدمے کی آواز سے کہا کہ میرا باپ جسکو مین چاہتا تھا اور عزت کرتا اور بہادر جانتا تھا بلکہ ایک بت قابل سجدہ تیار کیا تھا میرا باپ خونی ہے۔

جب یہ الفاظ فلپ کی زبان سے نکلے صدمے سے خاموش ہوگیا۔

فلپ بولا کہ اے پادریصاحب تمنے کہا کہ خدا نے معاف کیا اور اوسکے حکم سے تمنے معاف کیا اور کہا کہ گناہ دور ہوئے اور خدا کی مہربانی حد سے فزون ہے۔

پادری نے آہستگی سے کہا کہ سویل کا بیٹا خاندان بگریا نوف مین شادی نہین کرسکتا۔

کس نام سے کیتھرائن کا بیٹا فلپ کو پکارے گا۔ کیا تم چاہتے ہو کہ قاتل

پلٹن مین بھرتی ہون اُونکی نوجوان منگیتر بگریانوف کے پاس گئی کہ اُوسکو معاف کرے اور پلٹن مین نہ بھیجے۔ بگریانوف نے معاف کیا مگر کس قیمت پر۔ جب وہانسے پلٹی توراہ مین اُوسکا منگیتر ملا وہ اُوس سے چار آنکھ نکر سکی وہ بھاگ گئی اور اپنے کو دریا مین ڈبا دیا اور پادری نے اُونگلی سے اشارہ کیا کہ وہ اُوس مقام پر ڈوبی تھی وہی مقام تھا جہان فڈروشیا غائب ہوگئی تھی۔

فلپ نے اُونگلی کے اشارے کی طرف متاسف نگاہ سے دیکھا۔

پادری نے کہا خدا اُوسکی مغفرت کرے صرف اُوسکا یہی گناہ تھا اُوسکے باپ اور منگیتر آمادہ ہوے کہ اُوسکا عوض لین اور جنازہ اُوٹھنے کی شب کو بگریانوف کا گھر جلا دیا۔

فلپ سرتاپا کانپ اُوٹھا اور ہاتھون سے مُنہ چھپالیا۔

فلپ نے آہستہ سے کہا کہ میرے باپ نے کیا کیا۔

آگ لگانے سے پہلے ان کمبخت گنہگارون نے شیطان کی ترغیب سے بگریانوف کے ٹکڑے ٹکڑے کیے تھے۔

فلپ نے کہا کہ میرے باپ نے بھی۔ اور دلمین یہ امید تھی کہ میرا باپ نہو۔

پادری نے کہا تمھارے باپ توسب سے پہلے تھے۔

چڑیان جنگل کی نغمہ اتھین اور مٹڈے گھاس مین بول رہے تھے دریا مین سورج چمک رہا تھا ہرطرف شادابی تھی اور جولائی کی تپہر کا سبزہ لہلہا رہا تھا فلپ زمین پر پڑا تڑپ رہا تھا اور توبہ توبہ کرتا تھا اور صدمے کی برداشت نکر سکتا تھا جو اس واقعیت سے اُوسکو ہوا۔

بیٹھا اور فلپ سامنے کھڑا ہوا۔

پادری نے پوچھا کیا مقصد ہے۔

اس تھوڑی دیر مین فلپ کے ہوش و حواس درست ہو گئے تھے۔

کیون میرے باپ راضی نہین ہوتے کہ مین کیتھرائن بگریانوف سے شادی کرون

پادری خاموش تھا۔

فلپ نے کہا کہ میرے باپ نے کہا ہے کہ مین پادری سے دریافت کرون مگر فلپ کو حیرت تھی کہ پادری کیون خاموش ہین۔

کیا مین بدنصیب ہون مین نے کیا قصور کیا ہے اور کیتھرائن نے کیا قصور کیا ہے یا میرے باپ مجرم ہین۔ آپ مجھے بتائیے ورنہ مین تو دیوانہ ہوا جاتا ہون۔

اسنے دونون ہاتھ اپنی آنکھون پر رکھ لیے کیونکہ آنکھین جل رہی تھین اور سر کے بھل گھاس پر گر پڑا۔

پادری نے کہا کہ جب تمھارے باپ چاہتے ہین کہ مین گفتگو کرون تو مین گفتگو کرونگا خدا میرا حامی ہو کہ میری زبان سے بجز امر راست کے کوئی کلمہ خلاف نہ نکلے۔ پادری یہ کہکر اُوٹھا اور صلیب کا نشان بنایا۔

بگریانوف نہایت متریر شخص تھا اور تمھارے باپ اس موضع مین ایک جوان لڑکی کو چاہتے تھے۔

فلپ نے کہا کیا میری مان کو۔

پادری نے کہا نہین ایک اور لڑکی تھی۔ تمھارے باپ کے مزاج مین غصہ اور گھمنڈ تھا بگریانوف کو خیال ہوا کہ یہ بڑے ہین حکم دیا کہ قاعدہ کانسکرپشن سے

مین تو بھیڑ کے بچے کی طرح خاموش نہ ہونگا گو مجھکو سخت صدمہ پہونچے مگر معلوم تو ہو کہ آخر وہ ہے کیا۔

سویل نے اپنے بیٹے کی آنکھون کیطرف دیکھا تو وہی آمادگی پائی کہ جو بات مصمم ہوگئی اُوس سے اصلا تجاوز نکرے گا جیسی خود اُوسکی عادات ایک زمانہ مین تھی۔

سویل نے کہا جاؤ پادریصاحب کے پاس اور اُونسے اوس اَمر کا استفسار کرو جو تم دریافت کرنا چاہتے ہو۔

فلپ نے اپنے باپ کو جھک کر سلام کیا اور پادری کے مکان کیطرف روانہ ہوا۔ سویل اپنی حدنگاہ تک اُوسکو جاتے دیکھا کیا اُوسکے بعد گھوم کر اپنے کمرے مین گیا اور حضرت مسیح کی شبیہ کے سامنے سجدہ کیا۔

پادری اپنے باغ مین تھا۔ فلپ چھوٹا دروازہ کھولکر اندر گیا۔

فلپ نے آہستہ آواز سے کہا کہ مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔

پادری نے نوجوان شخص کیطرف دیکھا۔

پادری نے کہا اندر آؤ۔ اور یہ فلپ کے آنے کی وجہ کو پہچان گیا تھا کیونکہ یہ باغ مین بہت دیرتک بگریانو فون کے ساتھ رہتا تھا اور اسکے شام کے پڑھنے سے پادری کو تشویش ہوئی تھی۔ مداخلت کرنا غیر ممکن تھا۔ لہذا دونون خاندانون سے الگ رہا کہ کہین اُنسے کوئی صلاح ومشورہ نہ چاہے۔

خاموشی سے یہ دونون شخص اُوس پگڈنڈی پر گئے جو دریا کو گئی تھی۔ خوب گنجان درخت تھے اور کنارے دریا تک مخمل کی طرح گھاس کا فرش تھا۔

وہان سب لوگونکی نظر سے دُور پادری ایک کٹے ہوے درخت کی لکڑی پر

مگر فوراً اُوسنے اِس غضبناک خیال کو اپنی طبیعت سے دُور کیا۔
اُوس غضبناک خیال دور کرنے کے وقت اُوسنے سوال کیا کہ کیون۔
سویل نے غصّے سے کہا کہ مین تمھارا کچھ جواب دینے والا نہین ہون۔
فلپ بولا تو مین کیتھرائین کے ساتھہ شادی کرونگا اور یہ کہکر دروازے کے ہتّے پر اپنا ہاتھہ رکھّا اگر تم وجہ اپنے انکار کی سمجھا دیتے تو مین سمجھ لیتا مگر بجز اندھی ناانصافی اور عداوت کے کچھہ بھی نہین ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
سویل نے چاہا کچھہ کہے مگر اُوسکے بدن کو جنبش ہوئی اور کوئی آواز نہین نکلی اِسنے اپنا داہنا ہاتھہ مجبوری سے ہلایا فلپ نے دروازہ کھولا جب باہر جانے لگا تو پیچھے پھر کر اپنے باپ کو دیکھا یہ کمرے کے وسط مین کھڑا تھا اِسکا سر جھک کر چھاتی پر آگیا تھا اور اِسکے ہاتھون کو جنبش تھی فلپ کو یہ صدمۂ خاموشی دیکھکر افسوس آیا اِسنے دروازہ بند کیا اور اپنے باپ کے پاس گیا۔
سویل نے سر اُوٹھاکر دیکھا اور اپنی مصیبت آلود نظر بیٹے پر کی۔
سویل نے آہستہ آہستہ کہا کہ مین ضد کیوجہ سے انکار کرتا ہون اے کمبخت۔ مین انکار نہین کرتا ہون۔ مین تُمسے کہتا ہون کہ تم اُوس لڑکی سے شادی نہین کرسکتے۔ اُوس بیچارے بچے کی کوئی خطا نہین ہے۔ لیکن خداوند کریم تمھاری اولاد کو ضرر پہونچائیگا اور تمھارا گوشت استخوان سے گِرکر مٹی مین ملجائیگا۔ مین تُمسے کہتا ہون کہ تم شادی نہین کرسکتے۔ نہین شادی کرسکتے۔
فلپ نے نہایت بیدل ہوکر کہا کہ برائے خدا تم صاف بیان کرو کہ وہ کونسا جرم ہے جسکے لیے مجھپر یہ عذاب پڑتا ہے۔ مین اُوس سے واقف تو ہون کہ وہ کیا ہے

دنون مین جاتا رہے گا اور جو مین ایک محبوب م کا شتکار ہون میرے ایک لڑکا ہے۔ جو جدید خاندان قائم کرے گا شاید رفتہ رفتہ اور عمدہ صورت پیدا ہو اور یہ بیٹا خوبصورت ہوشیار تھا محبت کرتا تھا۔ نازان تھا اور بوڑھاپے کی امید اور خوشی میری تھی وہ عاشق ہوگیا اور کسپر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اوس عورت کی دختر پر جسکو مین نے تباہ کیا تھا اور اوس شخص کی نواسی جسکو مین نے قتل کیا تھا کیون بگریانوف خود قبر سے نکلے اور اون دونون کو جدا کرے اگر خونی کا بیٹا کیتھرائین کو اپنی زوجہ بنانے کا قصد اوس گرجا مین گرے جسمین اوسکی ہڈیان دفن ہین۔

فلپ دروازے کے قریب اس امید سے کھڑا تھا کہ اوسکا باپ اوسوقت بھی اس عہد سے باز آئے۔ صرف غصے مین انکار کیا ہے جو کسی معمولی عداوت کے لیے مناسب نہین۔ اسیوجہ سے امید تھی کہ شاید اس بات کو پلٹے۔

اس مصیبت زدہ شخص نے سر اوٹھا کر کہا فلپ تم درحقیقت اوس لڑکی کو چاہتے ہو

اس نوجوان شخص نے سر ہلایا کہ ہان۔

مین ملتجی ہون کہ اے میرے فرزند تم اسکو بھول جاؤ اور کوئی تلاش کرو۔ محتاج ہو خواہ غریب ہو۔ راہ چلتی ہو۔ غرضکہ کوئی ملے اوس سے شادی کرلو بگریانوف کے خاندان مین شادی نکرو۔

فلپ نے استقلال سے کہا کہ مین ایک بگریانوف کو چاہتا ہون اور مینے وعدہ کیا ہے

سویل نے کہا تم خاندان بگریانوف مین شادی نہین کرسکتے۔ نہین۔ ممکن نہین۔

فلپ نے سر اوٹھایا اور اول مرتبہ ایک شک سچائی کا اوسکی طبیعت مین گذرا

دل مین کہا کہ کیا میری یہ تمام امیدین ذراسی مین مٹ جائینگی اور اپنے باپ کی عزت اور محبت کو فراموش کیا اور گھر مکر چلا۔

فلپ نے کہا کہ تم چاہے اپنی منظوری سے انکار کرو اور مین ..... مین بھی اُوس سے درگذر ونگا۔

سویل نے کہا تم۔ تم۔ اور یہ کہکر مارنے کو ہاتھ اُوٹھایا ..... مگر پھر ہاتھ آہستہ سے کھینچ لیا۔ سچ ہے کہ ایک شخص اپنے باپ کی بلا رضامندی شادی کر سکتا ہے مگر تم ایک بگریانوف سے شادی نہین کر سکتے ہو۔

کبھی نہین کر سکتے۔ نہین۔ خداوند کریم خود ایسی شادی کے روکنے کے لیے مداخلت کریگا

فلپ نے کہا مین اُوسکو چاہتا ہون اور محبت عداوت سے زیادہ تر طاقتور ہے

سویل نے کہا اوکمبخت عداوت کے علاوہ اور بھی ہے یعنے محبت اور عداوت دونون سے بڑھ کر ہے ..... بس اب میرے سامنے سے چلے جاؤ تم مجھکو ٹہری بنا لوگے۔

یہ کہکر کرسی پر گرا اور اپنے ہاتھ گھٹنون پر رکھکر دیوانہ پن سے سامنے دیکھنے لگا۔

دلمین سوچا کہ مین نے ستائیس برس اس امر کو مخفی رکھا اور جو لوگ میرے کام مین شریک تھے سب مرگئے صرف پادری زندہ ہین اُونھون نے براہ خداترسی کے معاف کر دیا ہے وہ عورت جسکو مین نے بیوہ کیا اُوسنے مجھکو دعا دی اسلیے کہ مین نے اُوسکو آگ مین جلنے سے بچایا ہے دولت مجھکو ملی اور خداوند کریم کی معافی اُوس امن اور سرسبزی سے ظاہر ہوئی جو مجھپر اور میرے لوگون پر عطا ہوئی۔

زیادہ تر عمدگی کے ساتھ مالک کے مکان سے میرا مکان بنا ہے اور اُوس ویران مکان کے روبرو ہے بگریانوف کے خاندان مین کوئی نرینہ اولاد نہین ہے وہ تھوڑے

اور بیٹے کی نظر مین آمادگی تھی۔

سویل نے نہایت غضب سے کہا کہ تم ایک بگریانوف کو چاہتے ہو وہ کمبخت خاندان کبھی ہمکو چین ندیگا بیشک میرے کانون نے مجھکو دھوکا دیا ہے۔ تمنے نہین کہا تھا کہ مین اُسکو چاہتا ہون

فلپ نے جوابدیا کہ مین چاہتا ہون اور مین نے اُوس سے درخواست کی ہے کہ میری زوجیت قبول کرو۔ بشرطے کہ آپ منظور کرین۔

سویل نے دانت پیسکر کہا کہ کیا وہ راضی ہوگئی۔

فلپ نے کہا ہان وہ راضی ہوگئی۔

اِس کمبخت بساطی نے کہا کہ اُوہ وہ کمبخت خاندان۔ وہ کمبخت خاندان۔ مین کبھی اسکو گوارا نکرونگا مین تمکو کبھی دعا ندونگا۔

فلپ کی آنکھین مثل مشعل کے روشن تھین اور باپ کے سامنے کھڑا تھا کہا کہ اُوسکا خاندان چاہے کمبخت ہو مگر کیتھرین ایک فرشتہ ہے جسکو خدا نے بھیجا ہے تاکہ جو گناہ اُوسکے جد و آبا نے کیے ہون اُونکو مٹائے۔ باپ تم اُوس سے واقف نہین ہو۔ جو لوگ اُوس سے آگاہ ہین ضرور اُوس سے محبت کرینگے اور اُوسکو دعا دینگے رحم کرو۔ فراموش کرو اپنی عداوت۔ اور معاف کرو۔

سویل کو نہایت ہی غضب کا غصہ تھا کہا کہ مین معاف کرون۔ مین۔ مین۔ معاف کرون ..... پھر سنبھل گیا اور سنبھل کر کہا کہ تم مجھسے اسبارے مین پھر گفتگو نہ کرنا۔ مین اِس شادی کی ہرگز منظوری نہین دیسکتا فلپ اپنے کو کھڑا دیکھتا تھا ایسی بیوجہ اور بے دلیل اور ضدی پن اور ناحق کور باطنی سے عداوت تھی اور

طلبگار رہون وہ امران تمام تمھاری عمدگیون کا سہرا تاج ہوگا۔

سویل نے آہستہ سے کہا وہ کیا امر ہے۔

فلپ نے کہا کہ آپ میری شادی کی اجازت دین۔

سویل نے آہستہ سے کہا کہ تم اب شادی کرنا چاہتے ہو۔ یہ بات اسطرح کہی کہ گویا سویل کو اس درخواست کا انتظار تھا۔

فلپ نے کہا ہان باپ۔ اگر تم اسکو پسند اور منظور کرو یہ تو مین جانتا ہون کہ مین شادی کرون۔ مگر ابھی کم عمر ہون۔

سویل نے کہا کچھ مضائقہ نہین ہے۔ بعض مرتبہ لوگ کم عمری ہی مین شادی کرتے ہین کیا تم چاہتے ہو کہ مین تمھارے لیے بی بی تلاش کرون۔

فلپ نے کہا نہین۔ مین نے تلاش کر لی ہے۔

سویل نے گھور کر بیٹے کی طرف دیکھا اور کہا کہ کہین وہ کسان تو نہین ہے۔

فلپ نے کہا نہین باپ وہ کسان نہین بلکہ عالیخاندان ہے۔

سویل نے سر ہلایا اور پسندیدگی سے خوشی ظاہر کی اور پوچھا کہ اوسکا نام کیا ہے

فلپ نے جواب دیا۔ کیتھرائن بگریانوف۔

سویل تڑپ اوٹھا۔ اور کہا۔ بگریانوف۔ اور غضب کی نگاہ سے بیٹے کو دیکھا اور کہا تم ایک بگریانوف کو چاہتے ہو۔ غیر ممکن ہے۔

فلپ نے کہا مین چاہتا ہون۔ یہ اوسوقت بالکل زرد ہو گیا اور اپنے باپ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

یہ دونون باہمد گر دیکھ رہے تھے باپ کی نظر سے حسد اور عداوت ظاہر ہوتی تھی

دیکھ رہی تھی پھولون کی کیاری درمیان مین تھی اُوسے پھاند کر یہ کھڑکی کے پاس آکھڑا ہوا۔

مین تمکو اسطرح نہین چھوڑ سکتا یہ کہکر کیتھرائن کا ہاتھہ اپنے ہاتھہ مین لیا اور بولا کہ مین نہایت خوش ہون۔

فلپ نے کہا مین مشکور ہوا۔ گوڈ بائی۔ کل تک۔

یہ کہکر فلپ درختون کے سایے مین چلا گیا اور نظرون سے پنہان ہوگیا۔

کیتھرائن یہان خاموش کھڑی رہی اور فلپ نظر نہ آیا تو آسمان کو دیکھا کی اسکے نوجوان دل مین خوشی اور محبت سمائی ہوئی تھی وہانسے یہ آئی اور نہایت گرمجوشی کے ساتھہ اپنے اور اُوسکے لیے نماز پڑھی اور دلی دُعا مانگی۔

باب بسبت و دوم

سویل اس امر کو پسند نہین کرتا تھا کہ لوگ اُوسکے لیے جاگتے رہین اور انتظار کرین انکا بیٹا پلنگ پر پڑا جاگتا تھا مگر ڈرا کہ اگر مین نے اُوٹھکر انکا استقبال کیا تو وہ ناخوش ہونگے اسلیے پڑا رہا اور نہ اُوٹھا صبح کو دیکھا تو کمرے مین بیٹھا پیپ پی رہا ہے لہذا اسنے اُوسکو خوش مزاج کرنے کے لیے بہت کوشش کی۔

سویل نے کہا مین جانتا ہون کہ شاید تم مقروض ہوگئے اور اسلیے یہ حرکات ہین تاکہ مجھکو خوش مزاج کرکے روپیہ لو۔

اس نوجوان شخص نے کہا کہ تم سب سے عمدہ اور میرے بڑے مہربان باپ ہو اسپر سویل نے ذرا خوشی سے سر ہلایا اسنے کہا کہ مین ایک امر مین آپکی اجازت اور مرضی کا

کوئی ناراضی ظاہر نہین کی۔

فلپ نے کہا کہ مین اُونسے اِس ڈھنگ پر اجازت لونگا کہ وہ مجھسے انکار نکرینگے میرے باپ مجھکو بہت عزیز رکھتے ہین اور میرے لیے اُونھون نے بڑی اولوالعزمی ظاہر کی ہے وہ بلاشک مہربانی کرینگے جب وہ دیکھینگے کہ میری خوشی اِسی پر منحصر ہے۔

اِس تقریر مین دونون مطمئن ہوے اور دل وجان سے ایکدوسرے کی محبت بڑھی سویل وسط جولائی تک واپس آنے والا تھا اُوس زمانے کو تین ہفتے کا عرصہ باقی تھا۔ یہ تین ہفتے اُنھون نے جنت مین گذرانے۔

ایک شام کو فلپ خوشی خوشی آیا کیتھراین باغ مین تھی یہ گھانے کے کمرے مین آہستہ قدم گیا اُوسوقت میڈم بگریانوف جاگین اُوسنے سلام کیا وہ پھر سو رہین۔ کیتھراین ایک کھڑکی کے پاس جا کھڑی ہوئی جہان فلپ بھی گیا۔ آفتاب غروب ہو گیا تھا آسمان پر عجیب کیفیت سے نیلگون رنگ تھا درخت بھی خاموش تھے اور ہوا مین لیمون کے پھولون کی خوشبو بھری ہوئی تھی۔

فلپ نے خاموشی سے کہا کیتھراین میرے باپ آج رات کو داخل ہونگے۔

کیتھراین نے کہا کہ کیا تمکو امید ہے کہ وہ ہماری شادی کی منظوری کرینگے۔

فلپ نے کہا ہان مجھکو تو یہی یقین ہے اور کیتھراین گو مین دولتمند ہو جاؤن مگر بغیر تمھارے اِسقدر اچھا نہ ہونگا۔

کیتھراین نے خاموشی سے ہاتھ دیا کیونکہ میڈم بگریانوف نے کروٹ لی تھی۔ فلپ نے آہستہ سے کہا کہ اب مین جاتا ہون اور یہ کہکر چپکا چلا گیا۔ جب وہ زینے سے نیچے اُتر گیا تو گھوم کر دیکھا۔ کیتھراین کھڑکی کے پاس کھڑی اُسکو

کچھ میری قدر ہے۔

کیتھرائین نے کہا کہ مین تمام دنیا سے بڑھ کر تمھاری قدر کرتی ہون اور یہ کہکر دونون ہاتھ سے مُنہ چھپا لیا۔

فلپ نے اُوسروز کچھ اور تقریر نہین کی۔

پندرہ یوم تک برابر گذشتہ باتین ہوا کین آیندہ کا کچھ ذکر نتھا۔

یہ زمانہ ابتدائی محبت کا انسان کی زندگی مین نہایت شیرین ہوتا ہے۔

فلپ کو رفتہ رفتہ گذشتہ باتین غیر مرغوب ہوئین وہ چاہتا تھا کہ اِن خیالات محبت کو آیندہ ترقی ہو اور یہ ذہن مین گذرا کہ مین موضع سے کیونکر جا سکتا ہون تاوقتیکہ کیتھرائین کو بھی اپنے ساتھ نہ لیجاؤن۔

کیتھرائین نے کہا نہین مین نہین جا سکتی ہون۔ نانی کے اوقات منضبط مین اگر ذرا بھی فرق آیا تو فوراً تڑپ کر مر جائینگی۔ تمکو یہین آکر ٹھہرنا پڑیگا۔

فلپ نے کہا کہ تمھاری نانی ہرگز راضی نہونگی کہ تم ایک کاشتکار کے ساتھ شادی کرو

کیتھرائین نے کہا کہ نانی مجھکو بہت چاہتی ہین جس بات مین میری مرضی ہوگی وہ ضرور اُوسکو منظور کرینگی۔

فلپ نے کہا اور تمھارے باپ۔

کیتھرائین نے کہا جو نانی کی مرضی ہے وہی اُونکی مرضی ہے شاید تمھارے باپ اِس شادی کے ہونے سے انکار کرینگے۔

فلپ خاموش تھا اسکے دل مین کوئی خیال نہین آیا تھا تصور کیا کہ میرا باپ بگریانوف کے خاندان کو نہین جانتا ہے لیکن اِس ضعیفہ اور لڑکی سے تو

فلپ دلجمعی سے کسیقدر آگے بڑھا کیتھرائین نے کہا کہ نانی سوتی ہین اور آجکل تو نیند بہت ہی ہے چلکر دیکھتی ہون کہ اُوٹھین یا نہین - آؤ یہان بیٹھو - اور یہ کہکر اپنی سلائی کے سامان کو سمیٹ کر ایکطرف کر دیا -

یہ دونون بیٹھے باتین کرتے رہے - تھوڑی دیر بعد کیتھرائین نانی کو دیکھنے گئی کہ سوتی ہین یا بیدار ہوئین -

فلپ اُوس روز سے ہر روز سہ پہر کو کیتھرائین کے پاس جایا کرتا تھا نانی سویا کرتی تھی - خوشبو پھولون کی نکلتی تھی اور چڑیان چہچہاتی تھین کیتھرائین خاموش باتین سُنا کرتی تھی - یہ دونون باتین کرتے کرتے خاموش ہو جایا کرتے تھے -

ایکدن ایک لمحہ خاموشی ہوئی اور کیتھرائین نے یکایک سر اُوٹھا کر دیکھا اور کیتھرائین کا ہاتھ جو اُوسکے ڈریس پر رکھا تھا نہ معلوم کیونکر فلپ کے ہاتھ مین پہونچا اور اُوسنے ہاتھ اُوٹھا کر بوسہ دیا -

فلپ نے کہا کیتھرائین کیا تم مجھکو چاہتی ہو - مین تمکو اول مرتبے کے دیدار سے چاہتا ہون -

کیتھرائین نے کوئی جواب نہین دیا کیتھرائین اُوسوقت اشکبار تھی - فلپ نے کہا کہ اُوس زمانے سے ابتک میری طبیعت کو کیسا پیچ و تاب ہوا ہے اور کہا کہ مین تو صرف ایک کاشتکار ہون -

کیتھرائین نے اشارے سے خاموش کیا اور جو صحیح بات تھی وہ ظاہر ہوئی -

کیتھرائین نے کہا کاشتکار ایسا کونسا بڑا لارڈ ہے جو مثل تمھارے ہو -

فلپ نے انکساری سے کہا کہ اِس بیان سے مین تصور کرتا ہون کہ تمھاری نظر مین

بوڑھا پے کے اُوسکے مزاج مین سُستی آگئی تھی وہان وہ سوتی اور یہ یہان اپنا کام کیا کرتی تھی اس ویران مقام کی حالت ذہن مین نہ آتی تھی یہ تو مثل ایک چستان کے تھی جسکو وہ سمجھنا چاہتی تھی وہ اسقدر جانتی تھی کہ اوُسکا نانا آگ مین جلکر مرا تھا اور فلپ کے باپ نے میری نانی اور میری مان کو بچایا ہے اسکے سوا وہ اور کچھ واقف نتھی اور نہ اس مکان مین آگ لگنے سے واقف تھی اور نہ یہ جانتی تھی کہ جسکا نانا اسقدر آسودہ تھا اُوسکی اولاد کیون ایسی محتاج ہوئی کیتھرائین کے دل مین انھین خیالات کی اُدلٹ پلٹ تھی اور یہی ذریعہ اُوس نوجوان شخص کی یادگار کا تھا جو اُوس سے تعلّق نرکھتا تھا۔ اکثر دل مین یہی فکر لگی رہتی تھی۔

یہ اُس مقام پر بیٹھی تھی دیکھا کہ فلپ آتا ہے مگر فلپ نے اسکو نہین دیکھا فوراً اسکا دِل دھڑکنے لگا چہرہ سفید ہو گیا اور اسقدر خوشی تھی کہ اُوس خوشی سے ایک صورت تکلیف کی عیان ہوتی تھی۔ یکایک یہ اُوٹھ کھڑی ہوئی اور پھر بیٹھ گئی۔ ایک یہ کہ اسقدر اشتیاق ظاہر نہو اور دوسری اصل بات یہ تھی کہ ہاتھ پانون مین رعشہ پڑگیا کھڑی نہوسکتی تھی۔

فلپ کو اسکے سفید ملبوس کی جھلک جھاڑی مین سے ملی یہ اُدسجانب گھوما اور دم بخود اس پری تمثال لڑکی کے روبرو کھڑا ہوا جسین زمانے سے اسنے دیکھا تھا یہ تو بہت بڑھ گئی تھی اور چہرے پر دبدبہ تھا چاہا کہ حسب معمول گفتگو کرے مگر جرأت نہوئی فلپ نے سادگی سے کہا کہ میڈم مزاج آپکا مزاج کیسا ہے کیتھرائین نے جواب دیا کہ صاحب آپکا مزاج کیسا ہے اور خود اپنے سے کہا کہ اُوہ کس قدر مدت گذری ۔

رکھدی اسلیے کہ باب ختم ہوگیا تھا اور فلپ کی طرف مثل طالب علم کے نگاہ استفسار سے دیکھتی تھی۔

یکایک نگاہ مین فرق آیا آنکھ نیچی ہوئی۔ سبق تمام ہوا۔ بچپن رخصت ہوا اور نوجوانی نے جگہہ لی۔

فلپ نے کہا تم بہت خوب پڑھتی ہو۔ جیسا مین پڑھتا ہون۔ ویسا تم بھی پڑھتی ہو

میڈم بگریانوف ہنسی اور یہ دونون بھی ہنسے۔

ہفتہ عمدہ خواب کے مانند گذر گیا فلپ کے ایام رخصت تمام ہوے ایک لحہ بھی کیتھرائن سے تنہا ملاقات نہین ہوئی تھی لہذا یہ رخصت ہوے اور پژمردہ خاطر تھی

باب بست و یکم

سولہ مہینے بعد فلپ اپنے موضع کو واپس آیا اور اپنی مان سے ملکر میڈم بگریانوف کے مکان کو گیا کیتھرائن نے جو درخت پھولدار لگائے تھے وہ بہت بڑھے تھے اور گلاب کی شاخین بھی بہت لمبی ہوہی تھین برچ کی لکڑی کا درخت پہلے اسنے بہت حقیر دیکھا تھا اب تو یہ بہت بڑا ہوا تھا۔ اور دیوار پر شاخین نظر آتی تھین۔ بعض درخت دس فیٹ بلند ہوے تھے۔

فلپ آہستہ قدم جاتا تھا اور چارون طرف نگاہ تھی تاکہ گذشتہ زمانیکی حقیقت یاد آئے۔ مکان کے عقب مین ایک ویرانہ تھا۔ کیتھرائن نے ایک جھاڑی لگائی تھی جو بہت جلد بڑھی اور ایک جگہہ نشست کی بنائی۔ اور گھاس جمائی تھی۔ یہان کیتھرائن اکثر اوسوقت بیٹھی رہتی جب اوسکی نانی سوتی۔ کیونکہ بوجہ

کیتھرائن کے چہرے سے تبسم جاتا رہا اور جواب سُننے کی مشتاق ہوئی۔

فلپ نے کہا صرف آٹھ روز ٹھہر سکتا ہون۔

کیتھرائن نے کہا صرف آٹھ روز۔ وہ تو بہت تھوڑا زمانہ ہے۔ کیا تم اب بھی کتاب پڑھوگے جیسے پہلے آکر پڑھا کرتے تھے۔

فلپ نے کہا ہان ضرور آکر پڑھونگا۔ اسکے ساتھ ہی اُوسکو اپنے والد کا خیال گذرا اور بولا کہ اگر آسکا تو بیشک ضرور ہی آونگا۔

کیتھرائن نے کہا کہ نہین تم ضرور آنا۔ کیونکہ نانی کہتی ہین کہ تمھارے پڑھنے کو سُنکر میرا لہجہ اور طریقہ بہت سنبھل گیا ہے مگر ابھی ویسا نہین پڑھ سکتی کہ جیسا تم عمدہ پڑھ سکتے ہو۔

شام کو جب سویل سو رہا حسب معمول فلپ نے اپنے باپ کو سوتے پاکر خاموش اُوٹھا اور کیتھرائن کے مکان کو چلا گیا۔

سچی چینی کے آتشخانے سے نہایت عمدگی کے ساتھ کمرہ گرم ہو رہا تھا اور کیتھرائن اِدھر اُودھر پھرتی اور چاے گرم کر رہی تھی۔ کسی بات مین فرق نہین آیا تھا۔

فلپ کو خیال گذرا کہ اِس چھوٹے سے گھر کو دل و جان سے چاہتی ہے۔

کیتھرائن کرسی ڈالکر فلپ کے برابر بیٹھی اور کہا کہ پہلے مین پڑھونگی تاکہ تمکو معلوم ہو کہ مین نے اپنے پڑھنے مین کچھ ترقی حاصل کی ہے پھر تم پڑھنا

کیتھرائن نے پڑھنا شروع کیا فلپ کو حیرت ہوئی بالکل لہجہ اور طریقہ پڑھنے کا ویسا ہی تھا۔ فلپ نے متحیر ہوکر سُنا اور کہا کہ کیونکر اسقدر سیکھ لیا۔

کیتھرائن نے کہا کہ کیون کیا مین درست نہین پڑھتی ہون اور یہ کہکر کتاب

ہاتھ رکھے کھڑا رہا اسلیے کہ کوئی شخص اسکو نظر نہ آیا جس سے یہ خبر کرتا اُوسوقت یکایک اندر سے دروازہ کھلا آواز خفیف سی چیخ کی آئی۔ اِس لڑکی کو حیرت ہوتی تھی بھاگ کر نظرون سے غائب ہوئی فلپ پھولون کے گملون سے بھرے ہوے کمرے کو دیکھ رہا تھا۔ دیوارین اسکی چوبی تھین قرینے سے خوشنما پردے پڑے اور نانی کی کرسی کھڑکی کے آگے بدستور موقع پر تھی۔ اور ہر شئی جو چھوڑ گیا تھا اپنی اپنی جگھہ پر دیکھی اسکے بعد یہ کمرے مین داخل ہوا۔

کیتھرائن نے کہا کہ کیا تم فلپ سو لچھہ ہو یہ ایسی شیرین کلامی سے کہا تھا کہ فلپ کے کان آشنا نتھے تمنے مجھکو حیرت مین ڈالدیا آؤ اندر آؤ ہم تمھارا ہی ذکر کر رہے تھے۔

فلپ اندر آیا اور میڈم بگریانوف کو سلام کرکے چاہا کہ گھوم کر خوبصورت لڑکی کو دیکھے مگر وہ اپنی جگھہ پر نتھی پانچ منٹ غیر حاضری کے بعد واپس آئی۔ پانچ منٹ کا زمانہ فلپ کے لیے گویا پانچ سال ہوگیا واپس آئی تو نیلا فیتہ بالون مین اور ایک نیلا فیتہ کمر مین تھا یہ سنگار اسلیے کیا کہ ایک مہمان جسکے آنیکی امید نتھی یکایک آگیا اور اُوسکا خیر مقدم بھی اِس سے ہوا۔

اُوسکو دیکھتے ہی فلپ فلک ہفتم پر جا پہونچا تمام فصلین بھول گیا کہ وہ زمانہ اور لطف جو اِس کمرے مین گذرا تھا یاد آگیا کیتھرائن کے چہرے سے دلی آثار خوشی کے پیدا تھے بلکہ اُوسکی نانی بھی خوش تھی کیتھرائن ہنسے دیتی تھی۔ اِس کمرے مین اُوسوقت بجز خوشی اور زندہ دلی کے اور کچھہ سُننے مین نہ آتا تھا۔

میڈم بگریانوف نے استفسار کیا کہ تم یہان کب تک ٹھہروگے۔

کیتھرائن

فلپ نے جواب دیا کہ بیشک نہایت مہربانی اور دوستانہ طور سے پیش آئی تھیں۔
سویل نے کہا کہ بہت مناسب ہے ایسا ہی چاہیے تھا اسلیے کہ سویل کو
اپنے بیٹے کی لیاقت اور عمدہ تعلیم کا خیال تھا۔
فلپ کو خیال تھا کہ میرے باپ کے خیالات صحیح طور پر نازان ہونیکے لائق
ہین اسلیے کہ انکو ہمیشہ اپنی بہادرانہ حرکت یاد آتی ہے۔
فلپ کے دل مین نہایت تعریف کے کلمات بھرے تھے سویل ذرا بھی اشارہ
کرتا تو اوسکا دل حال معلوم ہو جاتا فلپ خاموش تھا اور سویل تھوڑی دیر کے بعد
اپنے موضع کو واپس آیا۔
فلپ کی زندگی کا لطف جاتا رہا تھا صرف حساب کتاب کا شوق باقی تھا اور
شب و روز اسمین مصروف رہتا تھا۔
موسم سرما آیا بڑے دن مین فلپ اور تامل نہین کرسکتا تھا پس اسکو اپنے
باپ کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا۔ خیر سبب ظاہری تو یہ تھا مگر ایک اور ہی خیال
سے یہ صبر نہ کرسکا اور موضع کو روانہ ہوا۔
جب موضع مین آیا اور والدین سے مل چکا تو پادری کی ملاقات کو گیا۔
سویل نے پوچھا کہ کیا تم لیڈیون سے ملنے نجاؤگے فلپ نے حجاب سے کہا کہ
اگر آپ اجازت دینگے تو جاؤنگا۔
ہان جاؤ ضرور بہتر ہے کہ وہ دیکھین کہ تم بھی مثل ایک سردار کے برتاؤ کرسکتے ہو
یہ اجازت پاکر فلپ نہایت خوش ہوا اور فوراً وہان سے روانہ ہوا پہونچکر دیکھا
کہ کوئی شخص میری اطلاع کرنے والا نہین ہے یہ ایک محل دروازے کے دہنے

محبت کرین۔ مثل بھائی بہن کے ہین۔ گوڈبائی سنہ آیندہ تک۔
لڑکی بولی۔ ہائین سنہ آیندہ تک۔
یکایک اسنے ہاتھ بڑھایا فلپ نے ہاتھ مین لیا چاہتا تھا کہ بوسہ دے مگر مجال نتھی کہ خاموش کھڑا رہا اوسکے بعد کہا۔
نہین ہم لوگ مورونی دشمن نہین ہین۔ خیر مین رخصت ہوتا ہون۔ تم خوش وخرم رہو
یہ کہکر کیتھرائن کا ہاتھ چھوڑا اور فلپ چلا گیا۔
جب کیتھرائن نے جواب دیا کہ نانی وہ جانے وقت مجھسے ملا تھا اب مین بہت تھکی ہون اور سونے جاتی ہون۔
نانی نے کہا اچھا جاؤ سو رہو۔
کیتھرائن نے بوسہ دیا اور اپنے کمرے مین گئی۔ ملازم عورت کو وہان سے رخصت کیا اور پلنگ پر لیٹ گئی آنکھون سے آنسو جاری تھے۔ دل بھرا آتا تھا اور اسکو خود وجہ اسکی معلوم نتھی۔ جلد تر نیند آگئی اور خواب مین اسکو تشفی ہوئی۔ کان مین وہ صدا آئی جسکی وہ طالب تھی۔

باب بستم

شہر مین فلپ کی ملاقات اپنے باپ سے ہوئی اوسکو شہر سے اسکی کچھ محبت نتھی
سویل نے پوچھا کہ کیا تمنے لیڈیون کو دیکھا تھا۔
ہان باپ دیکھا تھا۔
کیا مہربانی سے پیش آئی نھین۔

نے اپنے سر پر شال ڈال لی تھی جسطرح روسی عورتین ملازم سے اوڑھ لیا کرتی ہین فلپ بولا کہ گوڈ بائی - کیتھرائن - ایوے نو دنا - یہ کہکر اوسکے روبرو سرنگون کھڑا ہوا -

لڑکی ہنسکر بولی اور کہا کہ کیا تمنے مجھکو اندھیرے مین بھی پہچان لیا -

ہان مین نے پہچان لیا کیا اور کوئی بھی مثل تمھارے ہے -

کیتھرائن کا رنگ حجاب سے متغیر ہو گیا لیکن چونکہ رات کی تاریکی تھی - اسلیے ذرا اسکو دلیری آئی بولی کہ مین وہان سے اسلیے چلی آئی تھی کہ شاید تخلیے مین کچھ خفیہ باتین ہوتی ہین -

فلپ نے کہا نہین خفیہ کوئی بات نتھی لیکن تم واقف ہو کہ جو زمانہ گذر گیا وہ ہم کاشتکارون کے لیے اچھا تھا - اور تم بھی جانتی ہو کہ میرے والد کو اوس زمانے کے ملال اور تعصبات ہین -

کیتھرائن نے کہا تم کاشتکار - پھر کسیقدر تامل کے بعد کہا ہان سچ ہے -

کیا سچ ہے -

تم عالیخاندان نہین ہو -

عالیخاندان - ہان مین عالیخاندان نہین ہون اسکا مجھے حجاب نہین - مگر مین اپنے باپ پر نازان ہون -

کیتھرائن نے گرمجوشی سے کہا ہان تم سچ کہتے ہو تاہم ہمارے فرقے کے لوگ کاشتکارون کے فرقے سے مخالفت رکھتے ہین - یہ کہکر پھولون سے کھیلنے لگی -

کیتھرائن ابو نے نو دنا ابتو ایسا فرق نہین رہا ہم سب لوگ اگر ایکدوسرے سے

اُوسنے تمھارے باپ کو بہت ضرر پھونچایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ زیادہ تر ضرر پھونچایا جو تمھارے ذہن مین بھی نہوگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور کہا کہ خدا معاف کرا دیتا ہے مگر آدمی کبھی معاف نہین کرتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے نوجوان شخص مین مشکور ہوئی کہ جو تعصب تمھارے باپ کے مزاج مین ہین وہ تم مین نہین ہین اور یہ الفاظ کسیقدر غصّے سے کہے تھے ۔

میڈم آپ یقین کیجیے مجھے کسیطرح خیال نتھا کہ مین آپکو رنج دون ۔

میڈم بگریانوف نے جوابدیا کہ مین سمجھی تمھارا قصد ایسا نتھا اچھا ہوا کہ تمنے صاف مجھسے کہدیا مین تمھارے والد سے اور کچھہ نہ کہونگی کہ یہان آئین لیکن تمھارے تو ایسے خیالات نہین ہین ۔

فلپ نے زبان فرانسیسی مین جواب دیا کہ مین تمھارا بہت ممنون ہونگا کہ اگر تم مجھکو اپنے دل سے نہ بھولاؤگی ۔

میڈم بگریانوف اس نوجوان شخص کی تقریر سے بہت خوش ہوئی اور مسکرا کر ہاتھہ اپنا بڑھا کر اوسکو دیا فلپ نہایت افسوس سے رخصت ہوا مگر کیتھرائن وہان نتھی اسلیے اوس سے رخصت نہوسکا دیکھا کہ کیتھرائن گھاس پر بیٹھی ہے یہ افسوس اور غصہ سے بیٹھی تھی وجہ اسکی بجز اسکے اور کچھہ نتھی کہ یہ نوجوان شخص جسسے چند روز ہوے ملاقات ہوئی تھی وہ اب جاتا ہی جب فلپ قریب پھونچا تو وہ اوٹھی ۔

باب نوزدہم

رات ہوگئی تھی مطلع صاف تھا ستارے خوب روشن اور چمکتے تھے اس لڑکی

جب یہ کتاب ختم ہوئی اور چاے کی کشتی ہٹائی گئی اور گھڑی مین بھی ۹ بجگئے تھی فلپ اوٹھا کہ وقت رخصت کا آگیا۔

میڈم بگریانوف نے کہا کہ اپنے والد سے کہنا کہ وہ ہماری ملاقات کو یہان آئین اور یہ کہنا کہ ہم تمھارے نہایت ممنون ہین اور اُونھون نے جو کام تمھارے لیے کیے ہین مین اُوسکی نہایت تعریف کرتی ہون تمھارے والد نہایت لائق آدمی ہین یہ سب باتین تم اُون سے کہدینا۔

فلپ خاموش تھا کیونکہ اُسکو خیال ہوا کہ اب میرا یہانسے چلا جانا بہتر ہے۔

میڈم بگریانوف نے پھر وہی ذکر کیا۔

فلپ نے بعد کسیقدر تامل کے کہا کہ مجھے معاف کیجیے مین اُونسے نہین کہہ سکتا۔ مین خیال کرتا ہون کہ میرے باپ کو اُوس زمانے کی کچھ افسوسناک باتین یاد آتی ہونگی اور اُونکو ایذا پہونچتی ہوگی اسلیے کہ اُونھون نے اُون باتون کے تذکرے کی مجھکو قطعی ممانعت کردی ہے۔

اور اُوس بہادرانہ کارروائی کا بھی ذکر نہوگا جس سے کہ ہم لوگون کی جانین محفوظ رہین ہان اُوسکا بھی ذکر ضرور نہین بلکہ جو لوگ واقف ہین اور تذکرے کا اختیار رکھتے ہین وہ بھی ذکر نہین کرتے اور میری مان نے مجھکو منع کیا ہے کہ اسبارے مین ہرگز تم کچھ زبان سے نہ نکالنا۔ مین کبھی نہ کہہ سکا کہ آپنے جو بہادریان کی ہین وہ نہایت قابل تعریف ہے۔

میڈم بگریانوف نے ایک لمحہ خاموشی کی۔

مین نہین جانتی کہ کیا بات ہے۔ ہان میرا شوہر..... تھا.....

نہ آتا تھا۔

ایک روز میڈم بگریانوف کیتھرائن سے بولی کہ فلپ تمسے ہزار مرتبہ بہتر پڑھتا ہے کان دھر کے سنو اور تم بھی اُسیطرح پڑھو پس کیتھرائن بیٹھی سُنا کرتی تھی اور اپنا کام کیے جاتی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد کام چھوڑ دیتی اور میز پر کہنی ٹکائے اور ہاتھہ پر سر رکھے چپ سُنا کرتی تھی۔

فلپ بہت اچھا پڑھتا تھا اور روسی زبان کے اعراب اور لہجہ کو جو ادا کرتا تو نہایت لطف ملتا تھا۔

کیتھرائن کے کان کو اسکا پڑھنا نہایت عمدہ باجہ کا لطف دیتا تھا جب کبھی اسکی نانی بولتی تو یہ خواب سے بیدار ہو جاتی اور غدر خواہ ہوتی کہ مین گوش دل سے سُن رہی تھی رات کو سوتے وقت پھر دھیان کر لیتی تھی کہ مین نے کیا سنا بلکہ اُوسکے کانون مین وہی آواز پڑھنے کی سمائی رہتی۔

فلپ دل مین اُوس چہرے کا تصور رکھتا جو ایسے اشتیاق سے اُوسکے پڑھنے کو سُنتا تھا رفتہ رفتہ اُوسکو دریافت ہونے لگا کہ تمام زندگی کا مزا اُوس ایک گھنٹے شام کے پڑھنے مین ہے جبکہ میڈم بگریانوف سنتی ہین اور کیتھرائن پاس بیٹھی رہتی ہے۔

بہت بڑی مشکل سے یہ علیحدہ ہوتا کہ اپنے کام پر جاے رخصت سے زیادہ اس بہانے سے ٹھہر گیا تھا کہ اپنے باپ کے آنیکی راہ دیکھہ رہا ہے جب حقیقت مین جانے کا وقت آیا تب بھی ایک روز اور میڈم بگریانوف کے کہنے سے تھہر گیا تاکہ جو کتاب وہ پڑھتا تھا۔ اُوسکو ختم کرے۔

تعریف کی کہ سوئیل کے دل مین کسقدر محبت تھی فلپ کی طبیعت مین گرمجوشی آتی جاتی تھی جسمین کیتھرائن بھی شریک ہوئی۔

شام کی تاریکی ہوئی کیتھرائن نے دو شمع روشن کرکے نانی کی پشت کیطرف رکھدین تاکہ روشنی سے آنکھون مین چکاچوند نہو اوسکے بعد چاے کی میز عجلت سے بچھائی گئی تھوڑی دیر فلپ نے اپنے کو میڈم بگریانوف کے ساتھ کھانا کھاتا پایا اوسکے مزاج مین سرداری کی بو تھی بہرصورت یہ امر ظاہری برتاؤ مین تو تھا اگر کوئی شخص کہتا کہ فلپ کی معمولی تعلیم ہے تو وہ بگریانوف کے برابر ہے اور اگر زیادہ تعلیم ہوتی تو وہ اعلےٰ درجہ کا ہوتا۔ ایسی باتون کی سماعت سے اسکو نہایت حیرت ہوتی بلکہ جو شخص ایسی تقریر کرتا اوسکو نظر حقارت سے دیکھتی مگر اسکو کوئی عذر نتھا کہ اس فرزند کاشتکار کے ساتھ چاے نہ پیے بشرطیکہ اوس کاشتکار نے انکی جان بچائی ہو۔

علاوہ اسکے یہ نوجوان شخص بالکل جنٹلمین تھا اور کوئی بات کاشتکار کی اسمین نتھی کیتھرائن سے بہتر فرانسیسی زبان بولتا تھا اسلیے کہ کیتھرائن نے اس زبان مین عمدہ تعلیم نہین پائی تھی پس بہت بڑی کوشش کے بعد سوئیل کے خاندان کی ابتدا یاد آسکتی تھی اور میڈم بگریانوف کو ایسی یادآوری کی پروا نتھی۔

فلپ کے پاس بہت سے کاغذات اور کتابین تھین ہر شام میڈم بگریانوف کے سنانے کو آیا کرتا تھا۔

اول اول تو کیتھرائن پڑھ کر سنایا کرتی تھی مگر ایک روز اسکو زکام تھا فلپ نے خود پڑھ کر سنایا اوس روز سے میڈم بگریانوف کو پھر کسیکا پڑھنا خوش

لطف دے رہی تھی۔

فلپ کبھی اسقدر قریب کسی عورت کے نتھا جیسا کہ اسوقت تھا اور کیتھرائن کو کبھی ایسا حجاب نتھا جیسا کہ اسکے ساتھ اسوقت معلوم ہوا۔

تمھارے باپنے میری ماں اور نانی کی جان بچائی تھی ہم اُونکے نہایت ممنون ہیں فلپ نے کہا تم اسکی حقیقت سے آگاہ ہو۔

میری نانی اکثر اسکا ذکر کیا کرتی ہین اور مین بچپن سے واقف ہون آؤ۔ جلد آؤ۔ یہ کہکر کمرے کے اندر گئی اور بتایا کہ یہ نانی ہین۔

فلپ دروازے پر کھڑا رہا میڈم بگریانوف کو صاف نظر نہ آتا تھا صرف اتنا معلوم ہوا کہ جوان لمبے قد کا شخص کھڑا ہے۔

کسیقدر تامل سے کہا کہ تم سویل ہو۔

نہین میڈم مین فلپ سولچہ ہون۔

تمھارے باپ سے تمھاری شکل بہت مشابہ ہے۔ جب سے ہم یہان آئے ہین وہ باہر گیا ہوا ہے اسلیے ہمسے ملاقات نہین ہوئی اُسنے میری جان بچائی تھی۔ مین اُسکے احسان کو نہین بھولی ہون آؤ صاحبزادے یہان آؤ اور ایک ممنون بوڑھی عورت کی دعا لو۔ یہ کہکر اپنا ہاتھ رعشہ دار فلپ کے سر پر رکھا۔

آؤ میرے برابر بیٹھو تمھارے باپ کا ذکر کرینگے۔

فلپ نہایت خوش ہوا اور میڈم بگریانوف سے کہا کہ بعد بہت سی محنت مشقت کے میرا باپ اسطرح آسودہ ہوا ہے۔ اس سے تو یہ واقف تھی اور یہ جانتی تھی کہ اس ناخواندہ بساطی نے اپنے فرزند کو کسطرح تعلیم دی سب لوگون نے

میڈم بگریانوف نے استفسار کیا کہ کیا کاشتکار ہے۔
نہین یہ تو ایک نوجوان شخص شہر کا معلوم ہوتا ہے۔
میڈم بگریانوف بولی ہان مین جانتی ہون یہ سویل کا بیٹا ہے یہ ایک سرویر ہے اور سنا ہے کہ اسنے تعلیم بھی اچھی پائی ہے اسکو بلاؤ اور ادھر فلپ آہستہ قدم جا رہا تھا اسنے کیتھرائن کی تقریر سنی تھی مگر اسکی نانی کا جواب نہین سنا تھا۔ اسکے بعد نوجوان لڑکی کا چہرہ پھر پھولون مین نظر آیا اور آواز دی۔
اے صاحب یہان آؤ۔
فلپ تھما جب نظر اوٹھا کر اسنے دیکھا تو کیتھرائن نے تامل کیا۔
نانی سے اسنے کہا کہ مین اسکو باہر سے لے آتی ہون۔
جب باغ کے کنارے پر پھونچگئی تو دوڑنے سے دم پھول گیا تھا فلپ منتظر اوسکا تھا یہ اوسکے روبرو باغ کا خبگلہ تھام کر کھڑی ہوئی اور مستفسر ہوئی کہ تم سویل کے بیٹے ہو۔
اوسکے بعد یہ رکی اور دل مین کہا کہ مین نے کس بدتہذیبی کے ساتھ اسکے باپ کا نام لیکر استفسار کیا مگر اس نام کے سوا اور کچھ جانتی بھی نتھی۔
فلپ نے سرنگون ہوکر جواب دیا کہ ہان میرا نام فلپ سولچہ ٹیروف ہے۔ حاضر ہون جو حکم ہو بجا لاؤن۔
میری نانی تمسے ملاقات چاہتی ہین یہ لڑکی کسیقدر تامل سے بولی۔
فلپ نے پھر سر جھکایا اور چھوٹے دروازے کے اندر آیا اوسوقت آفتاب غروب ہو رہا تھا دریا کی عجیب کیفیت تھی لیمون کے درخت پھولے ہوئے تھے اونکی خوشبو

کے بعد آئی تھی اور ایک بہت بڑی ٹوپی دوش پر تھی اُوسمین جنگلی پھول بھرے سے اور ایک بڑا کتا اُوسکے ساتھہ کودتا ہوا جاتا تھا۔

فلپ نے پادری سے پوچھا کہ کیا یہ میڈم بگریانوف کی نواسی ہے۔

پادری نے جواب دیا ہان۔

فلپ نے استفسار کیا کہ کیا خوبصورت ہے۔ یہ لفظ بیساختہ زبان سے نکلگیا اور دل کو جنبش ہوئی اور اِس لڑکی مین اُوسنے نئی بات دریافت کی تھی اور خیال کیا کہ بعد مدت مدید کے یہ اپنے موروثی مقام کو آئی ہے جہان سی اِسکے خاندان کے لوگ چلے گئے تھے۔ پادری نے جوابدیا کہ وہ خوبصورت ہے اور اچھی ہے۔

فلپ نے پوچھا کہ عمر کیا ہے۔

پادری نے کہا کہ شاید ساڑھے پندرہ برس کی ہوگی۔

آفتاب اُوسوقت غروب ہو رہا تھا۔ اخیر شعاع پڑ رہی تھی پادری سے اِسنے عذر کیا کہ اب مین تھک گیا گھر جاتا ہون یہ کہکر سلام کیا اور رخصت ہوکر گھر کی راہ لی جب حاطے کے آخری حصّے مین پہونچگیا اور پادری کا مکان وہان سے نظر نہ آیا تو دریا کی جانب ایک پگڈنڈی کی راہ گھوم پڑا۔

آہستہ آہستہ جاتا تھا اور نظر زمین پر تھی اور چوری کی نگاہ سے جدید مکان کو دیکھتا تھا اور تصوّر کرتا تھا کہ کیسے پھولون کی دولت اِس مکان مین ہے ایک کھڑکی مین سے اِسنے سفید کپڑے کی جھپک دیکھی اور پھولون مین ایک سے دیکھا جو آنا فانا مین غائب ہو گیا۔

کیتھرائن نے کہا میڈم ایک نوجوان شخص ہمارے مکان کے قریب سے گذر رہا ہے

پھولون کی مہک اور گھاس کی خوشبو برابر کھلی ہوئی کھڑکیون سے آتی تھی۔ کیتھرائن خود ایک پھول پر سر جھکائے کھڑی تھی اور اسکا چہرہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گلاب کا پھول ہے جو درخت سے نکلا ہے۔

نانی نے کہا حقیقت مین بڑی پیاری بچی ہے اور بڑی نیکبخت ہے مگر افسوس مجھکو ضعف بصارت ہوگیا اسطرح دیکھتی ہون جیسے کہ کسی کے مُنہ پر نقاب پڑی ہو شاید تھوڑے دنون مین بالکل بینائی جاتی رہیگی۔

پادری نے کہا کہ رنج کا استعمال نکرو خدا تمپر رحم کریگا۔

میڈم بگریانوف نے افسوس سے سر ہلایا جب کیتھرائن نے دیکھا کہ نانی کے چہرے سے ملال پیدا ہے تو اُوٹھکر نانی کے چہرے کو بوسہ دیا اور دل بہلانے کو کہا کہ یہ کیا ہی عمدہ مقام ہے ہم سب یہان نہایت خوشی سے رہینگے۔ اور یہ کہکر چائدان سے چاء اُونڈیلنے لگی۔

باب ہیجدہم

آخر حصہ جولائی مین فلپ اپنے والدین کے دیکھنے کو آیا اسکا باپ گھر مین نتھا۔ کسی ضرورت سے شہر کو گیا تھا۔ میدم بگریانوف کے آنیکے بعد چلا گیا تھا اُسکو اس بیوہ سے ملنا منظور نتھا کچھ دیر اپنی مان کے پاس ٹھہر کر یہ پادری کی ملاقات کو چلا گیا اُوس سے دیر تک باتین کرتا رہا۔

جب فلپ پادری کے مکان کی کھڑکی سے باہر کی طرف دیکھ رہا تھا تو اسنے کیتھرائن کو دوسری جانب سے نکلتے دیکھا یہ سادہ سفید لباس پہنے تھی ہوا خوری

کیتھرائن کو رفتہ رفتہ نانی کی طرح غم آلود خیالات پیدا ہوتے تھے یہ مثل اوس گلاب کے تھی جسپر کہ برف گرتی ہے اور پھول اوسکا ٹھٹھر جاتا ہے۔
پس اس صورت سے یہ لڑکی بڑھا کی۔ گاہ گاہ اوسکا باپ دیکھنے کو آتا تو جانتی کہ ہان میرا باپ یہی ہے باپ کو بہت چاہتی تھی باپ کی پلٹن جبتک قریب رہتی ہر مہینے دیکھنے آتا ورنہ دیر مین آتا۔
پندرہ سال کی عمر مین اپنی نانی کے ساتھ بگریانوو کا کوآئی نازک اندام خوبصورت لڑکی تھی صبح سے تا شام ہاتھ نہ رہتا کچھ نہ کچھ کام کرتی ہی رہتی تھی اکثر اپنے پھولونکی خدمت کرتی تھی اسنے درخت لگائے اور تخم بھی بوئے تھے جب پہونچتی تو سب سے پہلے درختون کی خدمت مین مصروف ہوتی۔
پادری دروازے پر میڈم بگریانوف کی پیشوائی کے لیے کھڑا تھا جب اس بیچاری عورت نے پادری صاحب کو دیکھا تو رونے لگی یہ بھی بوڑھا ہو گیا تھا۔ ہمدردی سے اسکی آنکھونمین بھی آنسو بھر آئے۔ پادری کی بی بی اپنے چھ بچون سمیت آگے بڑھی اور نشست کے کمرے مین لیگئی جہان چاے تیار تھی۔
کیتھرائن بولی کہ نانی دیکھو تمام درخت یہان بخوبی پہونچگئے صرف ایک پھولدار درخت کے سوا جو راستے مین جاتا رہا۔ پادریصاحب کہتے ہین کہ اسمین پانی بہت پڑا اس سے جاتا رہا۔ نانی بولی مین جانتی ہون کہ تم اور پادریصاحب جلد بڑے دوست ہو جاؤ گے یہ کہکر پادری کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ گذشتہ کیسے ہالک صدمے ہین جب یاد آتے ہین قلب متحمل نہین ہوتا۔
پادری نے جواب دیا کہ گذشتہ کا خیال نکرو۔ اب اس بچہ پر دھیان کرو جو تمھارے روبرو ہے میڈم بگریانوف نے آنسو پوچھے اور اپنی نواسی کی طرف دیکھا۔

چھوٹی لڑکی اس جدید مکان کے دروازے پر اوترین۔
گو چوبیس سال گذر چکے تھے مگر میڈم بگریانوف کی ہیئت مین بہت کم فرق آیا تھا صرف بصارت مین کمی تھی بال سفید ہو چکے تھے چہرہ بدستور زرد تھا اور قناعت معلوم ہوتی تھی۔
انکی زندگی آرام سے نہین کٹی تھی بعد کچھ مدت کی کوشش کے جو اونھون نے اپنی لڑکی کی تعلیم مین صرف کی ایک فکر پیدا ہوئی تھی ایک نوجوان فوجی افسر جو دور کا رشتہ دار تھا اور اکثر انسے ملنے آتا تھا وہ یکایک انکی دختر پر عاشق ہوا شادی کا پیام دیا بیٹی بھی عاشق و فریفتہ ہو گئی تھی مان نے بصد آہ وزاری اور بدشواری شادی کی منظوری کی اور اجازت دی۔
اٹھارہ مہینے کے بعد انکی دختر نے قضا کی اور چھوٹی سی لڑکی چھوڑ مری کہ اوسکی مان جو نہایت شکستہ دل تھی اوسکی پرورش کرے یہ لڑکی تین مہینے کی تھی اور ایسی نحیف تھی کہ ایک ہفتہ بھی اوسکا جینا غیر ممکن معلوم ہوتا تھا۔
میڈم بگریانوف نے گویا از سر نو زندگی شروع کی اور اوسکی خدمت کو مستعد ہوئین۔ اپنی نواسی کی بھی ویسی پرداخت کی جیسی کہ اپنی دختر کی کی تھی۔ متوفی دختر کی محبت سب اسپر آگئی تھی۔
جب کچھ سال گذرے اور یہ کیتھرائن لڑکی تمام آفتون طفولیت سے بچکر بڑی ہوئی اور تندرست ہوئی۔ یہ نہایت خوبصورت ہوئی گاہ گاہ میڈم بگریانوف فکر کرتی تھی کہ اگر یہ بھی جاتی رہی تو مین کیا کرونگی اسی غم مین رات دن رہا کرتی تھی یہ لڑکی اپنی نانی کے رونے کو دیکھ کر ہنسنا بھول گئی تھی اور علیحدہ چپکی بیٹھی کھیلا کرتی تھی۔

ریلوے بنجائیگی تو یہ بہت بڑے آسودہ شخص ہو جائینگے سویل اپنے بیٹے کے ساتھ ماسکو کو گیا اور اسقدر عمدگی سے اُوسنے انتظام کیا کہ فلپ کو کمپنی نے نوکر رکھ لیا تاکہ موضع کے قریب حصۂ ریلوے کی پیمائش کرے اور سویل نے عمدہ وجوہ سے ظاہر کیا کہ بگریانووکا مین ایک اسٹیشن تیار ہونا ضرور ہے کمپنی نے اسکے دلائل کو منظور کر لیا۔

بڑے قصبات اور وہ موضع جنمین پیداوار زیادہ نہو روسی ریلوے اسٹیشن کم ہوتے ہین بیشتر اُونھین مقامات پر اسٹیشن بنتے ہین جہان کی پیداوار اچھی ہو۔

آخر موسم سرما مین جبکہ بالکل ریلوے سڑک تیار ہو گئی تھی تو بگریانووکا مین ایک اور خبر پہونچی کہ میڈم بگریانوف آتی ہے کیونکہ ریلوے کمپنی نے ایک حصہ اُوسکی زمین کا خرید کیا تھا اور وہ خود اسکے منتقل کرنے کو آئی تھی مگر اُوسکے رہنے کے لیے کوئی مکان نتھا شاگرد پیشہ کے مکانات بھی گر گئے تھے پچیس برس تک بے مرمت کیونکر رہسکتے تھے ایک چھوٹا سا مکان اُوسکے لیے باغ مین تیار کیا گیا پہلے مکان سے کسیقدر ہٹکر بنا تھا اور پگڈنڈی بنا دی گئی تھی جس سے گرجا گھر کو راستہ ہو یہ مکان سادی لکڑیون کا تھا اور سویل کے مکان سے بہت چھوٹا تھا۔

ایک روز علی الصباح بگریانووکا کے لوگ کھڑے ہوے تیرتی ہوئی کشتی کو دیکھ رہے تھے جو آئی۔ اور قریب اس باغ کے ٹھہری۔

دریا خوب طغیانی پر تھا لہذا کشتی کا تمام اسباب اتارنے اور مکان مین لانیکی کچھ مشکل نتھی اُوسکے بعد طرح طرح پھول کے درخت اور گملے آئے۔ کمرۂ نشست بالکل باغ ہو گیا دو تین روز کے بعد گاڑی پر سوار میڈم بگریانوف اور ایک

ہاسکو کے کچھ سوداگرون سے مین نے اپنا سلسلہ قائم کیا ہے کیا تمنے اوس موضع کی نسبت کوئی افواہ سنی تھی۔

فلپ نے جواب دیا کہ مجھکو یاد نہین کہ مین نے کوئی افواہ سنی ہو اور یہ کہکر دل مین سوچنے لگا ہان ہان صرف اتنا سنا تھا کہ اس پل کے قریب سے ایک ریلوے نکلے گی اور یہان سے دو ورسٹ پر پل بنایا جائیگا۔

سویل نے آنکھ کا اشارہ کیا اور کہا کہ تم اسکا ذکر موضع مین نکرنا ریلوے کے نام سے موضع کے لوگ ناراض ہین اونسے دلیل کرنا فضول ہے جب ایکدفعہ ریلوے تیار ہوجائیگی تو رفتہ رفتہ وہ خود ہی عادی ہوجائینگے اور یہ تو بتاؤ کہ کیا یہان کوئی اسٹیشن بھی ہوگا۔

فلپ نے کہا مجھکو اسکا علم نہین ہے۔

سویل نے کہا کہ اچھا دریافت کرو مجھے یقین ہے کہ یہان ایک اسٹیشن بھی ہوگا بگریانوو کا اب ایک بڑا موضع ہے یہ اب ایسا غریب نہین ہے جیسا کہ کسی زمانہ مین تھا۔

فلپ بولا جیسا کہ زمانہ بگریانوف مین تھا۔

سویل نے اپنے بیٹے کیطرف نظر غضب اور حسرت اور خوف سے دیکھا۔

جواب دیا کہ ہان جیسا کہ زمانہ بگریانوف مین تھا اور فلپ کی طرف نظر بد دیکھا اونسنے کسی اور معنی سے نہین کہا تھا صرف سادے دل سے یونہین کہا تھا۔

فلپ کو خوف تھا اونسنے اسبارے مین اور کچھ ذکر نہین کیا سویل نے اپنے بیٹے سے نہین کہا کہ مین نے تمام گرد و نواح کے کانسٹکارون سے ٹھیکہ لے لیا ہے جب

تمھاری مان ویسی ہی پوشاک پہنے ہے جیسی کہ ایک سوداگر کی زوجہ کو پھبتی موزون ہے مگر میرا لباس بدستور ہے یہ کہکر ایک دروازہ کمرہ کا کھولا جو یورپین قاعدے سے آراستہ تھا۔

فلپ کو نہایت حیرت ہوئی اسکا باپ اسکو نہایت غور سے دیکھتا تھا۔

آنکھون اور لبون کی کسیقدر حرکت سے خوشی کے آثار نمایان تھے۔

فلپ نے کہا اے باپ نہایت عمدہ مکان بنا ہے اور تمنے یہ سب تکلیف میرے لیے کی ہے اپنی قدیم عادات کو بالکل ترک کیا بلکہ اوُس عزیز چھوٹے سے جھوپڑے کو بھی چھوڑدیا۔

سویل نے کہا کہ کیا تم اُس جھوپڑے کو عزیز رکھتے ہو۔

ہان مین اُوسکو چاہتا تھا تمنے یہ سب کام میرے لیے کیا ہے۔

سویل نے کہا کہ یہ سب تمھارے لیے ہے جبکہ تم بڑے آدمی ہوگے اور تم ایک لیڈی کے ساتھ شادی کروگے نہ کہ ایک کسان کی لڑکی سے۔

سویل کے بیٹے کو بڑا خیال ہوا کہ باپ نے اسقدر روپیہ صرف کرکے نہایت محبت کا اظہار کیا ہے مان کو دیکھکر خیال آتا تھا کہ کیسی عمدہ پوشاک پہنے ہوے ہے کہ میرا استقبال موزون طرح سے ہو اور یہ بھی خیال تھا کہ یہ مکان جو بنا ہے اسمین بہت روپیہ صرف ہوا ہوگا اس بساطی نے کیسی محنت مشقت سے یہ روپیہ پیدا کیا ہوگا

سویل کے بیٹے نے بیساختہ کہا کہ باپ تم بہت آسودہ تھے جب تمنے اسقدر صرف کیا

سویل نے جوابدیا کہ تم اسکا خوف نکرو جب مین اس دنیا سے کوچ کرونگا تو کچھ تمھارے لیے بھی چھوڑ جاؤنگا یہ کہکر پیپ تیار کیا اور کہا کہ مین آجکل مکھن اور گیہون منگاتا ہون اور یہ چیزین موضع اور گردونواح کے مقامات مین خوب فروخت ہوتی ہیں

تھوڑے دنون کے بعد فلپ اپنے موضع سے چلا گیا اور محکمۂ پیمائش مین مقرر ہوا اور جو کچھ اسکو وقت ملتا تھا اپنے حساب سیکھنے مین صرف کرتا تھا۔

باب ہفتدہم

دوسرے موسم سرما مین بگریانوو کا مین بڑی بڑی کارروائیان ہوئین سویل نے اپنے لیے جدید مکان بنایا ایک اچھے دن بڑھئی اور معمارون کا گروہ حوالی شہر سے آیا اور سرگرمی سے فوراً کام شروع کر دیا۔

دو تین دن مین طلسم سا عالم ہوا لکڑی کی دیوارون کے اندر بڑے بڑے آشخانے بنائے اور چند روز مین دو منزلہ مکان بنگیا۔ بہت عمدہ زینہ دریا کی طرف بنایا۔

جب نوجوان سمرویر واپس آیا کہ رخصت کے چھ ہفتے اپنے مان باپ کے یہان گذرانین تو اُوسکو یہ دیکھکر حیرت ہوئی کہ اسکا باپ سویل جنگل کے قریب اسکے لیے کھڑا ہوا ہے یہ مقام موضع کے قریب تھا تین روز سے سویل وہان ٹیلہ پر بیٹھا تھا اور اپنے بیٹے کے آنیکا منتظر تھا جب گاڑی مین وہان اسکا بیٹا پھونچا تو سویل بھی گاڑی مین سوار ہوا اور کوچبان سے کہا کہ دریا کے کنارے چل۔

فلپ کو یقین نہ آتا تھا جب اُوسنے دیکھا کہ اسکی مان اس عمدہ جدید مکان کی برآمدے مین کھڑی ہے ریشمی ٹوپی اور جرمنی ریشم کا ڈریس پہنے ہے۔

سویل نے اپنے بیٹے سے وسیع کمرے مین جہان کھانے پینے کی میز پر مسی چاندان چمکتا ہوا رکھا تھا اور ریشمی غلاف اُوسپر پڑا تھا پھونچکر کہا کہ یہ مکان ہمنے تمھارے لیے بنایا ہے اسلیے کہ تم بڑے آدمی ہوگئے بڑے شخص کے لیے عمدہ مکان چاہیے

فلپ نے خوشی سے کہا کہ میرے والد نے یہ بہادرانہ کارروائی کی حقیقت مین یہ بڑی بہادرانہ کارروائی ہے کیون کیا نہین ہے۔

پادری نے فقط سر ہلایا۔

فلپ نے کہا کہ میرے والد کے مزاج مین کسقدر سادگی ہے کہ مجھسے اُونسے کبھی اسکا ذکر بھی نہین کیا کسقدر اُونکو حیرت ہوگی جبکہ مین اُونسے ذکر کرونگا۔

پادری نے کہا کہ اُون سے ذکر مت کرنا تمھارے والد کو گوارا نہین ہے کہ زمانہ غلامی اُونکو یاد دلایا جاوے۔ کیون تم سنتے ہو یا نہین اُونسے کبھی ذکر مت کرنا۔

فلپ نے حیرت سے کہا کہ کیون نہ ذکر کرون۔

پادری نے تامل سے کہا کہ صحیح تو یہ ہے کہ اُونکی کارروائی مشکل تھی اور وہ زمانہ اُونکے لیے آسان تھا مگر یا نوف جو اس مقام کا زمیندار تھا وہ بُرا شخص تھا تمھارے والد کو اُوسکے ظلم سے بہت بڑا ضرر پہونچا تھا۔ تمھارے والد کو ملال ہوگا اگر اُونکو یہ ملال ہوگا کہ تم اُون حالات سے کچھ واقف ہونا چاہتے ہو کیا مین اپنے والد سے یہ نہ کہون کہ مین نے اُونکی بہادرانہ کارروائیون کے حالات سُنے ہین مین تو اُونکو بہت چاہتا ہون۔

پادری نے کہا کہ تم اپنے باپ سے محبت کرو۔ اولاد کی محبت بُڑھاپے کا تاج ہے۔

فلپ کو دو تین روز کے بعد نہایت دقت پیش آئی کہ اپنی طبیعت کو روکے اور اپنے باپ سے ذکر نہ کرے اسکو اپنے باپ اور مان سے بہت محبت تھی پس اسنے مناسب جانا کہ اوّل مان سے دریافت کرے بعدہٗ اپنے باپ سے پوچھے لیکن مان نے بھی اُوس سے کہا کہ ہرگز ذکر مت کرنا اور کہا کہ جب کبھی ذکر ہوتا ہے تو نہایت غصہ ہوتا ہے

سویل کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین اس کھنڈر کو دیکھہ رہا تھا اور مین اسقدر کم سن تھا جب یہان سے گیا تھا کہ بالکل اسکا قصہ بھول گیا کیا میرے باپ نے لیڈیون کو بچایا تھا۔

پادری نے فلپ کیجانب ایک افسوس کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ ہان تمھارا باپ اور ایک بڈھا ملازم ٹمٹوتی تھا۔

ٹمٹوتی کہان ہے مین چاہتا ہون کہ اپنے باپ کے ساتھی کو دیکھون جسنے ایسی بہادری کی۔ پس آپ جانتے ہین کہ میرے والد کیسی مہربانی کرتے ہین لیکن مین نے اونکو ہمیشہ سخت مزاج پایا ہے۔

پادری نے جوابدیا کہ ٹمٹوتی تو مرگیا یہ کہکر اپنے مکان کیجانب گھوما۔

اس نوجوان شخص نے پادری کا ہاتھہ آہستہ سے پکڑا اور کھنڈر کی طرف لے چلا ایک لمحہ کے تامل کے بعد پادری نے کہا کہ اچھا چلو۔

سویل کے بیٹے نے جواب دیا کہ افسوس ہے ٹمٹوتی مرگیا لیکن کیون کیا آپ مجھکو نہین بتلا سکتے کہ اس بہادرانہ کارروائی مین میرے باپ نے کیا شرکت کی تھی تم تو اوس زمانے مین یہان ہوگے۔

پادری نے جواب دیا کہ ہان مین یہان موجود تھا۔

مین ملتجی ہون کہ تم سب حالات مجھسے بیان کرو۔

یہ اوس مکان کے گرد گھومے اور پادری نے اوس گوشہ مین قیام کیا جو دریا کیطرف تھا اور کہا کہ یہانپر تمھارے والد نے لیڈی اور اوسکی لڑکی کو بچایا تھا اور تیسری مرتبہ جاکر ٹمٹوتی کو بچایا تھا

ایک مدت گذری اور جواب نہین دیا۔

آخر سویل نے کہا کہ مین رضامند ہون اور تم مجھکو مطلع کرو کہ مجھکو کیا کرنا چاہیے مین فوراً وہ کرونگا۔

لڑکا اوٹھا اور اوسنے موافق قاعدۂ روسی کانشتکارون کے سجدہ کیا اور لوگ تو خیال کرتے ہین کہ صرف شکریہ ادا کرنا کافی تھا سویل کو اس پرانی رسوم کا بہت بڑا خیال ہوا اسنے پیپ کو ایک جانب رکھدیا اور بیٹے کو دعا دی اور بعدہ خاموشی سے پیپ پینے لگا لڑکے کو نہایت خوشی ہوئی یہ ایکطرف ٹہلنے لگا یہ اتفاقیہ اوس پگڈنڈی پر گیا جو ایک ویران مکان کی طرف گئی تھی اسنے بگریانوف کا مکان دیکھا یہان جنگلی جو دیوارون پر کثرت سے جمے تھے دیوارون اور اینٹون پر اور درخت بھی پیدا ہو گئے تھے ہوا شام کی ٹھنڈی چل رہی تھی بگریانوف کے حالات اسکو بہت کم معلوم تھے صرف اسکو اسقدر یاد ہے کہ جو اوسکی لیڈی اور چھوٹی لڑکی تھی اسکو ایک کانشتکار فرجایا تھا اسکا نام سویل تھا یہ اسبات پر آمادہ ہوا کہ جب مین اپنے باپ کے پاس جاؤنگا تو اوس سے اسکو دریافت کرونگا۔

یہ جا بجا ٹہلتا ہی تھا کہ اسکی طرف پادری آیا اب اسکی داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور سر کے بال بھی کسیقدر سفید تھے اور خمیدہ پشت بھی ہو گیا تھا گو اوسکی نگاہ مثل زمانہ گذشتہ کے نتھی لیکن اسپر بھی یہ کہہ سکتے تھے کہ طبیعت ویسی ہی تھی جیسی کہ پہلے تھی یہ اپنے خیال مین چلا آتا تھا جب سویل کے بیٹے نے سلام کیا تو سر اوٹھا کر دیکھا اور مہربانی سے اسکا سلام لیا۔

تم کہان تھے مین نے تمکو مدت سے نہین دیکھا۔

ایک سرویر ..... یہ تو وہ آدمی ہوتے ہین جو لکڑیون سے کھیت کی پیمایش کیا کرتے ہین اور جنکے پاس چھوٹی چھوٹی تابنے کی شئے ہوتی ہین اور اونمین پانی ہوتا ہے

ہان باپ لیکن سویل نے اس بات کو حقارت سے کہا کہ تم اس کام کو کیون پسند کرتے ہو کیا اسلیے تمنے اسقدر محنت کی کہ تمکو صرف پیمایش ہی کرنا ہے

فلپ کو کبھی شک نتھا کہ اوسکا باپ کچھہ نہین جانتا کیونکہ اوسکے باپنے اوسکا سبق خوب ہی پوچھا تھا اور جو کچھہ رپورٹین اسکی ترقی تعلیم کی تھین وہ بھی اوسنے غور سے دیکھی تھین اب تو ایک جدید طرز پر اسنے اپنے کو معلوم کیا لیکن اس آزمایش سے عزت بڑھ گئی تھی اس ناواقف شخص نے یہ بھی دریافت کیا تھا کہ اسکے مزاج مین کسقدر استقلال ہے اسنے معلوم نہونے دیا کہ یہ کچھہ نہین جانتا ابتک تو فلپ کو اپنے باپ سے خوف تھا لیکن اسکے بعد ایک محبت سی پیدا ہو گئی۔

سویل نے اپنے بیٹے سے کہا کہ جواب دو۔

اسنے جواب دیا کہ اے باپ یہ ملازمی ایسی ہے کہ روز بروز ترقی ہو گی سونے کا تمغہ تو مجھکو پہلے سے مل ہی چکا ہے اگر مین چاہون تو فوراً نوکر ہو سکتا ہون اب اگر مین اپنے علم مین اور ترقی کرونگا تو محکمہ پیمایش مین ترقی کرکے ایک اعلیٰ درجہ کو پہونچونگا پس یہی بات ہے جسکو تم پسند کروگے سویل کو تو یہ خیال تھا کہ اوسکے بیٹے کو نوکری ملجاے اور فوراً ایک نامور شخص ہو جاے۔

لڑکے نے جواب دیا کہ ہان مین اسیا تکو پسند کرتا ہون بشرطیکہ تم بھی پسند کرو۔

سویل خاموشی سے اپنا پیپ پیا کیا اور اوسکے بیٹے کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

کی بنی تھی جو اکثر متوسط درجے کے لوگون کے لڑکے اُسحالت مین پہنتے ہین جبکہ کالج کے کپڑے نہ کر رکھتے ہین۔

تمھارے تو جرمنی کپڑے ہین اور ہم کاشتکارون یا بساطیونکی پوشاک پہنتے ہین۔ میرا تو چغہ بالکل پُرانا ہو گیا اور تمھاری مان کا کلوک (لبادہ) بھی ویسا ہی ہے۔ باپ مین تم سے التجا کرتا ہون کہ ایسا خیال نکرو مجھکو ان باتون کا مطلق خیال نہین مجھکو پہلے ہی واقف ہونا چاہیے تھا کہ یہ کپڑے نامناسب ہین۔ یہ شہر ہی مین مجھکو پہننا چاہیے تھے اور اگر تم پسند کروگے تو مین وہی گانوُن کے کپڑے مثل کاشتکارون کے پہنونگا۔

سویل نے ایک لمحہ کے تامل کے بعد کہا کہ نہین اپنے کپڑے پہنو میرا یہ منشا نتھا۔ اسبارے مین پھر ذکر کرینگے اب تم مجھسے صاف صاف کہو کہ تم کس صیغے مین نوکری کرنا چاہتے ہو کیونکہ مین نے تو مدت تک بساطی کی گٹھری اوٹھائی ہے اور تمکو تعلیم دلوائی۔ مین اب یہی کام کرسکتا ہون کہ جو کچھ مصارف ہوگا مین اوسکو ادا کرونگا اگر تم یونیورسٹی مین جاؤ اور علم حاصل کرو مین جانتا ہون کہ تم ایک جنٹلمین ہو۔

اس نوجوان شخص کے دل کو یہ بات بھلی معلوم ہوئی جو اوسکے باپ نے ظاہر کی گو ظاہر اکھڑے پن سے اسنے یہ بات کہی تھی لہذا جھک کر سویل کے ہاتھونکو بوسہ دیا۔ بیٹا تمھارا کیا جواب ہے یہ خاموش بیٹھا رہا کچھ حس و حرکت نہ کی۔

اُسکے بیٹے نے جواب دیا کہ یہ معاملہ تو ایسا ہے جسپر مین نے اکثر غور کیا ہے اگر آپ اجازت دین تو مین سرویر کا عہدہ منظور کرتا ہون حساب سے مجھکو شوق ہے اور ابھی تک اسکی قدر ہے۔

ہو گئی تھین گانون کے لوگ اس لڑکے کو دیکھ کر بہت خوش ہوے۔
یہ لڑکا آیا اور اپنے باپ کے مان رہا اسکے تو خیالات بالکل بدل گئے تھے یہ ایکدن
بیٹھا سوچ رہا تھا کہ گو میرا باپ کیسی ہی کوشش کرے لیکن مین کسان کا کسان ہی ہونگا

باب شانزدہم

سویل کو بہت بڑا خوف اس امر کا تھا کہ جب اوسکا بیٹا واپس آئیگا تو اس غریب گھر
کو دیکھ کر کیا کہیگا کیونکہ اوسنے تو کالجون مین بڑی بڑی آسائشین اوٹھائی ہونگی
چونکہ فلپ نے کچھ نہین کہا تھا لہذا سویل آمادہ ہوا کہ اوس سے گفتگو کرے
اور دریافت کرے۔ جب یہ دونون بنچ پر اپنے دروازے کے سامنے بیٹھے ہوے تھے
سویل بیب پیتا تھا اور اوسکا بیٹا چرٹ۔ سویل نے اپنے بیٹے سے کہا کہ تم اپنے
گھر کو کسطرح پر پسند کرتے ہو۔
فلپ نے جواب دیا کہ اے باپ مجھکو تو ویسا ہی عمدہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اوسوقت
تھا جبکہ مین صغیر سن تھا اور دوڑکر اون گاڑیون کے واسطے پھاٹک کھولتا تھا جو
گھانس لادنے جاتی ہین۔
اسکا باپ پہلے خاموش رہا۔
کیا تم خیال کرتے ہو کہ یہ مکان چھوٹا ہے اور کسیقدر اندھیرا بھی ہے اور ہم لوگونکے
کپڑے نہایت ہی میلے چکٹ ہین۔
فلپ نے جواب دیا کہ اے باپ تم کیونکر ایسا خیال کر سکتے ہو۔
سویل نے اپنی اونگلی اپنے بیٹے کے کاندھے پر رکھی اوسکی پوشاک اوس کپڑے

ہو خدا کا شکر ہے کہ میرے پاس بہت سا روپیہ ہو اور اگر ضرورت ہوگی تو دس برس تک اور مین اپنی بیساطی کی گٹھری اوٹھاؤنگا لوگ کہتے ہین کہ تعلیم پانے سے سردار کہلاتا ہے بس تم اطمینان رکھو کہ تمکو تعلیم خوب دلوائی جائیگی میری عمر تین برس سے زائد تھی جب مین نے لکھنا پڑھنا سیکھا تھا مین تمسکو جلد تر روپیہ صرف کرکے تعلیم دلواؤنگا بس دوشنبہ آیندہ کو میرے ساتھہ چلنا۔

. نی بی نے رو کر کہا کہ کیا لڑکے کو لیے جاتے ہو۔

سویل نے کہا کہ چپ رہو ہم لوگونکا لڑکا رئیس زادون کی طرح تعلیم پائیگا یا اوس سے بھی اچھے طرز پر یہ تو بات ٹھان لی ہے اور پوری ہوگی۔

ابتدائی تعلیم کے دو سال بعد یہ لڑکا اسکول ماسکو کو بھیجا گیا جہان یہ تھوڑے زمانے کے بعد درجہ اوّل کا طالب علم ہوا۔

اسکا باپ اکثر دیکھنے جایا کرتا تھا یہ اپنے بھاری بھاری بوٹ پہنے ہوے اسکول کے کمرے مین جاتا تھا اور خوب اپنے لڑکے کا امتحان لیتا تھا کہ اسنے کیا کیا پڑھا سویل جو سوال کرتا تھا لڑکے کو فوراً جواب دینا پڑتا تھا اور اس عمدگی سے سویل پوچھتا تھا کہ اوسکے لڑکے کو معلوم نہ ہوتا تھا کہ سویل کچھہ نہین جانتا۔

جبکہ سویل کے لڑکے نے جسکا نام فلپ تھا امتحان دے کر سونے کا تمغہ حاصل کیا تو اسکول چھوڑ کر اپنے باپ کے پاس گیا جسوقت سے یہ اپنے گھر سے روانہ ہوا تھا اور جتبک کہ اسنے اچھی طرح علم نہ حاصل کر لیا تھا۔ ایک مرتبہ بھی گھر نہ گیا تھا پس جب بگریانوو کا واپس آیا تو یہان کے لوگون نے دیکھا کہ ایک اٹھارہ برس کا لڑکا جسکے چہرے سے عقلمندی اور ہوشیاری برستی تھی۔ اور جسکی آنکھین اخبارات کے پڑھنے سے بڑی بڑی

اپنے گھر مین بھی رکھتا تھا اور جب موسم ملتا تھا تو اوسکو فائدے سے فروخت کر ڈالتا تھا اسکو ایک ایسی بی بی کی حاجت تھی کہ گھر بار سنبھالے اسنے ایک موضع کی لڑکی سے شادی کی تھی جو محض بیوقوف تھی اور اوسکو ایسی بی بی چاہیے تھی کہ سنکیجت اور بیوقوف ہو اسکی بجارت سال بسال بڑھتی گئی اور ایک آسودہ شخص ہو گیا اسکے بہت سے لڑکے ہوے لیکن ایک ہی جیا جو بھلو نٹی کا تھا اس لڑکے سے اسکو نہایت محبت تھی اور اپنے ہی طریقے سے ایک کھرے پن کے ساتھ محبت کرتا تھا۔

موضع مین ہر طرح کی سرسبزی تھی پادری کی بھی اولاد کو ترقی ہوئی لیکن اسکی آمدنی کو ترقی نہین ہوئی وہ اکثر سوچا کرتا تھا کہ خداوند کریم نے اپنی مہربانی سے اس جرم کے باعث ایک بھلائی پیدا کی اور کہتا تھا کہ شاید بگریانوو کا کے لوگون نے پہلے بہت تکلیف اوٹھائی تھی اور اب اوسی کے بدلے چین کر رہے ہین مقامات حوالی مین تجارت کو کمی تھی یہ کمی یا تو بوجہ لالچ کے تھی یا بوجہ کم بینی اون لوگون کے تھی جو تجار تھے یا دیگر خرابیون کی وجہ سے تھی۔ جن لوگون کو دقتین پڑتی تھین وہ سب لوگ اس موضع مین آکر پناہ لیتے تھے اس موضع مین ہر ایک شخص آزاد تھا جیسا چاہتا اپنے وقت کو صرف کرتا صرف اتنا فرق تھا کہ جو قانون تھا اوسکی پابندی کرنا پڑتی تھی بگریانوو کا مین سفید روئی بکنے لگی نہ کہ کالی جیسے پہلے بکا کرتی تھی عورتین لیس بھی بننے لگین اور ایک قسم کی سرسبزی اوسی موضع مین نظر آتی تھی۔

اسطرح سے کئی سال گذرے اور سویل کا بیٹا بڑا ہوتا جاتا تھا ایک دن سویل نے اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا کہ اب تم قریب آٹھ برس کے ہوے اور تم بہت کچھ برہنہ پا ننگ دھڑنگ مین کھیل چکے ہو اب مین چاہتا ہون کہ تمھاری تعلیم مثل رئیس زادون کے

کرتا ہے فوراً توبہ کر نہین تو ہمیشہ خدا کے غضب مین گرفتار رہیگا و شخص جسکو تمنے مارا ہے وہ وہان دفن ہے یہ کہکر پادری نے بگریانوف کی قبر کی طرف اشارہ کیا اور کہا تجھکو خوف نہین ہے کہ وہ شخص قبر سے نکل آئے اور خداوند کریم کے روبرو کہے کہ یہ میرا قاتل ہے

سویل کانپ اوٹھا اور اپنا سر زمین سے ٹکرایا کیا۔

خداوند کریم تو مجھکو معاف کر یہ کہتا جاتا تھا اور صلیب کا نشان اپنے اوپر بناتا جاتا تھا تو میرے گناہونپر خیال مت کر مجھپر رحم کر۔

پادری کو اوسوقت دریافت ہوا کہ اس سے زیادہ قبولوانا فضول ہے۔

سویل تو کوشش کر رہا تھا کہ افسوس ظاہر کرے بس یہی کافی ہے اور جون جون اسکی عمر زیادہ ہوگی یہ اعمال بد سے توبہ کریگا خیر پادری نے سویل کے ساتھ دعاے معافی مانگی اسکے بعد دونون باہر نکلے سویل بگریانوف کی قبر کی طرف دیکھتا ہوا نکلا تھا کہ ایسا نہو نکل آئے اور کہدے کہ یہی قاتل ہے اور پھر جیسا غصے کیوقت ہنستا تھا ہنسنے لگے۔

اسپر سویل دل مین کہنے لگا کہ اگر اوٹھا تو بلاشک مین مار ڈالونگا اسطرح خیال کرتا اور صلیب کا نشان بناتا ہوا باہر نکلا۔

جبکہ عمدہ دن آئے تو اوسنے پھر اپنا اسباب جمع کیا اور بساطی کی دوکان کرنے لگا یہ دو مرتبہ اپنے موضع کوسال مین واپس آتا تھا اور چند ہفتے اس موضع مین ٹھہرتا تھا اسطرح کئی بار آنے مین اسنے شادی کی

روز بروز اسکا کام بڑھتا گیا اور اسکے پیشے کو خوب ترقی ہوئی۔ یہ بہت سا اسباب

خیر یہ بات تو سچ ہے مین نے تو مالک کو مارا تھا لیکن تم واقف ہو کہ آیا وہ اِسکا سزاوار تھا یا نہین۔

پادری نے کہا کہ خداوند کریم کہتا ہے کہ مین بدلا لینے والا ہون اور بدلا لینا میرا کام ہے تو خون نکر۔

یہ الفاظ جو پادری کے مُنہ سے نکلے تو اِس مجرم کو معلوم ہوا گویا کسی نے تیر مارا اوسوقت سویل ہچکیون سے رو رہا تھا۔

آخر کار اِسنے کہا کہ ہان مین قاتل ہون اور یہ بات سچ ہے خداوند کریم مجھکو معاف کرے۔ فڈوشیا میری منگیتر تھی مین اُسکو جون سے چاہتا تھا وہ ایسی جوان اور خوبصورت تھی ہم لوگ کیسے خوش و خرم رہتے . . . . . .

مین نے اُوسکو مارا اگر مین نے تنہا نہین مارا . . . . . .

پادری نے کہا کہ اور گناہون کا ذکر مت کرو۔

مین نے اُوسکو مارا اور ہم لوگون نے اُوسکو جلا بھی دیا تاکہ کچھ سراغ نہ معلوم ہو اتنا کہہ کر ایک صدمہ کی آواز سے کہا کہ اے خداوند کریم مجھکو معاف کر اور یہ کہکر ایک لگخت زمین پر ماری۔

کیا افسوس کرتے ہو۔

سویل نے پادری کی طرف سر اُوٹھایا اور کچھ جو اب نہ دیسکا۔

نہین اگر وہی بات پھر پیش آتی تو مجھکو اُوسکے کرنے مین تامل نتھا۔

پادری اُوٹھا۔

لگخت (پادری) نے ایک غصہ کی آواز سے کہا) تو خداوند کریم کے روبرو مخالفت

کیا کہ اخیر مین سویل آئے۔

جبکہ دونون تنہا تھے تو پادری اُوٹھا اور دروازے پر جاکر سٹکنی چڑھائی اور پھر اپنی جگھہ پر آکر بیٹھا مغرب کا وقت قریب تھا مقدس تصویر کے روبرو شمعین روشن تھین اور جابجا گرجا گھر مین وہ بتیان بھی جو لوگون نے چڑھائی تھین روشن تھین۔

پادری نے سویل سے کہا کہ گھٹنون کے بل کھڑا ہو۔

سویل نے حکم کی تعمیل کی۔

پادری بولا کہ بیان شروع کر اور وہ بیٹھکر بغور سننے لگا۔

سویل نے تمام اپنی بساط گری کا حال بیان کیا اور اُوس سے پہلے کا بھی حال بیان کیا بعدہٗ سویل متامل ہوا۔

سویل نے جب تامل کیا تو پادری نے کہا کہ پھر کیا ہوا۔

اُوسوقت سویل نے لُکنت سے کہا کہ پھر ..... اور کچھہ نہین۔

پادری نے کہا اور کچھہ نہین اسپر اُوٹھا اور سویل کی طرف ہاتھہ کرکے کہا کہ خون کا کیا حال ہے۔

سویل نے کہا کہ آپ تو واقف ہین اور یہ کہکر نگاہ غضب آلود سے دیکھا پادری بیٹھہ گیا اور کہا کہ عالم الغیب سب جانتا ہے اپنے جرم کا اقرار کرو اور کوئی بات مت چھپاؤ وہ بہتر حقیقی ہے مبادا تمکو بھی مار ڈالے تم بیشک خونی ہو اور خداوند کریم کے روبرو جھوٹ بولتے ہو یاد رکھو کہ خداوند کریم نے اِس سے پہلے تمسے کم مجرمون کو بھی اپنے غضب مین پکڑا ہے۔

سویل جو گھٹنون سے کھڑا ہوا تھا یکبارگی رونے لگا۔

کسکو ادا کرنا چاہیے۔

ہان ہان مین جانتا ہون لیکن کبھی کبھی آدمی کی حالت ایسی بھی ہو جاتی ہے

جری مایا نے سر ہلایا۔

اگر تمھارا ارادہ تھا کہ تم افسوس کرو تو تمکو وہ کارروائی ہی نکرنی چاہیے تھی

سویل نے غصے سے کہا کہ مین افسوس نہین کرتا مین تو اوس کارروائی کو پسند کرتا ہون لیکن اس یتیم کا مجھکو خیال ہے اب تو وہ لوگ جاتے ہین بہتر ہے۔

بڈھے نے آمین کہا اور لکڑی کو زمین پر زور سے مارا۔

باب پانزدہم

جری مایا ملنسار نتھا لیکن بیٹی کے مرنے کے بعد روز بروز اوسکی حالت متغیر ہوتی گئی اور وہ لاغر ہوتا گیا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا خشک ہوتا جاتا ہے۔

ایک دن صبح کو لوگون نے اسکو چولھے کے روبرو مرا ہوا پایا کسی شخص کو اسکے مرنے پر حیرت نہوئی اسکو دفنا دیا اور قصہ تمام ہوا۔

(لنٹ) یعنے ایام روزہ عیسائیان قریب الاختتام تھے لہذا وہ لوگ جو قبل عید اپنے گناہون کا اقرار کرنے آئے منجملہ اونکے سویل بھی تھا گذشتہ عید کے روز تو یہ نتھا پس جو مشکل تھی کہ اپنے گناہونکو ظاہر کرے وہ ٹل گئی تھی لیکن کوئی روسی عیسائی ہوکر ٹال نہین سکتا اوسکو اظہار گناہ بغیر کوئی چارہ ہی نہین چنانچہ دو سال کے بعد یہ نوجوان یہان آیا تھا اسکے چہرے پر تو اطمینان معلوم ہوتا تھا مگر ہاتھ پانون مین رعشہ تھا اوس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکے دل کی کیا کیفیت ہے پادری نے ایسا انتظام

میرے بچے مین اسکو کو جاتی ہون - یہ کلمہ میڈم بگریانوف نے کسیقدر تامل کے ساتھہ کہا تھا تم آزاد ہو کوئی مالک تمکو نامناسب طور سے نہ ستا سکیگا اس آزادی کی یادگار مین تم اپنے مالک کی بخشش کے لیے دعا مانگو اور اوس معصوم لڑکی کے سر پر ہاتھہ رکھکر یہ کلمہ کہا تھا سویل کہان سے اوسنے تو ہم لوگون کو بچایا تھا۔

سویل کسیقدر تامل کے بعد آگے بڑھا۔

مین نے ایک تصویر سینٹ سر جیس کی طلب کی ہے اسکو تم اپنے یادگار اپنے بہادرانہ کارروائی کے رکھنا اور مین اور میری بیٹی تمکو دعا دیتی ہے۔

یہ تصویر لیکر میڈم بگریانوف سویل کو دینا چاہتی تھی ایک ہاتھہ مین یہ تصویر تھی اور دوسرے ہاتھہ سے سویل کے سر پر صلیب کا نشان بنایا جبکہ اوسنھون نے سر اوٹھایا تو اسکا چہرہ بالکل سفید تھا۔ یہ کھڑا ہوا میڈم بگریانوف کی طرف ایک حرارت سے دیکھتا تھا۔

میڈم بگریانوف نے کہا کہ لو اس تصویر کو۔

جری مایا نے آہستہ سے سویل کے پاؤن مین لکڑی ماری اسکے ہوش وحواس درست ہوئے اور اوسنے ہاتھون کو بوسہ دیا جنھون نے تصویر دی اور وہان سے گھر کی جانب روانہ ہوا جری مایا ساتھہ تھا۔

جری مایا نے کہا کہ بیوقوف تو نے ہم لوگون کو پھنسا ہی دیا تھا سویل نے اپنا سر ہلایا میرا قابو طبیعت پر نتھا جبکہ مینے سنا کہ وہ میری بہادری کی تعریف کرتی ہین اور اوس یتیم کی طرف سے دعا دیتی ہین۔

تو اس بات کا کیا مضائقہ۔ بہت سے یتیم ہم لوگونمین ہین اور اسبات کا شکر

اِس بڈھے شخص نے میڈم بگریانوف کے ہاتھہ پر بوسہ نہین دیا اور کچھہ نہین کہا۔
دوسرے دن اتوار کو مارشل کی گاڑی بگریانوو کا کے گرجاگھر کو اُوسوقت
آئی جبکہ نماز ہورہی تھی کاشتکارون کو حیرت ہوئی کہ اُونکی مالکنی اور اُوسکی چھوٹی
بیٹی دونون ماتمی سیاہ پوشاک پہنے گاڑی سے اُوترین انکا استقبال کرنیکے واسطے
پادری آیا اور صلیب ہاتھہ مین لایا فوراً نماز شروع ہوئی۔
کاشتکار برابر اپنی مالکنی کو دیکھا کیے اور اِس زمانہ کو یاد کیا جبکہ وہ مالک کی
ظالم نگاہ دیکھتے تھے اور بعض نے جنکے مزاج مین ترس تھا اُونھون نے مالکنی کو دیکھکر
افسوس بھی کیا۔
نماز ہونے کے بعد لوگ صحن مین جمع ہوے اور جو سرگروہ اُوس موضع کا تھا وہ بطور
نذرانہ ایک برتن مین روٹی اور نمک لایا جسکے معنی یہ تھے کہ حقیقت مین یہ مالکنی ہے
اور ہم اسکے مطیع ہین۔
جبکہ اُوسنے یہ نشتری دیکھی جسمین یہ نمک اور روٹی رکھی تھی تو اُوس بیوہ کی آنکھون مین
آنسو بھر آئے یہانتک کہ اُوسنے روٹی اور نمک اُوٹھاکر لڑکی کو بمشکل دیا زبان سے
بات نہ نکلتی تھی صرف اُونگلی سے گھنڈر کی طرف اشارہ کیا اُوسکے بعد رومال سے
مُنہ چھپاکر رونے لگی۔
اُوسوقت اِس عورت کو روتے ہوے دیکھکر سنگدل لوگون کو بھی افسوس آیا۔
پہلے تو عورتون نے سمجھا یا مگر اُوسکے بعد مردون نے بھی تشفی اور تسلی دی اور یہ جانتے تھے
کہ یہ بیچاری جلاوطن اِنھین کی وجہ سے ہوئی اور اپنا نقصان اُوٹھاکر اُونکو آزاد کیا
تاکہ جو گذشتہ باتین ہین وہ دور ہون۔

گاؤن کو جاآسکونگا اسکو بساطی کا پیشہ پسند تھا کیونکہ گاؤن گاؤن پھرتا تھا لہذا اسنے ایک لیسنس اپنے نام سے لیا اور پھر اپنے ساتھی کی گٹھری لیکر روانہ ہوا۔

میڈم بگریانوف بگریانوو کا کو نہین آئی تھی موسم ما قریب آتا جاتا تھا سارس وغیرہ جنوبی جانب جانے لگے تھے لہذا وہ مارشل کے لکھنے کے کمرے مین آئی اور کہا۔

مین تمسے رخصت ہونیکو آئی ہون تمنے ہماری خاطر اور تواضع کی ہے اور سب صورت سے آرام دیا ہے اور ویسی ہی مہربانی کی ہے جیساکہ حضرت مسیح کا حکم ہے۔ یہ دن جو یہان گذرے میری زندگی بھر مین نہایت خوشی کے تھے اب وہ وقت آگیا کہ مین تم سے رخصت ہون شنبہ آئندہ کو ہم لوگ ماسکو کو روانہ ہونگے۔

یہ بڈھا شخص بولا کہ اسقدر کیا جلدی ہے اگر تمکو جانا ہی ہے تو موسم گرما تک یہان اور رہو جاڑون مین تو غیر ملک کو جانا مناسب نہین۔

بیوہ نے اپنا سر افسوس سے ہلایا۔

تم نہایت آسودہ ہو اور ہم غریب ہین اور ہمیشہ غریب رہینگے۔

مارشل نے کہا کہ ہمارے ساتھ رہو اور تمھارے بچے کو ہم مثل اپنے بچے کے خیال کرینگے

میڈم بگریانوف نے کہا کہ یہ بات نہین ہوسکتی میری لڑکی ایسی باتونکی عادی نہو جاوے کہ جب اُوسکی شادی ہو تو وہ اُوسکو نہ ملنے پر تکلیف دین۔ میری لڑکی نے تو آپکی مہربانی سے بہت کچھ عیش اوٹھائے ہین اگر مدت کے بعد اوسکو یہ چیزین چھوڑنا پڑینگی تو اُوسکو تکلیف ہوگی یہ بات آہستہ سے کہی تھی کیونکہ میڈم بگریانوف جانتی تھی کہ کیسے دلی صدمے سے یہ باتین نکلتی تھین۔

نے میری یہ دعا سُن لی۔

لڑکی سر جھکائے کھڑی تھی اور ماں کے آنسو برابر اُوسکے سر پر گر رہے تھے۔

جبکہ پوفیر بگریانووکا مین پہونچی تو جو حیرت ہوئی تھی وہ اسقدر بڑھی کہ کوئی موقع خوشی کا نہین باقی رہا تھا۔

اسقدر ظلم اوٹھانیکے بعد اُون کاشتکارون کو جو قید مین تھے یکایک معلوم ہوا کہ وہ آزاد ہین اپ شادی کرین۔ ملک مین جائین۔ اور باغ لگانے کی روک نہین۔ غرضکہ جو چاہین وہ کرین یہ بات کسیکو یقین نہ آتی تھی اِلو گون نے یقین نہ کیا لیکن رفتہ رفتہ لوگون کو معلوم ہوا کہ سچ ہے خاموشی اور لاپروائی سے کھڑے سُنا جبکہ پادری نے وہ حکم سنایا تھا جس سے یہ آزاد ہوئے تھے جب یہ لوگ اپنے گھرون کو آئے تو اُونکو معلوم بھی نتھا کہ اُونکو کیا کیا آزادی ملی چھ سات ہفتے مین اُونکو دریافت ہوا۔ بعض نے کہا کہ آزادی کچھ نہین ہے کیونکہ ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔

بعض لوگون نے کہا کہ کیا اگر ہمارا جھوپڑا جلجا دیگا تو کیا ہمکو اُوسوقت پھر بنانا پڑیگا اس بات سے تو لوگون کو ناراضی ہوئی لیکن رفتہ رفتہ راضی ہوگئے جبکہ وہ بخوبی سمجھہ مین آگئی۔

صرف جرمی مایا نے اس آزادی کے قبول کرنے سے انکار کیا۔

مین نہین چاہتا کہ لیڈی مجھکو آزاد کرین تم ایک شخص کو آزاد نہین کرتی ہو اگر وہ آزاد ہونا نہ چاہے پس اس صورت مین مین آزاد نہین ہون۔ غلام ہون اور غلام ہی مرونگا کوئی کاغذ مجھکو آزاد نہین کرسکتا۔

سویل کے خیالات مختلف تھے یہ اس ارادے کو سنکر نہایت خوش ہوا کہ اب مین اپنی

مارشل نے کہا کہ مین کیا کرسکتا ہون جو کہو تمھاری مرضی کے موافق کرنیکو تیار ہون اس بیوہ کے رونے کو دیکھکر مارشل کو تاب نہ آئی۔

بیوہ بولی کہ مین تو معاملات سرکاری سے واقف نہین ہون جسمین بات بنے وہی کرنا چاہیے کاشتکاران بگریانوفکا کو آزاد کردو مین اور موضعون کے کاشتکارونکو آزاد نہین کرسکتی ہون وہ میری جایداد نہین ہین اور نہ اونکو ایسی تکلیف پھونچی صرف اسقدر خیال رہے کہ میری بسر اوقات ہوسکے۔

اسپر بیوہ نے اپنی آنکھین بند کرلین اور ظلم یاد کرکے کانپنے لگی جو کسانون پر ہوئے تھے۔

مارشل نے کہا کہ تم اور کسی بات کا خیال نکرو جہانتک میرا قابو چلیگا مین اسبا تکو پورا کرونگا کیونکہ تم اس بات پر آمادہ معلوم ہوتی ہو تم اپنے کاغذات مجھکو دیدو۔ مین تم سے کچھ باز پرس نکرونگا۔

مارشل نے ان تمام معاملات کا بندوبست کیا جنسے سب راضامند ہون۔ گرمی کی شام کو یہ میڈم بگریانوف کے پاس گئی۔ یہ باغ مین بیٹھی سی رہی تھی اور لڑکی کو دیکھ رہی تھی کہ وہ گھانس مین کھیل رہی ہے بیوہ نے اونکو آتے اور ایک کاغذ ہاتھ مین ہلاتے ہوے دیکھا چاہا کہ اوٹھے اور جائے مگر طاقت نے یاوری نہ کی اوسوقت اپنی لڑکی کو بلایا اور استادہ ہوکر انتظار کیا تمام ہاتھ پانون مین رعشہ تھا۔

مارشل نے کہا کہ میڈم مین تمکو مبارکباد دیتا ہون کہ تمھارے کاشتکار آزاد ہوگئے اور تمنے بہت ہی اچھی بات کی۔

بیوہ نے کہا کہ خدا کا شکر ہے اب مین آرام سے سوونگی اور لڑکی کی طرف رجوع ہوکر بولی کہ تمھاری وجہ سے یہ منت مین نے مانی تھی کہ تمھاری عمر دراز ہو خداوند کریم

اور اسے میڈم مین تمکو یاد دلاتا ہون کہ تمتو بہت کچھہ آسودہ نہین ہو۔

بیوہ نے جواب دیا کہ ہان اس بات سے تو مین بخوبی واقف ہون لیکن مین اپنے بچے کی وجہ سے ایسا کرتی ہون میری اولاد اکثر ایام طفولیت مین مری مجھکو تو یہ خیال تھا کہ یہ لڑکی بھی مرجائیگی لیکن اب مین اسکے زندہ رہنے سے خوش ہون اب یہ اسقدر بڑی ہوئی اُس سے دریافت ہوتا ہے کہ بگریانوف کا خون اسمین نہین ہے۔

جس زمانے مین کہ یہ بیمار تھی اور معلوم ہوتا تھا کہ صبح شام یہ مرنے والی ہے اُس زمانے مین مین نے منت مانی تھی کیونکہ مجھکو معلوم ہوا تھا کہ جو بچے مرتے ہین وہ اپنے باپ کے گناہ کے باعث سے قضا کرتے ہین پس منت میری یہ تھی کہ اگر یہ لڑکی جی جائے تو جو کچھہ میرے شوہر نے برائیان کی ہین اُونکا مین بدل کرونگی پس اس سے بڑھکر مین کیا کرسکتی ہون کہ مین لوگون کو ایسی تکلیفین پہونچین اُونکو آزاد کرون۔

خیر بہتر ہے۔ لیکن اگر تمنے وہ زمین دیدی اور اُونکو آزاد کردیا تو تمھاری بسر اوقات کے لیے بہت ہی تھوڑی جائداد باقی رہجائیگی علاوہ اسکے تمھاری لڑکی ابھی بالکل بچہ ہے تم اُوسکے حصے کی لوگون کو آزادی نہین دیسکتی ہو تاوقتیکہ اُوسکے متولی اجازت ندین۔

بیوہ نے کہا کہ مین اس بات سے واقف ہون اور اپنا حصہ لوگون کو آزاد کرتی ہون میرا سا توان حصہ ہے یہ بات مین اپنی خوشی سے کرتی ہون یاد رکھو کہ مین نے منت مانی تھی اور اُسی سے لڑکی کی جان بچی اگر مین اس منت کو پورا نہ کرون تو یقین ہے کہ میری لڑکی میرے ہاتھہ سے جاتی رہیگی اتنا کہہ کر اُوسکا دل بھر آیا اور وہ رونے لگی کہ میری لڑکی میرے ہاتھہ سے جاتی رہیگی۔

زیادہ حاجت تھی۔

جرمی مایا نے گھبرا کر کہا کہ ہم لوگ خونی ہین۔ اب چوری کی حاجت نہین ہے۔ معمولی تحقیقات تو ہوئی مگر کچھہ دریافت نہوا۔

باب چہاردہم

میڈم بگریانوف نے جن لوگون کو منتخب کیا تھا اور جنمین وہ رہین اُونکی مہربانی سے میڈم بگریانوف کو دریافت ہوا کہ زمانے مین خوشی اور عیش بھی کوئی چیز ہے ہر شخص مسرور تھا سب طرف محبت خاندانی معلوم ہوتی تھی دنیا مین اسسے بہتر کوئی شئی نہین ہے کہ ایک خاندان کے ہر ایک آدمی خوشی اور خرمی اور محبت سے رہین۔ اسکا اثر ویسا ہی پڑتا تھا جیسا کہ خشک زمین پر تازہ تازہ اوسکا اثر پڑتا ہے۔

چھوٹی لڑکی کو شب و روز ترقی تھی اور کیون نہو وہ خوش و خرم بچپنمین کھیلا کرتی ایک دن یہ بیٹھی ہوئی اپنی بیٹی کو دیکھہ رہی تھی اسکے رخسارون کی رنگت گلاب کے پھول کی طرح ہوگئی تھی میڈم بگریانوف نے یکایک اُوس بات پر کمر باندھی جسکا کہ ایک مدت سے اُوسکو خیال تھا لہذا وہ مارشل کے پاس گئی اور بلا کسی تمہید کے اوسنے کہا کہ کیا ممکن ہے کہ مین اپنی رعایا کو آزاد کرون۔

مارشل کو نہایت حیرت ہوئی اُوس زمانے مین کسیکو یہ خیال نتھا کہ وہ اپنی رعایا کو آزاد کرے وہ نظیر جو گورنمنٹ نے قائم کی تھی اوسکے موافق لوگون نے بہت کم برتاؤ کیا کیونکہ زمیندارون کا فائدہ نہین تھا کہ گھر گھر ٹکس لگائین اور بیگار مین کام نکالین۔ مارشل نے کہا کہ تمنے اُونکا سابق کا قرضہ تو معاف کیا یہ تو تمنے بہت اچھا کیا

بیوہ فرسنگون ہوکر کہا کہ خدا کی مرضی پوری ہو۔ بچون مین تمھارا شکر یہ ادا کرتی ہون۔
یہ کہکر شال سے مُنہ لپیٹ لیا۔ پادری اسکو اپنے گھر لیگیا جب وہان پہونچی تو اسکی لڑکی آکر چمٹ گئی

بیوہ نے اسکو کلیجے سے لگا یا اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ ہم لوگ بچ گئے اور ایک دوسرے کے لیے ہین۔

ایک قاصد بہت جلد شہر کو بھیجا گیا اور شام کو وہ تابوت لیکر آیا جو سُرخ مخمل سے منڈھا ہوا تھا جنازے کی نماز بڑی دھوم سے ہوئی گویا کوئی نامناسب کارروائی نہین ہوئی تھی ماتمی دعوت نہین دی گئی کیونکہ گھر جلگیا تھا جب بگریانوف کے مرنیکی خبر سنی تو تمام کاشتکار آئے اور اُون سے دوستی کا اظہار کیا۔

دس میل اردگرد سے برابر نیوتے آئے اور ہر ایک بڑھ بڑھ کر چاہتا تھا کہ اس بیوہ کو لیجائے تاکہ تحقیقات کے وقت یہان اسکو دقت نہ پڑے اسلیے اوس مارشل کا نیوتہ جو اوس نواح کے رئیسون کا تھا قبول کیا۔

یہ مع اپنی بی بی اور بچون اور پوتون کے ایک نہایت خوبصورت ریاست مین رہتا تھا جو وہان سے ساٹھ ورسٹ کے فاصلے پر تھی۔

جب یہ دونون گاڑی مین سوار ہونے لگین جرمی مایا اسباب کا صندوقچہ لایا اور میڈم بگریانوف کو دیا اسمین اُنکے تمام زیورات تھے اور یہ کھنڈر مین ملا تھا جب یہ ٹھہری کہ شکریہ ادا کرے تو دیکھا کہ وہ اپنے گھر کی طرف چلا جاتا ہے جرمی مایا کے ہمراہ ایک کاشتکار آیا تھا۔

اُوسنے کہا کہ لازم نتھا کہ یہ صندوقچہ اُوسکو دیدیتے کیونکہ ہم لوگون کو اُسکی نسبت

مگر مجھکو تو خوف نہین ہے لیکن مالکنی تم امید نہین کر سکتی ہو کہ مالک زندہ ہے جیسا ہم پاوینگے ویسا تمھارے پاس لاوینگے۔

تم لوگ جاکر کچھہ پانی لاو تو آگ بجھا دیجاوے۔

اتنے مین جری مایا اپنی کلھاڑی سے برف کو کاٹنے اور راستہ بنانے لگا اور کھرپیان اور پانی کے ڈول بھی آنے لگے۔

پادری جانتا تھا کہ میڈم بگریانوف اوسکے گھر کو چلی جائیگی اور جب یہ کام ہو لیگا تو پھر آجائیگی۔

مگر اوسنے وہان سے جنبش کرنا بھی نہین پسند کیا سردی کے مارے کانپ رہی تھی اور دانت کڑکڑا رہی تھی گو بہت سے سموری کپڑے پہنے ہوے تھی ایک کرسی پر بیٹھہ گئی جو ایک ملازم لے آیا تھا اور آدمیون کا کام دیکھنے لگی۔

موضع کے تمام لوگ نہایت گرمجوشی سے کام کر رہے تھے جری مایا نے اون لوگون کے کان مین کچھہ پھونک دیا تھا جو کسیقدر سست کام کرتے تھے لہذا وہ بھی تیزی سے کام کرنے لگے تھے اسقدر برف کا پانی یہان لوگون نے ڈالدیا تھا کہ اگر بگریانوف جلکر نہ مرا ہوتا تو برف کے پانی مین ڈوب کر مرجاتا گھنٹون کی محنت کے بعد آگ اسقدر ٹھنڈی ہوئی کہ یہ کاشتکار کمرون تک جا سکے کچھہ دیر کے بعد جلا ہوا اسباب نکالا گیا اوسکے بعد کام ختم کیا گیا تہ خانہ گرا تھا کھڑا ہوا تھا اور وہان کوئلہ کی راکھ مین کچھہ ہڈیان اور کچھہ جلے ہوے گوشت کے ٹکڑے ملے یہی مالک کے جلنے کا نشان باقی رہ گیا تھا۔

میڈم بگریانوف نے کہا کہ کیا ہوا سب کاشتکارون نے متفقہ سر ہلا کر کہا کہ خدا اوسکو بخشے

کی کیا مرضی تھی یہ ایسی گرمجوشی سے کہا تھا کہ اُوسکو خود تعجب ہوا اور کہا کہ اب مین مالکنی ہون اور چاہتی ہون کہ فوراً یہ مقام صاف کیا جاوے۔

اِن باتون کو سُنکر کسیقدر لوگونکی زبان پر ناراضی کے کلمے آئے۔ لوگون نے کہا کہ مکان ابھی تک جل رہا ہے اِسکے اندر جانے سے جان کا خوف ہے ہم اندر نہ جائینگے۔

صحن مین کاشتکار جمع ہوتے جاتے تھے اور صدائے مخالفت زیادہ سُننے مین آتی تھی۔

میڈم بگریانوف کے مزاج مین جو دلیری تھی وہ جاتی رہی اُوسنے اِلتجا سے اپنا ہاتھہ آدمیون کی طرف پھیلایا اور کہا۔

میرے بھائیو اور دوست مین واقف ہون کہ یہ ایک بڑا ظالم مالک تھا مگر تم واقف ہو کہ وہ میرا شوہر تھا اور مین نے وعدہ کیا ہے کہ مرتے دم تک مین اِسکی وفادار رہونگی۔

یہ کہکر رونے لگی اُوسکو جسقدر اپنی وفاداری کا خیال تھا اُوسقدر اپنی جان کا نتھا سب لوگ اُوسمین جانے سے انکار کرتے تھے۔

ایک شخص نے بہ آواز بلند کہا کہ بیوقوف اگر کچھہ جانے سے ڈرتے ہو تو مین خود جاونگا۔

جری مایا آدمیون مین ہوکر آگے بڑھا ایک ہاتھہ مین اِسکے لکڑی تھی اور دوسرے ہاتھہ مین تبر تھا جب یہ میڈم بگریانوف کے پاس پہونچا تو اُوسنے تعظیماً اپنی ٹوپی اوتاری۔

میڈم ہم لوگ تمھاری تعظیم اور عزت کرتے ہین جو کچھہ حکم دوگی اُوسکی تعمیل کرینگے یہ بیوقوف مُردے سے ڈرتے ہین یہ کہکر اُوسنے کاشتکارون کی طرف اشارہ کیا

بڑی سختی ہے۔ پادری خاموش تھا اُوسنے خیال کیا کہ اگر بگر یانوف مرانہین تو بد لا لیگا کیونکہ پادری کو آتشزدگی کی کیفیت من وعن معلوم ہو گئی تھی اور یہ بھی دریافت ہو گیا تھا کہ کن لوگون نے یہ آگ لگائی ہے۔

بگر یانوف کی بیوی نے اس پادری سے کہا کہ مہربانی کرکے لوگون کو بلاؤ۔ کہ فوراً وہ آکر کام شروع کرین۔

یہ عورت جو اپنے شوہر کی حیات مین ازبس غریب ومسکین تھی اور اُوسکے ظلم سے مطلق سر نہ اوٹھا سکتی تھی فوراً حکومتانہ گفتگو کرنے لگی چند مرد اور عورتین صحن کے دروازے پر آئین تاکہ دیکھین کہ کیا ہوتا ہے یہ بیوہ تو جہانتک ہو سکا کھنڈر کے قریب گئی اور اُوس مقام کو کھڑی دیکھا کی غالباً جہان اُوسکا شوہر تھا جب اسکے پاس چودھری موضع کا آیا تو اسنے کہا۔

تمام مضبوط مضبوط آدمیون کو لاؤ اور کہدو کہ سب آئین اور وہ کدال اور کھرپیان اور کلھاڑیان اپنے ساتھ لائین یا جو آلہ مناسب سمجھین تاکہ مالک کا کمرہ صاف کیا جائے۔

کچھ کاشتکار جو اس جمعدار کے ساتھ گئے تھے اُونھون نے خوف سے ایکدوسرے کی طرف دیکھا۔

جی مین خیال کیا کہ اگر بگر یانوف مرا نہین ہے تو کیا ہوگا۔

لوگون نے اس بیوہ سے کہا کہ یہ آگ نمونہ قہر الٰہی تھی خدا کو منظور بھی یہی تھا کہ تم اور تمھاری لڑکی بچ جاوے اور اب تم خدا کے فضل سے یہان موجود ہو یہ تو صاف ظاہر ہے کہ مرضی خدا کی نتھی کہ مالک بچے جبکہ * * * * * *۔

میڈم بگر یانوف نے کہا کہ ہمارے لیے یہ مناسب نہین ہے کہ ہم جانچ کرین کہ خداوند کریم

سویل نے اُوس بڈھے کے ہاتھ کو بوسہ دیا جسنے مالک کے گھر مین آگ لگائی تھی۔ جری مایا نے دعا دی اور کہا کہ خداوند کریم تیرے ساتھ رہے اور دوسری دنیا مین ہم اور تم پھر ملینگے۔

سویل اپنے گھر گیا ایک جوڑا پُرانا بوٹ اور اپنا روپیہ پیسا ساتھ لیا اور اپنی گاڑی مین سوار ہوکر روانہ ہوا۔

دو درست گیا تھا کہ اسنے گھوم کر دیکھا اُوس مقام پر جہان آگ لگی تھی آسمان سُرخ ہو رہا تھا کبھی کبھی خفیف سی شعلے کی لپک بھی معلوم ہوتی تھی برف گر رہی تھی اور گھوڑے کی ٹاپون کا نشان اور پہیون کی لیک مٹتی جاتی تھی ہر ایک بات اسکی موزون تھی جو برف اسپر گرتی تھی وہ اسکو ہلا کر گرا دیتا تھا۔ یہ شہر مین قبل از روز روشن پہونچگیا اور اپنے دوست بساطی کو اُٹھایا چند باتون کے سمجھانیکی ضرورت تھی وہ سمجھا دی گئین اس شام کو سویل بساطی کی گٹھری کندھے پر رکھکر بطور بساطی کے روانہ ہوا۔

باب سیزدہم

جبکہ روز روشن ہوا تو بگریانوف کا مکان بالکل کھنڈر پڑا ہوا تھا۔ پادری اسکی بیوہ کو اوس مقام پر لیگیا جہان پر اسکا مکان تھا۔

اس بیوہ نے کہا کہ وہ دہانپر ہے یہ اشارہ اُوس کمرے کیجانب تھا جہان بگریانوف سویا کرتا تھا اور کہا کہ اسکو نکالنا چاہیے شاید وہ ابھی تک زندہ ہو۔

یہ کہکر کسیقدر تامل کیا اور سانس لی۔

اگر میرا شوہر زندہ ہے تو خیر ورنہ آخری رسوم کا برتاؤ اُوسکی لاش کے ساتھ ہونا چاہیے

ایک انمین سے بولا کیا ہی خوب آگ جلی تھی۔ دوسرا بولا کہ ہان خوب روشنی ہوئی تھی
جری مایا مکان پر پہونچا سویل ساتھہ تھا اوسنے سویل سے کہا کہ اب تم
کہان جاؤگے۔
اسنے جواب دیا کہ مین شہر کو بساطی کے پاس جاؤنگا ایک پروانہ راہداری کا اوسکے
پاس ہے۔
سویل نے کہا کہ تم کہان رہوگے۔
جری مایا نے جواب دیا کہ مین نہین رہونگا۔
کیا تمکو خوف نہین ہے۔
بڈھے نے کہا کہ مجھکو خوف کیا ہو تمام دنیا جانتی ہے کہ اتفاقیہ آگ لگی ہے۔
سویل نے کچھہ جواب ندیا۔ اپنے تبر کو دیکھہ رہا تھا اور اوسکے خون کو اپنے سمبوری
کوٹ سے پونچھہ رہا تھا۔
جری مایا نے کہا کہ تبر مجھکو دیدو جب مین اپنا تبر صاف کرونگا تو اوسکو بھی صاف
کرکے تمکو دیدونگا۔ بہتر ہے کہ تم جاؤ۔ تم ابھی نوجوان ہو جاؤ دنیا کو دیکھو مین بڈھا ہون
اگر مین گرفتار بھی ہو گیا تو کچھہ ہرج نہین ہے اب اکیلا ہون یہ جاکر اپنے چولھے کے
روبرو سونے کے لیے لیٹا۔
تھوڑی دیر کے بعد اسکو سویل نے پکارا اسنے کہا کہ کیا ہے۔
سویل نے کہا کہ تم مجھکو دعا دو تاکہ وہ سرزمین جہان مین جانے والا ہون میری
بہبود اور فلاح کا باعث ہو۔
جری مایا اوٹھا اور اوسنے صلیب کا نشان سویل پر بنایا۔

آگئی تھی آسمان سُرخ دکھائی پڑتا تھا یہ گویا اون اعمال بد کا پردہ تھا جو بگریانوف سے سرزد ہوئے تھے تمام ساکنین موضع جمع تھے عورتین اپنے شوہرون کے ساتھہ آئی تھین مگر کوئی بندوبست نہو سکتا تھا کہ اس آگ کو بجھا ئین۔

کچھہ رحم دل لوگ بھی تھے جب اُونکو معلوم ہوا کہ مالکنی اور چھوٹی لڑکی محفوظ ہے تو وہ خاموش ہو رہے تمام لوگون کو خوشی ہوئی جبکہ اُونکو معلوم ہوا کہ ایسے اظلم کے پنجے سے نجات ملی۔ کچھہ لوگ جو آخر مین آئے تھے اُونھون نے پوچھا کہ کیا مالک آگ کے اندر ہے جواب پایا کہ ہان تو خاموش ہو رہے۔

چھت رنگین تھی اوس تک آگ نہین پہونچی تھی یکایک وہ بھی جل اوٹھی۔ گویا اُوسمین رال بھری ہوئی تھی وہ خوب تیزی کے ساتھہ جلکر گرپڑی جب چھت گری تھی تو ایک بہت بڑی آواز ہوئی تھی برف آہستہ آہستہ گرنے لگی تھی سفید سفید ٹکڑے برف کے سفید کھیونکی طرح اوڑتے پھرتے تھے تھوڑی دیر کے بعد برف تیزی سے گرنے لگی لوگونکی آنکھون کے اوپر ایک پردہ سا پڑگیا تھا۔

ایک شخص نے اُوس گروہ مین کہا کہ اے بچو اب وقت آگیا ہے بہتر ہے کہ جاکر سو رہو۔ لوگ اپنے اپنے گھرون کو گئے اور عورت اور مرد جو ملازم تھے وہ بھی چلے گئے یہ لوگ اپنے گھرون کے جلنے کا افسوس کرتے تھے۔

ٹموتی نے کہا کہ خاموش تمکو اسقدر آج فائدہ ہوا کہ گو کیسے ہی تمھارے کپڑے جلگئے مگر تم کچھہ خیال نکرو۔

اس بات کو ہر ایک نے تسلیم کیا اور خاموش ہوا۔

جو کچھہ اس مکان کا باقی رہا تھا۔ وہ صرف ایک تو وہ جلی ہوئی خاک لکڑیون کا تھا۔ تین شخص اخیر وقت تک یہان کھڑے رہے۔

خیال تھا کہ اپنی مالکنی کو اوٹھا ئین۔
ٹموتی گھر مین گیا لیکن اسوجہ سے کہ اسکا ہاتھہ جلا ہوا تھا تیزی سے بڑھہ نہین سکتا تھا اور جسوقت تک کہ اسنے کچھہ کلوک جمع کیے کہ اونکو اوڑھا کر باہر نکالے یہ باہر آنے ہی کو تھا کہ دروازے مین بھی آگ لگ گئی اوسوقت اسکو خیال ہوا کہ اب سب جلین گے نہ مین بچسکتا ہون نہ مالکنی نہ اوسکی بیٹی سویل نے دریافت کر لیا تھا کہ کیا حالت ہے پس اوسی تبر سے جس سے مالک کو مارا تھا ایک کھڑکی توڑ کر اندر کود ا اور یہ خاص وقت پر پہونچا کیونکہ پردون مین آگ لگ چکی تھی اول تو اسنے لڑکی کی مان کو گود سے لیکر نیچے پہونچا یا پھر میڈم بگر یانوف کو نیچے اوتارا اوسکو غش آگیا تھا جون ہی تیسری مرتبہ یہ چڑھا تھا کہ ٹموتی کو بچالے کہ اسنے تامل کیا اور کہا کہ آیا ایسے شخص کو بچانا چاہیے جسنے بگر یانوف کے اکثر ظلم کے حکمون کی تعمیل کی ہے مگر پھر اونکو اوسکی حالت پر ترس آگیا کیونکہ یہ کوشش کر رہا تھا کہ اپنے ایک ہاتھہ سے نیچے اوترے خیر یہ چڑھا اور ٹموتی کو گود مین لیکر نیچے اوترا۔

چند کاشتکارون نے ترس کھاکر میڈم بگر یانوف اور اوسکی لڑکی کو پادری کے مکان پر پہونچا یا۔ پادری نے اوسکی تشفی کی جب اس بیچاری کی ذرا آنکھین کھلین تو اوسنے پہلے یہی کہا کہ میرے شوہر کو بچاؤ یہ وہی عورت تھی جسکی عمر مصیبت مین کٹی تھی پادری کوشش کر رہا تھا کہ اس بیچاری عورت بیوہ کے خوف کو کم کرے مگر کاشتکار صحن مین کھڑے ہوے گھر کا جلنا دیکھہ رہے تھے ہر ایک کھڑکی سے شعلے نکل رہے تھے چٹک چٹک کر چنگاریان مثل ستارون کے برف پر گر رہی تھین مطلق ہوا نہین چلتی تھی اس آگ کو ذرا بھی جنبش نتھی۔ برف پر جا بجا انگارے گرے تھے۔ اوس سے گلابی رنگت

آگ کے شعلے بلند تھے۔

اُٹھ گڈیان تاشون کی ویسی ہی میز پر رکھی تھین سویل نے اُونکو اُوٹھا اُوسی جلتی بلتی آگ مین پھینکدیا وہ تھوڑی ہی دیر مین سب جلکر خاکستر ہوگئین۔

سویل نے کہا کہ بس یہ کافی ہے۔ بہتر ہے کہ اب ہم لوگ دروازے کو بند کردین

گڈ بائی مالک۔

اِس طنزیہ رخصت ہونے کے بعد سویل نے دروازے کو دوہرا بند کیا اور زینہ پر سے کنجی کو باہر پھینکدیا۔

تمام کاشتکار صحن مین کھڑے ہوے بگریانوف کے کمرے کو دیکھ رہے تھے اور آگ کی نسبت کہہ رہے تھے کہ اب تیز ہوئی اور اب دھیمی ہوئی۔

تھوڑا تھوڑا دُھوان سبطرف کی کھڑکیون سے نکلنے لگا ٹموتی نے بھی اپنا کام خوب کیا تھا سب جگہہ جابجا لکڑیان اور چیٹپیان ٹھوس آیا تھا۔ سب جگہہ تیزی سے آگ لگنا شروع ہوئی۔

جری مایا نے کہا کہ لیڈی کی نسبت کیا کیا جاویگا کیا اُوسکو بھی چھوڑ دین کہ وہ بھی جلے

ٹموتی نے جو قریب کھڑا تھا کہا کہ وہ سب صورت سے محفوظ ہے اُوس مکان مین آگ ابھی تک نہین لگی ہے اور ہمکو لازم نہین ہے کہ اُوسکو جلد تر جگا ئین۔

سویل نے کہا کہ کچھہ ہرج نہین کنجی تو کھو گئی ہم کہہ سکتے ہین کہ بگریانوف نے اپنے تئین مقفل کر لیا تھا۔ جاؤ جلد تر جاؤ۔

حقیقت مین کچھہ وقت باقی نہین رہا تھا کیونکہ جو ملازم لڑکیان تھین وہ دھوین سے گھٹکر اِسطرح باہر نکلین جیسے خوف زدہ بھیڑین نکلتی ہین اِسحالت مین کسیکو یہ

نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور اُون تینچون کے لینے کے لیے جو منبر پر پلنگ کے قریب رکھے تھے ہاتھ بڑھایا لیکن قبل اسکے کہ اسکا ہاتھ اُون تینچون تک پہونچے سویل نے ایک ایسا تبر مارا کہ اسکا ہاتھ ہی کٹ گیا۔ یہ ہائے کہکر پیچھے گرا اور چیخا۔ کہ لوگ اسکی مدد کو دوڑین۔ یہ نہین معلوم کہ کسکا تبر کاری پڑا کیونکہ چھ تبر برابر اسپر پڑے تھے۔

اسکے بعد خاموش ہو گئے اور ہر ایک کاشتکار ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگا۔

بگریانوف بیحس و حرکت پڑا تھا خون پلنگ کی چادر سے ہو کر فرش پر بہ رہا تھا بڑے بڑے دھبّے زمین پر خون کے جم گئے تھے۔

اسمین ایک شخص بول اُوٹھا کہ جلدی کرو۔ آگ لاؤ۔

اُوسوقت اِن لوگون نے اسکی لاش پر کرسی کاغذ کتابین پردے وغیرہ سارا اسباب لا دایا انبار اسقدر اُونچا ہو گیا تھا کہ کمرے کی چھت نہین دکھائی پڑتی تھی ایک شخص اپنے ساتھ تھوڑی سی سوکھی گھانس لیتا آیا تھا۔ اُوسنے اسکو پلنگ کے نیچے رکھدیا۔

جری مایا نے سویل سے کہا کہ جیسے تو نے اول ہاتھ مارا تھا اور مجھکو نہین مارنے دیا اسیطرح اب مین پہلے آگ لگاؤنگا۔

سویل نے پیچھے ہٹکر کہا کہ ہان تم آگ لگاؤ۔

جری مایا نے دونون شمعون کو اُوٹھا لیا اور گھانس مین آگ لگا دی جیسے کوئی تنور مین آگ لگاتا ہو۔ تھوڑی دیر مین کمرہ دھوین سے بھر گیا اور آگ کے شعلے نکلنے لگے۔

خون برابر پلنگ کی چادر سے ٹپک رہا تھا زمین پر بھی بہت سا جمع ہو گیا تھا۔

جری مایا نے کہا کہ کھڑکیان کھول دو یہ پلنگ کے پاس ہی کھڑا تھا اور وہانسے نہین ہٹا تھا ایک کاشتکار نے کھڑکی کھول دی فوراً دھوان اور شعلے نکلنے لگے اب

اور بھائیون کو جلا وطن کیا ہر ایک شخص کے ہاتھہ مین ایک تبر اور ایک چھری تھی پلنگ کے پاس فڈوشیا کا باپ اور اُوسکا عاشق کھڑا تھا دونون غضب کی نگاہ سے دیکھہ رہے تھے ایک آدمی پیچھے شمعین روشن کر رہا تھا تاکہ روشنی مین صاف دکھائی پڑے۔

اب بگریانوف کو بالتحقیق معلوم ہوا کہ یہ خواب نہین ہے وقت آگیا بارہا اِس سے لوگون نے کہا تھا کہ کاشتکار ہی اِسکو قتل کرینگے اور جنرل کے اخیری الفاظ اِسکو یاد تھے جسنے کہا تھا "افسوس ہے کہ اُونھون نے تمکو مارا نہین اگر مار ڈالتے تو بہتر تھا"

بگریانوف نے جیسے کوئی دعا مانگتا ہو۔ ہاتھہ پھیلا کر کہا کہ مجھپر رحم کرو۔

جری مایا نے اِسکی طرف دیکھکر کہا کہ اے کُتّے میری بیٹی نے تجھسے التجا کی تھی اُوسپر تو نے کیا رحم کیا۔

بگریانوف افسردگی اور خوف سے بولا کہ مین نے توسویل کو معاف کر دیا تھا

سویل نے خاموشی سے جواب دیا کہ اُوسنے تو مجھکو معاف نہین کیا تو نے میری منسوبہ کو مارا ہے وہ مجھکو جان سے زیادہ عزیز تھی۔ اب تو اِسکے بدلے مین ضرور مارا جائیگا۔

بگریانوف بولا کہ مین اپنا تمام روپیہ دیدونگا اگر تم صرف میری جان بچا لوگے

اِسکی زبان خوف کیوجہ سے اِسقدر خشک ہوگئی تھی کہ اُوسکے مُنہ سے صاف الفاظ نہ نکلتے تھے۔

سویل نے کہا سنو مالک۔ ہم سب لوگ یہان موجود ہین اور تم سمجھتے ہو کہ ہم یہان کیون آئے ہین۔ ہم تمکو مارنے آئے ہین۔

جری مایا نے کہا کہ تمھاری بُرائیون کا پیالہ آج لبریز ہوا خداوند کریم سے دعا کرو کہ تمکو معاف کرے اب تم کسیطرح اپنے تئین نہین بچا سکتے۔ بگریانوف فوراً گھٹنے ٹیک کر

غصہ کسیقدر فرو ہو گیا تھا کیونکہ اسنے اپنے بڑے بڈھے ملازم کے کندھے پر کھولتا ہوا پانی ڈالا تھا جسنے کہا تھا کہ **فڈوشیا** نے اپنے تئین عمداً مار ڈالا ہے مگر تاہم خاطرخواہ تسلی نہین ہوئی تھی یہ اکثر تاش کھیلا کرتا تھا اُوسدن ایک گڈی تاش سے اسکو تسکین نہین ہوئی تھی تو پانچ چھ گڈیون سے کھیلا تھا اور سب میز پر رکھی ہوئی تھین۔ یہ تمام تاش اسنے اسلیے قریب رکھ لیے تھے کہ جب صبح کو آنکھ کھلیگی تو اُوسکو دیکھکر دل خوش کرونگا کہ اس سے کیسی بازیان جیتی ہین خوب غافل سو رہا تھا اُوسوقت دفعتہً دروازہ ایک خاموشی سے کھولا گیا کیونکہ **ٹموفی** نے اسکی چوبون مین پہلے ہی سے خوب ساتیل لگا دیا تھا کہ آواز نہو۔

ایک ایک کاشتکار اندر داخل ہوا جب سب پہونچ گئے اور کمرہ بھر گیا تو سب چُپ چاپ کھڑے ہو گئے **بگریانوف** یکایک اپنے پلنگ پر چونکا سوتے سے چونک پڑنیکی تو اُسکی ایک لازمی عادت تھی کیونکہ اُوسکو ہمیشہ خیال رہتا تھا کہ مظلوم انتقام ضرور ہی لینگے اُوسوقت نہایت خوفناک صورتین اسکو دکھائی دیتی تھین جو نگاہ غضب آلود سے اسکو دیکھ رہی تھین اکثر اسنے خواب مین یہ بھی دیکھا کہ **الیونچا** کی پھانسی اسکے گلے مین پڑی ہوئی ہے لیکن جب چونکا تو خواب معلوم ہوا یا جب کبھی صلیب کا نشان اپنے اوپر بنا لیتا تو وہ خیالات معدوم ہو جاتے تھے کروٹ لیکر پھر سو رہتا تھا مگر اس رات کو اسکو معلوم ہو گیا کہ مین خواب نہین دیکھتا درحقیقت عالم بیداری ہے لہذا یہ چونک کر اوٹھا اور کمال حیرت سے اپنی آنکھین کھولین۔

اور اسنے اپنے جی مین کہا کہ ہان یہان سب موجود ہین جنکو مین نے ضرر پہونچایا ہے اور وہ لوگ بھی ہین جنکی بہوؤن اور بیٹیون کو مین نے بے عزت کیا اور انکے بیٹون

کی تھی جو انڈھیرے مین بیٹھا ہوا تھا۔

جری مایا نے اُسوقت لوگون سے کہا کہ جسنے لوگون کو تلوارون سے مارا ہی وہ بھی تلوارون سے مارا جاے۔

اُسوقت سویل نے اپنے دانت بند کرکے کہا کہ آج رات کو ایسا ہونا چاہیے۔

جری مایا نے آہستہ سے کہا کہ ہر ایک شخص کے پاس تیر ہونا چاہیے اور رات کے وقت ایسا ہونا چاہیے۔

آدھی رات کو تم سب آؤ اور کیفیت دیکھو کہ کسطرح جلتا ہے مین گھر مین آگ لگا دونگا

جری مایا نے کہا کہ مالکنی اور چھوٹی لڑکی کے واسطے کیا ہوگا۔

ٹوتی نے کہا کہ وہ پادری کے ہان چلی جائینگی اور مین جگا دونگا۔ پادری کے مزاج مین شرارت نہین ہے۔

باب دوازدہم

بگریانوف کی گھر کے تمام لوگ سو رہے تھے بالکل خاموشی تھی اور جو برف گری تھی اُس سے راستے سفید ہو رہے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان گویا ایک چادر ہے جو انتشنی نے کی چھت پر لگی ہوئی ہے۔ دیوارون پر برف کثرت سے جمی ہوئی تھی گویا اوسکا ارادہ تھا کہ بالکل مکانون کو ڈھانپ لے سناٹا ہوا تھی اور موضع کے کسی مکان مین چراغ نہ جلتا تھا بگریانوف کے مکان کی دو کھڑکیون سے خفیف سی روشنی نمودار ہوتی تھی اور ایک شمع حضرت مسیح کی تصویر کے سامنے روشن تھی کمرے مین بگریانوف سو رہا تھا یہ اپنے تئین خوب محفوظ سمجھتا تھا کمرے کے دروازے بند تھے اور باہر گارد تھا اسکا صبح کا

پاس گیا تو میرا کندھا پکڑا اور اسطرح مضبوط میرا کندھا پکڑا تھا جیسے کوئی سنسی سے پکڑتا ہے اور اُوس چاے دان کا پانی ڈالنا شروع کیا اور اُوسوقت تک ڈالا کیا جبتک کہ پانی ختم نہوا۔ اے بھائیو اُوسوقت کسقدر درد تھا۔ مین اپنے گھٹنون پر کھڑا ہو گیا اور توبہ توبہ کرتا تھا اور واویلا مچاتا تھا مگر کوئی رہائی کی صورت نتھی۔

سویل نے کہا کہ مالکنی کہان تھی اُوسنے کیا کہا۔

وہ بگریا نوف کے قدمون پر گری اور کہا کہ اسکو چھوڑ دو اور مجھکو جلا دو اُوسکو دھکا دیا وہ پیچھے گری اور اُوسکو غش آ گیا۔

یہ سُنکر کاشتکارون نے ٹھنڈی سانسین بھرین سب نے کہا کہ کیا ہی غضبناک وحشی جانور ہے۔

سویل نے تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ تم یہان کیون آئے ہو۔

ٹموتی نے کہا اسواسطے تاکہ تم مدد کرو۔ تو مین بدلا لون اکیلا کچھ نہین کرسکتا ہون مگر مین بدلا لونگا اور مجھکو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مالک سے تم لوگون کو بھی بہت کچھ باز پرس کرنا ہے۔

اُوسوقت ہر ایک کے مُنہ سے غضب کا نعرہ نکلا۔

ہر ایک شخص نے اپنی اپنی تجویز ظاہر کی اُوسوقت ٹموتی نے کہا کہ مین پھانسی پر بھروسہ نہین کرتا کیونکہ جبتک وہ بُول سکتا ہے ضرور پھسلا لیگا۔ اُوسکی باتین میٹھی میٹھی ہین چھری یا تیر سے کام لینا چاہیے۔

خون تو نکلیگا ایک شخص اُنمین سے بول اوٹھا۔

اُوسوقت ایک انتظار ٹموتی کے جواب کا تھا۔

مکان جلا دیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ ایک اتفاق ناگہانی ہو گیا۔ یہ رائے اُوس شخص

چاے گرم کرکے چاے دان لایا تو اوسنے کہا کہ اسکا پانی تو کھولتا نہین ہے اے بھائیو یہ جھوٹ تھا پانی تو خوب کھولتا تھا۔

ٹموتی نے اس بات کی صداقت کیلیے اپنے اوپر صلیب کا نشان بنایا جب صلیب کے نشان بنانے کے لیے ہاتھ اوٹھایا تھا تو بہت چیخا تھا اور ایسی تکلیف اوسکو ہوئی تھی کہ بہ خاموش بیٹھا رہا۔

پانی کھولتا تھا برابر دھوان نکلتا تھا علاوہ اسکے چاے دان کے نیچے انگارے سُلگ رہے تھے مین چاے دان کو لے گیا اور سُلگے ہوے کوئلون پر اوسکو رکھا اور پھر لایا جسوقت دوبارہ لایا تو اوسوقت پانی کھولتا ہوا ڈھکنے اور ٹونٹی کی راہ سے نکل رہا تھا جب اسکو واپس لیگیا تھا تو بگریانوف غضب کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا اوسکی غضب کی نگاہ مشہور ہے مین تو بیس برس سے اوسکا ملازم ہون۔ مین خوب جانتا ہون۔ اوسوقت خوف کے مارے بھول گیا اور مجھکو نہ معلوم ہوا کہ مین کیا کرتا ہون یعنے چاے دان کا منہ دوسری بجانب تھا۔

اوسوقت اوسنے مجھسے کہا کہ کیا تو چاے دان رکھنا اپنی مالکنی کے سامنے بھول گیا تھا یہ دانت پیسکر کہا تھا۔ کیون نہ بھولے جبکہ تو نوجوان لڑکیون سے قہقہہ اوڑاتا ہے۔ اسیوجہ سے تیرے دماغ مین فرق آگیا ہے۔

اسکے بعد اوسنے کہا کہ سیدھی طرف گھوما کر رکھ مین نے اوسکو سیدھا رکھا پانی اوسوقت خوب کھول رہا تھا چھینٹین اوڑ اوڑکر پڑتی تھین بگریانوف نے اوسوقت کہا کہ تو اپنی آستین اوٹھا۔ مین تیرا کندھا دیکھنا چاہتا ہون مین نے فی الفور اپنی آستین اوٹھائی یہ کہکر اوسنے ایک آہ سرد بھری اور کہا کہ کاش اوسوقت مین بھاگجاتا خیر جب مین اوسکی

طلب کیا جو قریب رہتی تھی اور لوگون کے زخمون کی مرہم پٹی کیا کرتی تھی اُوسنے فوراً ایک کپڑا تیل مین بھگو کر اُوسکے پٹی باندھی - تازہ تازہ گوشت لٹک رہا تھا ہاتھ بالکل اُبل گیا تھا اِسنے کہا کہ ناخن تو اِسکے جاتے ہی رہینگے اور کیا عجب ہے کہ سارا ہاتھ ہی نکما ہو جاوے جبکہ ٹموتی کے ہاتھ کی مرہم پٹی ہو گئی تو جِری مایا نے اس دائی کو رخصت کیا -

جری مایا نے کہا کہ اب مجھسے بتا کہ یہ کیونکر ہوا - ٹموتی نے جام برانڈی کے نوش کیے تاکہ درد کو کسیقدر افاقہ ہو -

ٹموتی نے کہا کہ مالک مجھسے اِسلیے ناراض ہوا کہ مین نے فڈوشیا کو اُوسکے پاس جانے سے روکا تھا -

سویل نے کہا کہ کیا درحقیقت تمنے ایسا کرنا چاہا تھا -

ہان مین نے دیکھا کہ وہ ایسی مسکین اور خوبصورت ہے تو مجھکو افسوس ہوا اُوسنے مجھسے استفسار کیا تھا کہ کیا مین مالک کو دیکھ سکتی ہون وہ چاہتی تھی کہ تمھاری عفو تقصیر کے لیے مالک سے التجا کرے مین نے اُوس سے کہا کہ تو چلی جا جب وہ واپس جانے لگی تو اُوسوقت یہ کافر کھڑکی مین آیا اور اُوسکو اندر بُلایا اُوسکے بعد تم جانتے ہو کیا ہوا اور مین بھی جانتا ہون کہ کیا ہوا - مالک اِسی وجہ سے مجھسے ناراض ہوا - مین چاہتا تھا کہ فڈوشیا وہان سے چلی جاوے - آج صبح مجھسے اُوسنے دریافت کیا کہ فڈوشیا نے کیونکر قضا کی جو کچھ مین نے اُوس سے کہا اُوس سے اور بھی اُوسکو سخت ناراضی ہوئی - اُوسکے بعد اُوسنے مجھکو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو کہ موضع مین کیا خبرین ہین مین نے کہا کہ لوگ اُوسکے مرنے سے افسوس کر رہے ہین اِس سے وہ بہت ناراض ہوا - شام کو جب مین

جب یہ جرمی مایا کے روبرو آیا تو تکلیف سے اسکو غش آگیا اور جو بنچ پڑی ہوئی تھی اوسپر نعرہ مار کر بیٹھ گیا۔

فوراً ایک جلی ہوئی چیر کی لکڑی اوٹھا کر دیکھا کہ کون شخص ہے معلوم ہوا کہ بگریانوف کا ملازم ہے۔

دیکھتے ہی لوگون نے تنفر سے ایک نعرہ مارا۔

اور کہا کہ تو اے کتے یہان کیون آیا۔ کیا تو یہان اسواسطے آیا ہے کہ ہمکو دیکھے اور اسطرح تو اوسکی خوشنودی مزاج حاصل کرے اسطرح پر چارون طرف سے کوسنے اور گالیان برسنے لگین اور یہ بیٹھا ہوا کراہ رہا تھا جب ارادہ کیا گیا کہ اسکا کندھا پکڑ کر باہر نکالدین تو اسنے ایک چیخ ماری۔

اے بھائیو مین خدا اور مسیح کے لیے انصاف چاہتا ہون انصاف کرو۔

اوسوقت دریافت ہوا کہ اسکا داہنا ہاتھہ بیحس و حرکت لٹک رہا ہے۔

اوسوقت جرمی مایا نے اس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے۔ تم سب اسکو چھوڑ دو۔ یہ میرا مہمان ہے۔

سب لوگ ہٹ گئے ٹموتی نے کراہ کر اپنا بایان ہاتھہ اوٹھا کر داہنے ہاتھہ کیطرف اشارہ کیا جو کہ کاندھے سے اونگلیون کی پورون تک ایک آبلہ ہوگیا تھا اور جابجا سے کھال بھی لٹک گئی تھی۔

سویل نے غصہ کی نگاہ سے دریافت کیا کہ یہ حرکت کسنے کی۔

اسنے جواب دیا کہ اوس بھیڑیے بگریانوف کے سوا اور کون یہ کرسکتا تھا پھر لوگ بگریانوف کو کوسنے اور اوسکے ظلم پر نفرین کرنے لگے جرمی مایا نے اوس دائی کو

عداوت ہے مگر ایسے لوگ جو دوسری جگہہ ہین اُونکو کاشتکار ایسی غضب کی نگاہ سے دیکھتے ہین ہم اُوسی بگریانوف کے باعث عداوت کرتے ہین جو اسقدر شریر وظالم ہے خداوند کریم کیجانب سے بھی ہمارے ایمان مین فرق آتا ہے۔ اسکے بعد اُوسنے آسمان کی طرف سر اُوٹھایا اور کہا کہ اے خداوند کریم توہی اِن گنہگار الفاظ کا جو زبان سے نکلتے ہین معاف کرنیوالا ہے یہ تمام گناہ اور مصیبتین ہماری بگریانوف کے ذمے رکھہ۔

کل جلسے نے ایک ایسی ٹھنڈی سانس بھری جیسے کہ طوفانی سمندر بھرتا ہے۔

جب جبری مایا یہ کہکر بیٹھہ گیا تو سویل اوٹھا۔

اِسنے اپنی نوجوان صاف آواز سے کہا کہ ہم لوگون نے بڑی تکلیف اُوٹھائی ہے مین تو قسم کھاچکا ہون کہ مردے کا بدلا لونگا۔ ہمارے بھائیون نے بڑی غلطی کی۔ ناحق اُوسکی جان بچائی۔

اونکو لازم تھا کہ خوب پھانسی کو تنگ کر دیتے جبکہ وہ اُونکے قبضے مین تھا مگر ابکی وہ نہین بچیگا کیون کیا بچ جائیگا۔

اِس بات کو سنکر ہر ایک شخص کو خوشی ہوئی اور ہر شخص کو یہ معلوم ہوتا تھا گویا اُوسکا ہاتھہ مالک کے ٹیٹوے پر ہے۔

اُوسوقت اندھیرا ہوگیا تھا عورتین چیڑ کی لکڑیان جلانے آئین یہ لکڑیان مشعل کیطرح جلنے لگین۔ اِنکے جلنے سے خوشبو پھیل گئی اُوسوقت اِسکی روشنی سے اور بھی چہرے اُون کاشتکارون کے غضبناک معلوم ہوتے تھے۔ یکایک دروازہ کھلا اور ایک شخص لوگونکو ہٹاتا ہوا اُوس مقام پر آیا جہان جبری مایا کھڑا ہوا تھا۔

اسکے بعد کوئی علامت خوف کی نرہی وہ غول بھیڑیون کے غول کی طرح مسکین تھا بدلا لینے والا فرشتہ یہان موجود تھا اور بدلا لینے کا وقت بھی قریب تھا۔

جری مایا نے کہا کہ وہ قاتل ہے اور اُوسنے یہ حرکت اول ہی مرتبہ نہین کی بلکہ اُوسنے ہمارے بھائیون کو مارا اور اُونکو سیبریا بھیجدیا جسکو تین مہینے ہوے تم لوگون نے کیا اُوس بید کو بھولا دیا جو اُونکی پیٹھ پر پڑتا تھا اور اُوس سے سنسناہٹ کی کیسی آواز آتی تھی۔ کیا تمنے اُون خون کے فوّارون کو فراموش کر دیا جو اُونکی پُشت سے جاری تھے اور وہ گاڑیان جو سوار کر کے اُونکو مشرق کیجانب لے گئین کیا تمکو اُونکی یاد نہین کیلا بیوہ عورتین اور یتیم بچے اپنے شوہرون اور اپنے باپون کو یاد نہین کرتے ہین۔ تم نہین جانتے ہو کہ اُوسمین سے کچھ لوگ جو روانہ ہوئے تھے مر گئے ہونگے اور جو لوگ زندہ ہین وہ بھی اپنے اپنے وطن کی جدائی مین مرجاوینگے۔ ہم کبھی نہین جان سکتے کہ آیا زندہ ہین یا مر گئے۔ اور کوئی اونکے مرنے کے بعد اُونکے مرنیکی دعوت نکریگا۔

پھر برانڈی کے جام کا دور شروع ہوا اور فڈوشیا کی یادگاری ہوئی۔

جبکہ لوگ خاموش تھے اُوسوقت جری مایا نے کہا کہ وہ لوگ جو راستون پر یا دور کسی سرزمین پر مرے یا جو لوگ آئندہ مرینگے اُون سب لوگون نے اس ہاتھ سے قضا کی اور کرینگے جس ہاتھ سے میری بیٹی نے قضا کی۔

بگریانوف نے ہمارے موضع کو تباہ کیا۔ ہم لوگ نمین آدمیت نہین رہی تمام گرد و نواح کے لوگ ہمکو بھیڑیا کہتے ہین حقیقت مین ہم لوگ وحشی جانور سے بھی بدتر ہین۔ ہمکو تمام آدمیون سے عداوت ہے یہ کہکر دانت پیسے اور کہا کہ ہان ہمکو تمام رئیسون اور اُونکے ایجنٹون اور سپاہیون اور قانون دانون اور افسران عدالت سے

بعض لوگ جنکو برانڈی کا نشہ زیادہ ہو گیا تھا غصے مین بھرے بیٹھے تھے۔

جرمی مایا نے کہا یہ کیونکر ہوا کہ ایک خوبصورت نوجوان لڑکی نے اپنے تئین دریا مین ڈبو دیا اور اپنے بڈھے باپ کو تنہا اس دنیا مین چھوڑ گئی کیا نوجوان لڑکیان معمولی طور سے اسطرح کا مرنا پسند کرتی ہین مین تمسے دریافت کرتا ہون کہ کیا یہ بات ذاتی ہے کہ جب نوجوان لڑکی کے سامنے اُوسکا منگیتر آئے تو وہ اپنا مُنہ چھپا لیتی ہے اور ایک نعرہ مارتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ تو مجھکو مت چھو اور جب زیادہ موجب حجاب کا ہو تو وہ دریا مین ڈوب مرے یہ بات ذاتی نہین ہے کہ بلا وجہ وہ ایسا کرے یہ اُوسنے نہایت غصہ سے باواز بلند کہا اور لکڑی کو زمین پر مارتا تھا۔

یہ سب لوگ اُوسوقت چونکے۔

میری بیٹی نے قضا کی اور چارون طرف غصہ کی نگاہ کرکے کہا کہ اوسنے بوجہ مالک کے قضا کی۔ اسکو اتنی بھی شرم و حیا نہین ہے جتنی کہ ایک کمبخت کتّے کو ہوتی ہے۔ اسصورت مین ممکن نتھا کہ وہ اپنے عاشق سے چار آنکھین کرے اور نہ ممکن تھا کہ اپنے بڈھے باپ کے مکان کو واپس آئے پس اُسنے اپنے تئین دریا مین ڈبو دیا کیا اب کوئی آکر کہہ سکتا ہے کہ تمھاری بیٹی نے جو اپنے تئین مار ڈالا ہے تو گناہ کیا ہے اگر مجھسے کوئی ایسا کہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ میری بیٹی نے گناہ نہین کیا وہ نہین ہے جسنے کہ اپنے تئین مارا ہے بگریانوف نے اُسکو مارا ہے اور بگریانوف ہی اُوسکا قاتل ہے۔

اس بڈھے شخص نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور اپنی لکڑی کو گھوما یا اور زور سے لکڑی کو زمین پر دے مارا۔ اُوسکو دیکھکر سب موجودین اِستادہ ہوے اور ایک آواز سے کہا کہ بیشک وہ قاتل ہے۔

کوئی طوفان ضرور آنیوالا ہے یہ کاشتکار معمولی دعوت خاموشی کے ساتھ کھا رہے تھے جسمین کہ اُبلے ہوے انڈے اور چاول ہوتے ہین۔

عورتون کے لیے دوسرے جھوپڑے مین دعوت کا سامان مہیا کیا گیا تھا برانڈی کا جام خوب چل رہا تھا اور خاموشی رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی تھی جابجا لوگ گفتگو کرنے لگے تھے لیکن یہ گفتگو کچھ گرمجوشی سی نتھی ہر ایک شخص اوپری دل سی باتین کرتا تھا لوگ جانتے تھے کہ خواہ مذاق سے گفتگو کیون نہ کیجاے مگر کوئی لطف نہین ہے سب انتظار مین تھے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ سہ پہر اسی فکر مین گذرے۔ شام ہونے آئی مغرب کا وقت قریب تھا اُوسوقت فڈوشیا کا باپ گفتگو کرنے کے واسطے اوٹھا جسوقت اسکی آواز سننے مین آئی فوراً سب لوگ خاموش ہوگئے اور ہر ایک شخص کا خیال اسکی گفتگو کی طرف رجوع ہوا۔

جری مایا نے کہا میرے بھائیون ایک اولاد میرے باقی رہی تھی اُوسکو بھی مین نے کھو دیا تمنے اُوسکو دفنا دیا اُسکی یاد تم لوگون کو ہمیشہ رہیگی حسب معمول موجودین نے کہا کہ ہان۔ اُسکی یاد ہمیشہ رہیگی اور پھر خاموش ہوگئے۔

میری فڈوشیا نے کبھی کسی جاندار شئے کو نہین ستایا تھا جبکہ یہ کہا تھا تو اُس بڈھے کی آنکھون مین آنسو بھر آئے تھے وہ ازبس حلیم الطبع اور پاک و صاف تھی تملوگ واقف ہو کہ اُوسکی نسبت اس نوجوان شخص سے ہوئی تھی یہ کہکر سُوئیل کی طرف جو اُوسکے داہنی جانب بیٹھا تھا اشارہ کیا اُوسکی شادی اس سے ہو جاتی اور وہ عمدہ نیکبخت بیوی بنتی وہ ایک نوجوان اور مضبوط لڑکی تھی اب یکایک اُوسنے قضا کی یہ کیونکر ہوا۔

یہ سوال کرکے چارون طرف موجودین کیجانب دیکھا سب لوگ خاموش بیٹھے ہوے تھے

عمدہ لباس پہنایا گیا تھا اور اُوسکا مُنہ آسمان کی طرف کر دیا گیا تھا وہ اِن لوگون کا نشان تھا جسکو لیکر یہ لوگ جنگ کے واسطے بڑھینگے اور کچھ رومن کیتھلک ہی کے لوگ نتھے جسنے ایک عورت کی لاش کو دیکھکر جنگ کی تھی بلکہ اور لوگ بھی لڑے تھے۔

جنازے کی نماز خاموشی سے ختم ہوئی سویل جری مایا اور دیگر کاشتکار اِس تابوت کو گرجا گھر سے باہر لے گئے۔ جون ہی فڈوشیا کی لاش گرجا گھر سے باہر گئی گھنٹے بجنا شروع ہو گئے بگریانوف کو گھنٹے کی آواز سنکر غصہ آتا تھا قبرستان وہان سے قریب تھا بہت سی یہاں پُرانی پُرانی قبرین تھین اور جنگلی گلاب کے پھول لگے ہوے تھے۔

تمام پہاڑیان اور اُونچے ٹیلے وغیرہ برف سے بھرے ہوے تھے صرف فڈوشیا ہی کی قبر ایک سیاہ گڑھا معلوم ہوتی تھی کیونکہ چارون طرف سفید سفید برف پڑی ہوئی تھی۔

جب یہ تمام لوگ تابوت لیکر پہونچے اور قبر مین رکھا تو پادری نے ایک مُٹھی بھر خاک اِس کھلے ہوے تابوت مین ڈالی۔ جری مایا اور سویل آگے بڑھے اور جھکے کہ آخر وقت اُسکا چہرہ دیکھین اُوسکے بعد دیکھنا تابوت کا بند کیا گیا اور مٹی پڑنا شروع ہوئی تھوڑی دیر کے بعد قبر بھر کر زمین برابر ہو گئی اور کچھ بھی نتھا۔

جری مایا نے اُن لوگون کو نیوتا جو کہ موجود تھے کہ ماتمی دعوت کھائین خاموشی سے یہ اُونکے ساتھ گئے ہر ایک کو خیال تھا کہ کچھ نہ کچھ ہونیوالا ہے۔

باب یازدہم

جنازے کی دعوت نہایت خاموشی کے ساتھ شروع ہوئی پادری کو بھی جری مایا نے اِس بہانے سے نیوتہ دیا تھا کہ میری بیوی بیمار ہے وہ مثل اور لوگون کے واقف تھا کہ

ہان پادری بھی ہے جسنے اس لڑکی کو بڑے جلوس سے دفنایا ہے اُوسکو بھی سزا ملنی چاہیے۔

بگریانوف کھڑا ہوا تھا آخرکار گھنٹہ بجنا موقوف ہوا اس خاموشی سے اُوسکو ایک بہت بڑی اعانت ملی اور یہ آمادہ ہوا کہ کسیطرح پر سزا دینا چاہیے اور جو کچھ غصہ اسکے مزاج مین تھا وہ دور ہوا۔

یہ اپنی کرسی پر بیٹھا اور میز کے ایک پرزے کو کھینچکر ایک چٹھی نکالی جو آرکنسب کے نام لکھی تھی اوسکو کھولکر اسنے اپنے آگے رکھا اور چرٹ اپنا سلگایا اور چٹھی کو پڑھنے لگا کہ اسمین کیا لکھا ہے مگر ایک لفظ بھی نسمجھا۔

فڈوشیا کا دھوم دھام سے جنازہ اوٹھا اور یجز شیر خوار بچون کے موضع مین کوئی نتھا سب اسکے جنازے کے ہمراہ گرجا گھر مین تھے۔

فڈوشیا کے باپنے چاہا تھا کہ ایک بہت بھاری نماز پادری پڑھائے اور پادری نے اوسکی درخواست اپنی ذمہ داری سے قبول کی تھی۔ پادری واقف تھا کہ اُوسکی نوکری جاتی رہیگی جو بچہ پیدا ہوا تھا وہ بھی دن بدن تندرست ہوتا جاتا تھا۔ بگریانوف اگرچہ ظالم تھا مگر وہ پادری کو کم ازکم ایک مہینہ تک نکال نہین سکتا تھا اُوسکو پروا نتھی کہ کہان پر بھیجا جاؤنگا اسبات پر بھی آمادہ تھا کہ اگر سیبریا بھی بھیجیگا تو وہان جاؤنگا اسکو دولت کی پروا نتھی بہرحال اپنے بی بی بچون مین خوش تھا۔

جب یہ پادری جنازے کے قریب کھڑا نماز پڑھ رہا تھا تو اسقدر موضع والے اسکے گرد جمع ہوے تھے کہ باوجود موسم سرما کے گرمی معلوم ہوتی تھی۔ آدمی گو نماز مین مشغول تھے مگر خوب جانتے تھے کہ ضرور بد لا لیا جائیگا۔ جو لاش اس مری ہوئی لڑکی کی تھی اُوسکو عمدہ سے

بڑے رئیس کو افسوس سے کیا کام تھا

گھنٹہ پھر بجنے لگا۔ جنازہ گرجا گھر سے قبرستان کی طرف چلا۔

یہ جی مین سوچتا تھا کہ کسینے مجھکو کیون اطلاع نہین دی کہ کیا ہوا کیونکہ یہ بات تو ایسی تھی جسکی طرف اسکا خیال بہت کچھ رجوع تھا کیون یہ خرابی کی بات احتیاط سے اوس سے پوشیدہ رکھی گئی تھی کیا لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ موجب میری ناراضی کا ہوگا لڑکی نے اپنے تئین ڈبو دیا مین ناراض کیون ہوتا۔ میرا قصور کیا۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرا قصور ہے اگر کسینے ایسا کیا تو در اصل خوب کارروائی کی۔

بگریانوف دروازے کے قریب ٹھہرا گویا باہر جاتا تھا۔ گرجا گھر کا گھنٹہ افسوسناک طور سے بج رہا تھا اور اوسکی صدمہ انگیز آواز آرہی تھی۔ بگریانوف پھر آیا اور کمرے مین ٹہلنے لگا اور دلمین کہنے لگا۔

میرا قصور کیونکر ہوسکتا ہے اس خاص مقدمہ مین بہرصورت مجھپر کوئی تہمت نہین لگا سکتا وہ اسلیے آئی تھی کہ اوسکے عاشق کو چھوڑ دون اور سپاہیون مین بھرتی کرکے بھیجون اسصورتمین مین اوسپر زیادہ تر عاشق تھا اور وہ تو صرف اوسکا منگیتر تھا پس اسکو یقین ہوگیا کہ یہی اوسکا عاشق تھا اسنے کہا کہ کسی صورت سے مجھپر تہمت نہین لگائی جاسکتی کچھ حاجت نتھی کہ اسطرح پر وہ اپنے تئین ضایع کرتی۔ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مجھپر تہمت لگائی جاسکتی ہے۔

یہ خیال کرکے پھر بڑھا تاکہ جو شخص ایسا بیان کرتا ہے اوس سے مقابلہ کرے۔

اوسوقت اسکو یاد آیا کہ ٹموتی نے لفظ عمداً کا استعمال کیا تھا یعنے اوسنے کہا تھا کہ اپنے تئین عمداً ڈبو دیا چونکہ ٹموتی نے ایسا کہا تھا لہذا ٹموتی کو اسکا ثمرہ فوراً ملیگا۔

حضور مین نہین جانتا موضع مین نہین جاتا اور مین نہین جانتا کہ کیا کہتے ہین۔
بگریانوف نے کہا کہ اچھا جا اور دریافت کر۔ یہ کہکر کرسی پر بیٹھ گیا اور بی بی سے کہا کہ مجھکو ایک پیالہ چاء کا بنا دو جو کہ گرم اور نہایت شیرین ہو۔
ٹموتی تو اپنے خیال مین سر نیچے کیے ہوے گھر سے نکلا اور اُسی راستے پر گیا جسطرح فڈوشیا اُوسوقت گئی تھی جسوقت کہ اُوسکے کاندھے پر رومال پڑا تھا جبکہ موضع کے وسط مین پہونچا تو دیکھا کہ خالی ہے کوئی نہین ہے بجز دو ایک بچون کے جو کہ پالنے مین پڑے ہوے چلا رہے تھے اُوسکو اوسوقت حیرت ہوئی اور نہین جانتا تھا کہ کیا کرے اگر خبر لیے بغیر واپس گیا تو بڑی خفگی ہوگی اور اگر گرجا گھر مین گیا تو بھی معجب مضرت کا ہے کہ کہین وہ لوگ جو وہان ہین اونکو غصہ تو آہی رہا ہے اُوسکے ٹکڑے ٹکڑے نکر دین۔
پس اِسنے ایک درمیانی کارروائی کی اُوسنے دروازہ احتیاط سے گرجا گھر کا کھولا اور دیکھا کہ ایک عورت اُوسکے روبرو سجدے مین ہے اوس عورت سے سوال کیا کہ اے نیکبخت عورت اِس لڑکی کے مرجانے کے باب مین موضع کے لوگ کیا کہتے ہین۔
اِس عورت نے غضب کی نگاہ سے کہا کہ ہین کیا کہتے ہین افسوس کرتے ہین کہ ایسی خوبصورت لڑکی اور ایسی کم عمر مری۔
اِسکے بعد وہ عورت اپنی نماز مین مشغول ہوئی۔
ٹموتی کو جو بات دریافت کرنا تھی وہ معلوم ہوگئی یہ اپنے گھر کو واپس آیا اور جو کہ سنا تھا وہ اِسنے کہا بگریانوف کو یہ سنکر تشفی ہوگئی تھی یہ اپنے کمرے مین چلا گیا اور انتظار کیا کہ پھر گرجا گھر کا گھنٹہ بجے تو سنے۔
جبکہ یہ کمرے مین آہستہ آہستہ ٹہل رہا تھا تو اِسکے دِل مین کچھ افسوس نتھا کیونکہ ایسے

وہ کیونکر مری۔

میڈم بگریانوف اور ٹموفی نے ایکدوسرے کو دیکھا۔

بگریانوف نے پھر کہا کہ کیونکر مری یہ اُوسنے ہونٹ بھیچکر استفسار کیا تھا اور اس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ایک طوفان آنیوالا ہے۔

حضور اُوسنے اپنے تئین ڈوبا کر مارا۔

اتفاقیہ۔

کوئی جواب نتھا۔

کیا عمداً ڈوبی۔

پھر کچھ جواب نہ تھا گھڑی کی کھٹکھٹاہٹ صاف سُنّنے مین آتی تھی اور باہر گرجا کا گھنٹہ بجتا تھا۔ ٹموتی نے سر اُوٹھاکر اپنے مالک کو دیکھا اور کہا۔

اے حضور عمداً۔

بگریانوف اوٹھا اور کمرے مین ٹہلنے لگا اُوسکی بی بی بھی کسیقدر ہچکچاتی اور خوف زدہ اوٹھی مگر بگریانوف نے زور سے بٹھادیا کہ کیون نہین بیٹھتی جانجا کو دتی پھرتی ہے کیا فائدہ۔

میڈم بگریانوف اسکو سُنکر چپکے سے کُرسی پر بیٹھ گئی۔

بگریانوف نے دانت پیسکر کہا کہ بیوقوف۔

گرجا گھر کے گھنٹون کا بجنا ملنوی ہوا لاش اُوسوقت گرجا گھر کے اندر پہونچگئی تھی۔

بگریانوف دو تین مرتبہ کمرے مین ٹہلا۔

پھر اپنے بڈھے ملازم کی طرف پھرکر کہا کہ موضع مین لوگ کیا کہتے ہین۔

روح نہین قرار دیجاتی تھی کیونکہ عورتین ٹکس نہین دیتی تھین اسلیے اُونکی روح نہین قرار دیجاتی تھی۔

بگریانوف کی بیوی بولی کہ ایک لڑکی مری ہے۔

بگریانوف بولا کہ ایک نوجوان لڑکی وہ یہ کہکر رنجیدہ معلوم ہوا تھا کیونکہ لڑکیون کے مرنے سے اُوسکا نقصان ہوا کرتا تھا یعنے جب وہ شادی کرتین تو عمدہ عمدہ لڑکے پیدا ہونیکی امید ہوتی جو کہ روح شمار کیجاتی تھین۔

بگریانوف نے سوال کیا کہ یہ کون ہے اور اسطرح دریافت کیا کہ جیسے کوئی مالک اپنے مال کو کسی نقصان کے وقت دریافت کرتا ہے۔

میڈم بگریانوف نے بہت بڑی کوشش کے بعد کہا فڈوشیا جری مایا بونا اُوسکو سُنکر بگریانوف جو اخبار پڑھتا تھا اُوسکو رکھدیا اور بیوی کی طرف ایک نگاہ غضب سے دیکھنے لگا۔

تم دیوانی ہو دو دن ہوے کہ یہ لڑکی تندرست تھی کیونکر یہ لوگ آج اُوسکو دفنانے جاتے ہونگے کس عارضے سے وہ مری تھی۔

میڈم بگریانوف تو خاموش تھی اسپر اسنے زور سے گھنٹہ ہلایا اور اُوسکا ملازم ٹموتی چپکے چپکے مودبانہ آیا گرجا کا گھنٹہ برابر بج رہا تھا۔ تابوت گرجا گھر مین آچکا تھا۔

بگریانوف نے تیزی سے سوال کیا کہ یہ جنازہ کسکا ہے۔

یہ بڈھا شخص بولا کہ حضور فڈوشیا جری مایا بونا کا جنازہ ہے۔

یہ لڑکی تو صرف دو دن کا عرصہ ہوا یہان آئی تھی۔

ہان حضور وہی ہے۔

باب دہم

دو دن کے بعد دس بجے **بگریانوف** بیٹھا ہوا چاے پیکر اخبار پڑھ رہا تھا اسکو گرجا گھر کے گھنٹون کی آواز سنکر حیرت ہوئی اسنے دوسرے بجانب میز کے جسطرف اسکی بی بی بیٹھی تھی دیکھا جو حسب معمول نہایت زرد ہو رہی تھی اسنے تمام حال سُنا تھا اور اسکو خوف تھا کہ آفت آنیوالی ہے اسنے اشارہ کیا چھوٹی لڑکی اسکے کمرے مین چلی گئی۔

میڈم بگریانوف کو لڑکی کے چلے جانے سے تشفی ہوئی۔ منتظر تھی کہ اسکا شوہر اس سے کیا سوال کریگا۔

بگریانوف تھوڑی دیر کے بعد بولا کہ کیا کوئی تہوار کا دن ہے اور مہینے کی کونسی تاریخ اور کونسا دن ہے۔

میڈم بگریانوف نے جواب دیا کہ ۲۲۔ تاریخ ہے۔

کیون نماز گرجا گھر مین ہوتی ہے۔

یہ بیچاری عورت کیسقدر رُک رُک کے بولی کہ ایک جنازے کی نماز ہوتی ہے جبکہ اُسنے یہ کہا تھا اُوسوقت یہ نہایت خوف زدہ ہو رہی تھی۔

بگریانوف بولا کہ کیا جنازے کی نماز وہ اپنے مُردے پر پڑھاتے ہین۔ ہان اُوسکی روح کو ثواب ملتا ہوگا۔ میری راے مین تو اسقدر غریب نہین معلوم ہوتے جیسا کہ وہ ظاہر کرتے ہین کیونکہ وہ نماز پڑھا سکتے ہین اور اسکی قیمت دیسکتے ہین کون سی میری روح جنّت کو گئی ہے۔

وہان پر فقط روح مردون اور لڑکون کی قرار دیجاتی تھی اور عورتون اور لڑکیونکی

اپنا جبہ پہنا۔

یہ کسی شخص کو اپنے ساتھ نہین لایا تھا اور نہ یہ چاہتا تھا کہ اور کسیکو خرابی مین ڈالے کیونکہ معلوم تھا کہ ضرور خرابی پڑیگی۔

انگیٹھی سے دھوان خوب اٹھا پادری نے اُوسوقت نماز پڑھی جو کاشتکار اُوسوقت موجود تھے اُنھون نے آمین کہا۔

بعد نماز کے پادری نے کچھ کلمات تشفی آمیز کہکر اپنے گھر کو روانہ ہوا۔

جری مایا نے بڑھ کر پادری کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ مین آپکا شکریہ ادا کرتا ہون۔

سویل نے بھی بڑھ کر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسکو کس روز اور کسوقت دفن کرین جبکہ تم لوگ چاہوگے مین اسکی تدفین مین شریک ہونگا۔

سویل نے کہا کہ کیا آپ کو کچھ خوف نہین ہے۔

پادری نے چارون طرف دیکھ کر کہا کہ خداوند کریم کا تابعدار کسیکا خوف نہین کرتا کیا آپ پرسون اسکو دفن کر دینگے اور نماز جنازہ پڑھ دینگے ہم اسکے لیے دام دینے کو موجود ہین۔

پادری نے کہا کہ مجھکو تمھارے روپیے کی حاجت نہین ہے مگر سوچتا تھا کہ کسقدر تکلیف دیہی یہانتک کہ بعض وقت کفن کی دقت ہوتی تھی۔

اسکے بعد کاشتکار اپنے اپنے گھرون کو گئے۔

دوسرے روز موضع کے تمام لوگ کچھ نہ کچھ تحفہ لیکر پادری کے یہان پہونچے تاکہ فرزند پیدا ہونیکی مبارکباد دین اور تحفہ پیش کرین

مجھکو جواب ندیا اور گھومکر دریا کی طرف بھاگی ہم سب اُوسکے پیچھے دوڑے کہ اُوسکو روکین مگر وہ دریا مین کُود پڑی اور مین نے کُود کر اوسکو باہر نکالا مگر اُوسکا کام تمام ہو چکا تھا پس یہ سرگذشت ہے جو مین نے بیان کی۔

پادری نے بعد کسیقدر تامل کے کہا کہ تم بیان کر سکتے ہو کہ کیونکر یہ تمام کارروائی ہوئی مین خیال کرتا ہون کہ یہ بگریانوف کے پاس گئی تھی تاکہ وہ مجھکو معاف کرے۔

جری مایا نے پادری سے کہا کہ مین توضرور نماز پڑھواؤنگا آؤگے یا نہ آؤگے۔

یہ کلمہ سنتے غصّے سے اپنی لکڑی کو زمین پر مار کر کہا تھا۔

پادری نے جواب دیا کہ میری بی بی کے ہان آج صبح لڑکا ہوا ہے لیکن مین آؤنگا تم آگے بڑھو مین آتا ہون۔ ایک لمحہ کے لیے مین گرجا گھر جاتا ہون۔

یہ دونون کاشتکار اپنے مکان کی طرف روانہ ہوے جب تھوڑی دور چلے تو جری مایا نے ٹھہر کر سویل سے دریافت کیا۔

کیا تمنے کہا تھا کہ بگریانوف کے پاس جاوے۔

نہین نہین قسم کھاتا ہون۔ مین نے نہین کہا تھا۔ فڈوشیا نے مجھسے کچھ ذکر جانیکا کیا تھا۔ مین نے کہا تھا فضول ہے کیونکہ اگر اوسنے مجھکو معاف بھی کیا تو ایک معجزہ ہوگا

اسپر بڈھا بولا کہ معجزہ یہی ہوا کہ مین بے اولاد ہو گیا اور یہ بھی کہا۔ بہتر ہوا کہ تمنے نہین کہا ورنہ تمھاری ہڈیان لاٹھیون سے توڑ دیتا قبل اسکے کہ بگریانوف کی ہڈیون کو توڑتا۔

اُن لوگون کے گھر پہونچنے کے بعد پادری پہونچا اسنے انگیٹھی لوبان کی ایک شخص کو دیدی کیونکہ قاعدہ ہے جبکہ نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے تو لوبان سلگایا جاتا ہے بعدہٗ اسنے

جری مایا نے پادری سے چار آنکھین کرکے یہ بات کہی کہ تم انکار نکرو کیونکہ اوسنے خودکشی کی۔ کیون تم انکار کروگے۔ تمتو پادری ہو تم بُرے شخص نہین ہو۔ تم اس گناہ کا صدمہ اُسکی روح پر نرہنے دوگے۔

جری مایا نے یہ باتین کہکر پادری کی طرف دیکھا اور لکڑی جو اُوسکے ہاتھہ مین تھی وہ غصّہ کے باعث ہلتی تھی نہ کہ کمزوری کے سبب سے۔

کسطرح اور کیونکر اُوسنے خودکشی کی۔

مین نہین جانتا ہون جو کچھہ جانتا ہون وہ یہ ہے کہ وہ مردہ میرے پاس لائی گئی اور اُوسنے اپنے تئین مارا تھا۔ اگر آپ اور زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہین تو اس سے دریافت کیجیے یہ مفصل بیان کریگا۔

اوسوقت سویل آگے بڑھا۔ پادری نے شمع کی روشنی سے اُوسکو دیکھا کہ چہرہ بالکل زرد ہو رہا تھا۔

سویل نے بیان کیا کہ مین پروکونی کے مکان سے واپس آتا تھا جہانپر ہملوگون نے سن صاف کیا تھا اور لوگ بھی میرے ساتھہ تھے چوراہے پر یکایک مجھکو فڈوشیا ملی وہ مالک کے مکان کی طرف سے آتی تھی وہ اُوسوقت وہان اسطرح چلتی تھی جیسے کوئی نیند مین چلتا ہو۔ گو آنکھین کھُلی ہوئی تھین مگر کچھہ دکھائی نہین دیتا تھا یکایک میری نگاہ اُوسپر پڑی تو دیکھا مین نے کہ اُوسکے کاندھے پر ایک رنگین رومال پڑا ہوا ہے۔ تم ان رومالون سے واقف ہو جو بگریانوف لڑکیونکو دیا کرتا ہے مجھکو اُوسوقت ایسا معلوم ہوا کہ گویا کسینے مجھکو گھونسہ مارکر گرا دیا مین نے کہا کہ یہ کیا ہے فڈوشیا چیخی اور مجھسے کہا کہ مجھکو مت چھوؤ اُوسوقت مین نے کہا کہ تم کہان گئی تھین اُوسنے

پادری نے کہا خاموش اور یہ کہکر اوٹھا۔

یہ اسقدر تھک گیا تھا کہ اسکو کھڑا ہونا نہایت دشوار تھا۔

یہان بچے کے پاس تم رہو اور دیکھتے رہو کہ یہ اپنی مان کو نہ جگالے اور کاشتکار کہان ہین —

باہر کے کمرے مین۔

پادری گیا اور کاشتکارون سے کہا کہ کھانے کے کمرے مین آو اس کمرے مین سیاہی آرائش تھی۔ جب پادری نے سویل کو پہچانا تو فوراً کھٹک گیا کہ کیا ہوا تشویش و فکر جو چوبیس گھنٹے سے پادری کو تھی اور جسکیوجہ سے بالکل تھک گیا تھا وہ اور زیادہ ہوئی۔

پادری نے کاشتکارون سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔

جری مایا نے کہا کہ میری بیٹی نے قضا کی۔ مین چاہتا ہون آپ اوسکے جنازے کی نماز پڑھین اور وہ مکان پر ہے اسکی روح پر صدمہ ہے اور امید ہے کہ آپکی دعا سے دور ہو جاوے۔

فڈوشیا۔

ہان فڈوشیا۔

کیا گناہ اس نیک لڑکی نے قبل مرنے کے کیا کہ جس سے اوسکی روح پر صدمہ ہے۔

یہ سوال جو پادری نے کیا تو اوسکو دریافت ہو گیا تھا کہ کیا جواب ملیگا۔

اسنے اپنے تئین مارا تھا۔

کاشتکار تو کبھی اس بات کا خیال نہین کرتے کیونکہ اونکے پاس دام کہان۔

جری مایا نے کہا کہ جاؤ پادری کو لاؤ۔

کسی شخص نے حس وحرکت نکی گو اوسنے سبکی طرف آنکھ اوٹھاکر دیکھا۔ اسکے بعد بولا کہ مین خود اُوسکو جاکر لاؤنگا۔

اسنے اپنی لکڑی لی اور گیا۔

اندھیرا بالکل ہوگیا تھا اور جو ابر چھایا ہوا تھا اُوس سے معلوم ہوتا تھا کہ ایک بہت بڑا طوفان برف کا آئیگا۔

یہ بڈھا شخص خوب تیزی سے پادری کے مکان کیجانب بڑھا چلا گیا۔

اور دیکھا کہ ایک کھڑکی مین شمع روشن ہے۔

سویل دروازے پر ملا اوسوقت وہ بھی پادری کے مکان کے اندر جانیوالا تھا۔

جری مایا نے کہا کہ تم کسلیے آئے ہو۔

سویل نے کہا کہ پادری کو لینے آیا ہون تاکہ چلکر جنازے کی نماز پڑھے۔

بڈھے شخص نے دروازے کی زنجیر کھولی اور خاموشی سے اندر چلا گیا۔ پادری اپنے کمرے مین تھا اور بیوی اُسکی سوتی تھی اور یہ پلنگ کے برابر بیٹھا تھا اور لڑکا جو اسکے ہان پیدا ہوا تھا وہ پالنے مین سو رہا تھا۔ جب اسکے آدمیونکو اطلاع دی تو وہ خاموشی کے ساتھہ اندر گئے اور پادری کو اطلاع دی کہ دو کاشتکار آئے ہین۔

پادری نے کہا کہ کیا معاملہ ہے اور کیون آئے ہین پادری کا چہرہ شب بیداری کے باعث زرد ہوگیا تھا۔

گانون مین کوئی خرابی پڑی ہے۔

کیا تدبیر کرنا چاہیے۔
سویل کے کچھ ساتھیون نے اُوسکو کہہ سُنکر راضی کیا تھا کہ جاکر اپنے کپڑے بدلے
جری مایا نے ایک آدہ مرتبہ آنکھہ اوٹھاکر دیکھا اور دریافت کیا کہ سویل کہان گیا
جب کہا گیا کہ کہین گیا ہے تب اُسنے اپنا سر ہلایا اور خاموش ہورہا۔
ابر تھا اور رات ہوتی جاتی تھی شمعین لوگون کے گھرون مین روشن ہونے لگی تھین
اُوسوقت ایک بڈھی عورت آئی اور اُوسنے مردون سے کہا کہ اندر آؤ سب سے اوّل فدوشیا
کا باپ اندر گیا بعد اُوسکے یکے بعد دیگرے سب مکان مین داخل ہوے۔
چیڑ کی لکڑی کی میز جو وسط کے کمرے مین تھی اُوسپر فدوشیا کو لٹا دیا تھا اور عمدہ سی عمدہ
پوشاک اُوسکو پہنائی گئی تھی اور پانون مشرق کیجانب کر دیے گئے تھے تاکہ مُنہ اسکا اسجانب
رہے جدھر سے سورج نکلتا ہے۔
جبکہ کنواری لڑکیان قضا کرتی ہین تو اُونکے بال گوندھے نہین جاتے ہین مگر اسکے
بال گوندھکر باندھ دیے گئے تھے اُوسکے ہاتھون کے سیدھا کرنے مین کسیقدر دقت ہوئی تھی
لہذا ہاتھ سیدھے کرکے ایک فیتہ سے باندھ دیے گئے تھے اور جابجا چیڑ کے درخت کی ڈالیان
پتون سمیت پڑی ہوئی تھین ایک چھوٹی سی متبرک تصویر بھی ہاتھون کے پاس رکھدیگئی تھی
جو شمعین کہ متبرک تصویر کے روبرو رکھی تھین وہ جل چکی تھین اور کسیقدر اُنکی روشنی دھیمی تھی
جری مایا کھڑا ہوا اپنی بیٹی کو دیکھ رہا تھا ایک آدہ مرتبہ اُوسکی آنکھونکو جنبش ہوئی
لیکن آنسو نہ نکلا تاکہ جو دلی صدمہ تھا وہ کم ہوجاتا تھوڑی دیر کے بعد کھڑے کھڑے اُسنے
کہا کہ پادری کو بُلانا چاہیے۔ موجودین نے ایکدوسرے کو دیکھا اور کہا کہ پادری تو اُس
مُردے کی نماز پڑھتے ہین جو آسودہ گھر کے ہین۔

اور کودتے ہی غوطہ لگایا اور ایک لمحہ کے بعد دم لینے کو اُوبھرا بعدہ پھر غوطہ لگایا
جب یہ اوبھرا تھا تو اسکے ساتھیون نے خیال کیا تھا کہ مرگیا برف وسردی کیوجہ سے
نیلا ہوگیا تھا دوسرے غوطے مین فڈوشیا کو باہر نکال لایا مگر یہ طاقت نتھی اسکے
ساتھیون نے اسکو اور فڈوشیا کو کھینچکر باہر نکالا روتے روتے فڈوشیا کی آنکھین سوج گئی
تھین اور بالکل یخ ہوگئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد سویل کے ہوش وحواس درست ہوے یہ اسی بات پر آمادہ تھا کہ
اسکو اپنے کندھے پر ڈالکر اپنے گھر لیجاے اور کسیکو چھونے ندے اور جیسے جیسے لوگ
گانون کی طرف بڑھتے تھے آدمیون کا ہجوم ہوتا جاتا تھا اور اوسوقت تک بڑا جماؤ
ہوگیا تھا جبکہ یہ سویل جری مایا کے مکان پر پہونچا۔

جب فڈوشیا کو سویل نے میز پر بٹھایا تو کہا کہ مین قصوروار نہین ہون مین اسکو
محفوظ نہین رکھہ سکتا تھا اور مین موجود نتھا مگر مین قسم کھاتا ہون کہ مین اسکا بدلا لونگا
تھوڑی دیر کے بعد تمام موضع مین ایک شور وغل مچگیا جری مایا تو اپنے دروازے کے
سامنے خاموشی کے ساتھہ کھڑا ہوا تھا اور اپنی مردہ بیٹی کو غضب کی نگاہ سے دیکھہ رہا تھا
مگر آنسو نہین نکلتے تھے موضع کی عورتین جمع ہوگئی تھین اور فڈوشیا کے ہاتھہ اور
پاؤن دباتی تھین تاکہ اسکے ہوش وحواس درست ہون مگر تھوڑی دیر کے بعد اُونھون
نے یہ حرکت موقوف کردی کیونکہ اُوسکے مرنے مین کوئی شک نتھا اور ہاتھہ پانون اوسکے
سخت ہوتے جاتے تھے اُوسکے بعد کمرے سے مرد چلے گئے تاکہ عورتین غسل وکفن کرکے اسکو
دفن کے لیے تیار کرین تمام نوجوان اور بچے جری مایا کے گرد جمع ہوگئے تھے اور یہ
سب کے بیچ مین بیٹھا تھا اور بالکل خاموش تھا اور سوچ رہا تھا کہ بدلا لینے کے واسطے

واپس آیا۔ جبکہ فڈوشیا تنہا ہوئی تو اسکے ہاتھ پیر کانپنے لگے اسنے اوسیحالت مین دروازہ کو کھولا اور اوس سڑک پر جو گاؤن کی طرف گئی تھی روانہ ہوئی اور رومال کاندھے پر پڑا تھا جبکہ یہ صحن مین پہونچی تو اوسکو وہ لوگ ملے جو اوس مکان سے آتے تھے جہان وہ سن صاف کرتے تھے اوسوقت تک یہ اپنا سر جھکائے ہوے اور اپنے دونون ہاتھ جوڑے ہوے چلی جاتی تھی نہ کچھ سنتی تھی اور نہ دیکھتی تھی یکایک اسنے آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو سویل اسکو نظر آیا فڈوشیا اسکو دیکھکر چیخی اور کہا کہ تو الگ رہ۔

سویل نے ایک نرم آواز سے کہا کہ تجھکو یہ رومال کسنے دیا اور ہاتھ بڑھا کر چاہا کہ اوس سے رومال لے لے۔

فڈوشیا پیچھے ہٹتی جاتی تھی اور دردناک آواز سے کہتی تھی کہ مجھکو ہاتھ نہ لگاؤ

سویل نے اوسوقت نہایت غصہ اور درد سے کہا کہ تو کہان گئی تھی۔

فڈوشیا نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو سویل کی آنکھین غصے سے مثل شمع کے روشن تھین اوسوقت یہ گھومکر تیزی سے دریا کی طرف بھاگی تمام نوجوان آدمی اسکے پیچھے دوڑے تاکہ اسکو پکڑلین اور سب کے آگے سویل تھا۔

سویل پکارتا جاتا تھا کہ فڈوشیا فڈوشیا مگر اوسکے مُنہ سے کچھ آواز نہ نکلتی تھی اُو سنے کچھ نہین سُنا اس تیزی کے ساتھ دریا کی طرف بھاگی جاتی تھی کہ برف پر اُوسکے پاؤن کا نشان بھی نہ بنتا تھا آناً فاناً مین اُوسی مقام پر جہان اسنے پانی بھرا تھا کود پڑی سویل بھی فوراً اُوسکے ساتھ کود اینے اُوسکا سایہ اسکے ہاتھ کے قریب تھا کہ وہ ڈوبگی اور جو رنگین رومال بگریانوف نے اُوسکو دیا تھا وہ پانی پر تیرنے لگا۔

جیسی ہی یہ کودی تھی سویل نے اپنا کوٹ اور بھاری بوٹ ایکطرف پھینکدیا تھا

اسپر فڈوشیا نے کہا کہ ہان ہا لک مین مشتاق ہون اور اسکے سوا دنیا مین کوئی بات نہین چاہتی خیر تو اوسکی خطا معاف ہو گئی۔

ایک عالم خوشی مین فڈوشیا نے اپنے تئین بگریانوف کے قدمون پر ڈالا۔ کبھی ہنستی تھی اور کبھی روتی تھی اور بگریانوف کے دامن کو بوسہ دیتی تھی۔

بگریانوف نے کہا کہ تم میرے کپڑون کو بوسہ ندو یہ فضول امر ہے سویل تو معاف ہو گیا اب مجھکو اپنا انعام ملنا چاہیے۔

فڈوشیا نے کہا خداوند کریم تمپر اپنا رحم نازل کرے اور ہمیشہ تمپر اپنی مہربانی رکھے اور ویسی ہی دعا دی جیسے روسی کاشتکار دیا کرتے ہین۔

بگریانوف بولا کہ مین اس قسم کا شکریہ نہین چاہتا تم ایک اچھی لڑکی بنجاؤ اور شور وغل نہ مچاؤ۔ یہ کہکر اسکی کمر مین ہاتھ دیکر اوٹھا لیا۔

بگریانوف نے کہا کہ اگر تو چیخے گی تو تجھکو باہر نکالدونگا اور سویل کو سیبر یا بھیجدونگا کوئی لفظ منہ سے نہ نکالنا۔

فڈوشیا خاموش تھی۔

باب نہم

فڈوشیا جب بگریانوف کے کمرے سے نکلی تو سایہ کی طرح زرد تھی اور قدم اسطرح اوٹھاتی تھی جیسے کوئی حالت نیند مین اوٹھاتا ہو۔

بگریانوف نے دروازہ بتا کر کہا کہ ٹھہرو تمکو مین رومال دونگا یہ کہکر ایک الماری کھولی اوسمین سے ایک رومال نکالا اور اوس لڑکی کے کندھے پر ڈالدیا اسنے ایک لفظ بھی زبان سے نہین نکالا بگریانوف نے کہا گوڈ بائی۔ فڈوشیا اور اوسکو باہر نکالکر اپنے کمرے مین

بگر یانوف نے کہا کہ کیا وہ تمکو ایسا پیارا ہے۔
میری اوس سے نسبت ہوگئی ہے اور اب عنقریب شادی ہوگی۔ مجھکو امید ہے کہ تم اسکی اجازت دوگے اور سویل کو معاف کروگے۔
بگر یانوف نے سادہ لوحی سے کہا کہ کیا اُسنے تمکو بھیجا ہے۔
نہین مالک وہ جانتا بھی نہین کہ مین یہان آئی ہون۔
بگر یانوف نے کہا کہ خیر بہتر ہے مین تمھارے منگیتر کو کیونکر معاف کرون مین تو اوسکو کسی صورت سے نہین چاہتا۔
فڈوشیا حیران تھی کہ کیا جواب دون ایک لمحہ تامل اور فکر کی اور پھر وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ یعنے مین تمکو تازیست دعا دونگی اگر تم اسکو معاف کروگے۔
بگر یانوف بولا کہ مین اوسکے معاف کرنیکو تیار ہون یہ برابر اوسکو دیکھ رہا تھا اور نظر اوسپر سے نہ اوٹھاتا تھا مگر یہانتو سردی ہے۔ آؤ اندر چلکر باتین کرین۔
یہ کہکر پیوٹ لکھنے پڑھنے کے کمرے مین لیگیا یہ ایک بڑا کمرہ تھا اور اوسمین دو گھڑیان لگی تھین اور اوسمین سے ایک بڑا میدان نظر آتا تھا اس کمرے مین ساگون سیاہ لکڑی لگی ہوئی تھی سبز نری سے تمام کرسیان و میز وغیرہ منڈھی ہوئی تھین میز پر بہت سے اخبار رکھے تھے کیونکہ بگر یانوف کو اخبار پڑھنے کا نہایت شوق تھا اور امور سلطنت سے بخوبی واقف تھا۔ ایکطرف ایک نیچی سی کوچ رکھی ہوئی تھی جیسے ہی یہ کمرے کے اندر آیا اوسنے دروازہ کمرے کا بند کیا اوسوقت بگر یانوف نے کہا سنو اور دونون ہاتھ اُسکے اپنے ہاتھون مین لیکر۔ کیا تم درحقیقت چاہتی ہو کہ سویل کی خطا معاف کراؤ۔
خیر اوسکی خطا معاف ہو جائیگی۔

اسکو حیرت تھی کہ یہ کسکی صورت ہے - یہ بھول گئی تھی کہ یہ میری صورت ہے اسکا ہاتھہ دروازے کے ہتے پر تھا اور چاہتی تھی کہ اسکو کھولے مگر خوف کی وجہ سے ارادہ کرتی تھی کہ واپس جاوے اوسوقت پھر بگریانوف نے کھڑکی سے اپنا سر نکالکر اوس سے کہا کہ کہان جاتی ہے اندر آ -

یہ کہکر بگریانوف نے دروازہ کھولا -

استفسار کیا کہ کیا چاہتی ہے اور تو تموٹھی سے کیا باتین کرتی تھی -

فڈوشیا نے جواب دیا کہ مین اوس سے دریافت کرتی تھی کہ کیا مین تمسے باتین کرسکتی ہون -

بگریانوف نے مسکراکر کہا کہ ظاہر ہے کہ گفتگو کرسکتی ہے کیونکہ تم یہان موجود ہو -

اُسنے مجھسے کہا تھا . . . . . بہتر ہے کہ مین اپنے مکان کو چلی جاؤن -

بگریانوف نے مسکراکر کہا کہ وہ بیوقوف ہے تم مجھکو دیکھنا چاہتی تھین -

مین جانتی تھی . . . . . اے مالک سویل کو تم معاف کرو جبتک مین جیونگی تمکو دعا دونگی یہ کہکر فڈوشیا آبدیدہ ہوکر بگریانوف کے قدمون پر گر پڑی اور تین بار پاؤن کو بوسہ دیا -

بگریانوف بولا کہ سویل وہی ترا شخص ہے جسنے مجھسے تمام موضع کے لوگون کے سامنے ترا پن کیا تھا -

فڈوشیا نے کہا کہ اے مالک وہ پھر ایسا ترا پن نکریگا اور آبدیدہ ہوتی جاتی تھی -

اوسکو معاف کردو اور سپاہی بنا کر نہ بھیجو اگر تمنے اوسکو بھیجا تو مین مرجاؤنگی -

تم تو مجھسی لڑکی کو مارنا پسند نہ کروگے -

مین تجھکو مکان کے اندر جانے دونگا۔

یہ کہکر ٹموتھی نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ تو باہر جا۔

فڈوشیا ایک پژمردہ خاطری سے آبدیدہ ہوکر اپنے مکان کو پھری مگر ٹھٹھکتی جاتی تھی اور مکان کیطرف دیکھتی جاتی تھی کیونکہ اسکو یہ امید تھی کہ اگر مین بگریانوف سے جاکر التجا کرونگی تو سویل کی خطا معاف ہوجائیگی اُوسوقت بگریانوف نے ایک کھڑکی سے اسکو دیکھا اور اشارے سے بُلایا۔

اسپر فڈوشیا نے خوش ہوکر ٹموتھی سے کہا کہ مالک مجھکو بُلاتا ہے مین جاکر اس سے گفتگو کرونگی۔

فڈوشیا اتنا کہکر اسکے قریب سے اسقدر تیزی سے گذری کہ گویا اسکے پانون زمین پر نہین لگتے تھے اور دو چھلانگ مین اُوس زینے پر چڑھ گئی جو مکان کی کرسی کا تھا اور اوسکے بعد اندر گئی۔

ٹموتھی نے یہ دیکھکر افسوس سے سرہلایا جیسا کہ روسیون کا قاعدہ ہے جس سے نا امیدی۔غصہ۔لاپروائی اور بہت سے معنی پیدا ہوتے ہین اسکے بعد وہ باورچیخانے کے اندر چلا گیا۔

مگر یہ بڑبڑاتا جاتا تھا کہ ایسی خوبصورت اور کمسن لڑکی جو مکان کے اندر گئی یہ نہایت بُری بات ہے۔

جبکہ فڈوشیا کمرے کے اندر گئی تو حیرت سے یہ دروازے پر کھڑی تھی جو فرش لکڑی کا تھا وہ خوب چمک رہا تھا۔دوسری جانب ہتھیار دیوار پر چنے ہوے تھے اور اسکے سامنے ایک جلبی آئینہ رکھا ہوا تھا جسمین اسکی صورت سر سے پانتک دکھائی دیتی تھی

فڈوشیا ایک حیرت سے ٹھٹک رہی اور اوس بڈھے کو دیکھا کی اور اسقدر حیرت آلود معصومیت اسکی آنکھون مین تھی کہ ٹموتھی سمجھ گیا کہ اسنے غلطی کی۔
ٹموتھی نے اس سے پوچھا کہ تم مالک کو کیون دیکھنا چاہتی ہو۔
مین اسواسطے یہان آئی ہون کہ سویل کو مالک نے دھمکی دی کہ تمکو سپاہی بناکر بھیجدینگے اوسکو معاف کراؤن تم جانتے ہو کہ وہ میرا منگیتر ہے اور میری شادی اسٹیر کے روز ہوگی مجھکو اوسدن کے لیے شادی ہونیکی اجازت بھی لینا ہے۔
ٹموتھی نے کہا کہ تم اسی بات کے واسطے آئی ہو۔ اے خوبصورت لڑکی اپنے گھر فوراً چلی جاؤ اور اس مکان مین نہ جاؤ۔
فڈوشیا نے کہا کہ خداوند کریم نے مجھسے کہا ہے کہ تو بگریانوف سے درخواست کر اوسوقت اوسکے ہاتھ پانون مین رعشہ تھا اسنے بدقت تمام اپنے آنسو ونکو جو آنکھونمین بھرے ہوے تھے ضبط کیا۔ کل رات مین نے اپنے نگہبان فرشتے کی آواز سنی تھی کہ تو بگریانوف کے پاس جا۔ مین نے اوسوقت دعا مانگی تھی کہ مجھکو مدد ملے اور پھر وہی آواز میرے کان مین آئی تھی۔ بی بی مریم مجھپر رحم کرین۔
اس نوجوان لڑکی نے یہ کہکر اپنے اوپر نشان صلیب کا بنایا بڈھے کو بہت رحم آیا۔
بڈھا بولا کہ میری بچی تو یہان سے چلی جا۔ اگر تیرا نگہبان فرشتہ تجھکو اس مکان مین جانے دیکھیگا تو بہت گریہ وزاری کریگا اور اوسکے کندھے پر آہستہ سے ہاتھ رکھکر پوچھا کہ کیا سویل جانتا ہے کہ تو آئی ہے۔
فڈوشیا نے جواب دیا نہین۔
اسکے بعد ٹموتھی نے کہا کہ تو جا اور سویل سے صلاح لے اگر وہ کہے تو تو آ اوسوقت

واپس آئے۔

جون ہی فڈوشیا نے بگریانوف کے مکان کے احاطے کے اندر قدم رکھا اُوسکو ایک قسم کا خوف سما گیا کتے جو وہان موجود تھے اسکے گرد آئے اوسوقت ایک خوف اسکو ایسا پیدا ہوا کہ ارادہ اسنے پلٹ جانے کا کیا لیکن بگریانوف کے ایک نوکر نے اسکو آتے ہوے دیکھ لیا تھا اور وہ باورچی خانے کے دروازے پر کھڑا تھا۔

پس فڈوشیا کو واپس جانے مین خوف پیدا ہوا۔

یہ آگے بڑھی اور اُونسے پوچھا کہ کیا ہمارے مالک ہین مین اُونکے سلام کو حاضر ہوئی ہون

یہ ملازم ایک بڈھا شخص تھا جسکی پرورش بگریانوف کے علاقے مین ہوئی تھی مگر بعض مرتبہ بگریانوف اسکو اسقدر ستاتا تھا کہ زندگی اسکو تلخ ہو جاتی تھی۔

یہ بڈھا دل مین کہا کرتا تھا کہ کب تک حاکم کے ظلم سہونگا۔ چونکہ اس بڈھے کا لڑکا آوارہ تھا بدین سبب یہان پڑا ہوا تھا اور بڈھا اس بات کا قائل تھا کہ بگریانوف شیطان سے زیادہ شریر ہے۔

جبکہ اس لڑکی کا سوال اُوس بڈھے ٹموتھی نے سنا تو اپنا سر افسوس سے ہلایا اور کہا کہ اکثر نوجوان اوسوقت اس مکان پر آتی ہین جب وہ طلب کیجاتی ہین مگر یہ تو خود بخود آئی ہے۔ زمانہ نہایت بدل گیا۔ کیا حجاب نوجوان لڑکیون سے بالکل اوٹھ گیا۔

ٹموتھی نے کہا کہ ہان اندر آؤ۔

مگر تم جاکے دریافت تو کرلو۔

ٹموتھی نے کہا کچھ حاجت دریافت کرنیکی نہین۔ نوجوان لڑکیون کے لیے ممانعت نہین ہے داہنے کو جو اول دروازہ ہے وہی کمرہ ہے چلی جاؤ۔

فڈوشیا نے جھک کر سلام کیا۔

فڈوشیا کو سلام کرنے کے ساتھ ہی خود اپنی آواز سے خوف معلوم ہوا مگر دل مین اسنے کہا کہ چونکہ یہ مالک ہی اور اس سے ایک درخواست کرنا ہے اور اُوسکی منظوری ضرور ہے اسلیے مین نے اچھا کیا جو کہ سلام کیا۔

بگریانوف نے دل مین کہا کہ یہ نوجوان ہوگئی اور نہایت خوبصورت لڑکی ہی۔

یہ صبح فڈوشیا کو نہایت بھلی معلوم ہوتی تھی اُوسنے دل مین کہا کہ ایک تو مالک سے ملاقات ہوئی اور دوسرے دن بھی اُوس ارادے کے پورا کرنے کے لیے نہایت موزون ہے ایک عرصے سے میرے دل مین تھا آخر کار جب دن کا کھانا ختم ہوا تو مٹی کے برتن اور ڈوئی دھوکر اُوسنے ایکطرف رکھدی اور اسکا باپ بھی باہر چلا گیا تھا جب فڈوشیا اپنے کام سے فارغ ہوئی تو فوراً اوٹھکر اپنے چھوٹے صندوقچے سے رومال اور کنگھی نکالی بالون مین کنگھی کرکے رومال سر سے باندھا اور مرزائی کو اچھی طرح جھاڑکر پہنا اور روزمرہ پہننے کے جوتے کو اوتارکر عمدہ جوڑہ جوتے کا پہنا اُوسکا دل اسوقت اوسیطرح دھڑکتا تھا جسطرح کہ چڑیا کے بچے کا دل اول مرتبہ پرواز کرنے مین دھڑکتا ہی

ایک کسان کی عورت نے جب فڈوشیا کو جاتے ہوے دیکھا تو کہا کہ فڈوشیا تم کہان جاتی ہو سویل اوسطرف نہین ہے وہ توپروکوفی کے گھر مین ہے اور واسطے رسّی بٹنے کے سن صاف کر رہا ہے۔

اسنے جواب دیا کہ مین سویل کے دیکھنے کو نہین جاتی ہون۔

تو تم کہان یہ عمدہ پوشاک پہنکر جاتی ہو۔

فڈوشیا نے کسیقدر غرور سے کہا کہ مین کام کو جاتی ہون اور قدم بڑھایا کہ جلد

اُوس مقام پر جہان سے یہ برف کا چہاڑ نکالا تھا پانی چمکنے لگا اور جو برف کے ٹکڑے جابجا تھے وہ دھوپ مین عجیب کیفیت دکھاتے تھے۔

فڈوشیا نے کہا کہ آج کا دن کیا ہی عمدہ ہے۔

اُسکے دل مین اُوسوقت نہایت خوشی تھی کیونکہ مطلع صاف تھا نیلگون آسمان نظر آتا تھا اور یہی یقین تھا کہ جو درخواست کرونگی وہ تسلیم کیجائیگی ایک بڈھا کسان جو برف نکال رہا تھا اُوسنے بھی کہا کہ ہان آج کا دن اچھا ہے مگر یہ دن گھر مین آرام کرنے کے لیے بہتر ہے اے خوبصورت لڑکی تو اپنے گھر جا نہین تو سویل شا کی ہوگا کہ اُوسکی منسوبہ کا چہرہ بوجہ برف کے بگڑ گیا۔

کسان نے مسکرا کر فڈوشیا سے یہ کہا تھا تمام موضع والے نیک عادتون کے باعث اُوسکو بچپن ہی سے چاہتے اور محبت کرتے تھے جو وحشی کتے تھے وہ بھی اُوسکے سامنے دُم ہلاتے تھے اور اُوس موضع مین یہ جہان جاتی تھی لوگ اسکو دیکھ کر خوش ہوتے تھے

اس لڑکی کو حجاب سا آیا اور ڈول بھر کر بہنگی کاندھے پر رکھی گو ڈول لبریز بھرے ہوے تھے مگر ایسی سُبکی اور تیزی سے جاتی تھی کہ ایک قطرہ پانی کا زمین پر نگرتا تھا۔

جب یہ باغ کے کنارے ہو کر گذری تو اسنے دیکھا کہ بگر یانوف صبح کی ہوا کھا رہا ہے اس بات کو دیکھ کر یہ خوش ہوئی اور کہا یہ بھی شگون اچھا ہے یہ تھوڑی دیر اسلیے ٹھہر گئی کہ بگر یانوف راہ سے گذر جائے پھر تیزی کے ساتھ اُوسیطرح بڑھی ایک عجیب انداز سے یہ اُوسوقت جا رہی تھی اور گوروئی کی مرزائی پہنے ہوئی تھی لیکن اسکا خوبصورت قد و قامت پوشیدہ نتھا۔

جون ہی پاؤن کی آہٹ بگر یانوف کو معلوم ہوئی اُوسنے پھر کر دیکھا اُوسکا دیکھنا تھا

تشفی کی اور اس عرصے مین سویل کوئی فکر کریگا۔
جبکہ اسبات کا اوسنے اطمینان حاصل کرلیا تو فڈوشیا کو تشفی حاصل ہوئی اور سو رہی اور اسقدر بیخبر سوئی کہ اُوسکے باپ کو اوٹھانا پڑا کہ معمولی پانی صبحکو دریا سے لائے۔

باب ہشتم

بڑا دریا برف کیوجہ سے بالکل منجمد ہو گیا تھا۔ کنارے بھی دریافت نہین ہوسکتے تھے اسکے داہنے اور بائین جانب جھاڑیان بہت کم تھین۔ پگڈنڈی کا کچھ یونہین سا نشان معلوم ہوتا تھا برف سے بالکل پوشیدہ تھی۔
یہ دریا بھی اوسیقدر نزدیک تھا جیسے کہ موضع سے کنوئین قریب ہوتے ہین ایک راستہ دریا کو گیا تھا یہ وہان جانے کے لیے نہایت آسان تھا۔
جب فڈوشیا ڈول بہنگی کاندھے پر رکھے دریا پہونچی تو دیکھا کہ کچھ موضع والے کُدال سے بڑے بڑے چہار برف کے نکال رہے ہین فڈوشیا نے موضع والون سے دریافت کیا کہ تم اس برف کو کیون نکالتے ہو۔
ایک نے اُنمین سے جواب دیا کہ مالک نے گذشتہ موسم گرما مین اسقدر برف صرف کی کہ کھتّے خالی ہو گئے لہذا ہمکو اس موسم سرما مین حکم ملا ہے کہ اُون کھتّون کو برف سے بھردین یہ کہکر ایک بڑے چہار پر اس زور سے کُدال ماری کہ اوسکے پرخچے اوڑ گئے۔
فڈوشیا کھڑے کھڑے اُوس چہار کو دیکھا کی جو مثل بلور کے تھا اور جسکو اِن دونون کاشتکارون نے لڑھکا کر ایک گاڑی مین کر دیا جسمین گھوڑا جتا ہوا تھا پس یہ گاڑی اُوس چہار کو بگریانوف کے مکان کو لے گئی۔

سویل نے سر ہلا کر کہا کہ مین نہین جانتا کہ کیا کیا جاوے مگر کوئی نہ کوئی بات مین دریافت کر لونگا۔

اگر مالک سے خطا معاف کرائی جاوے تو وہ معاف نکرینگے۔

سویل نے جواب دیا کہ یہ تو محض تضیع اوقات ہے اُو سنے تو کبھی کسیکو معاف نہین کیا ہے اور نہ معاف کریگا اور اگر معاف کیا تو گویا معجزہ ہوا گڈ نائٹ۔ اسکے بعد سویل اپنے مکان کیجانب چلا گیا جبکہ سویل اپنے مکان کیطرف جا رہا تھا تو فڈوشیا کھڑی دیکھ رہی تھی اور دل بھرا ہوا تھا کہ یہ اسقدر جلد مجھسے جدا ہونے والا ہے۔ فڈوشیا کو برابر وہی یاد تھا جو سویل نے کہا تھا کہ معجزہ ہوگا اگر مالک نے معاف کیا اور بر وقت لیٹنے کے اسکی زبان پر یہی دعا تھی کہ اے حامی مصیبت زوگان میری مدد کر۔

وہ سو گئی اور خواب مین بہت بیچین رہی صبح کیوقت اُو سنے یہ خواب دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے کہ بگریانوف کے پاس جا اور سفارش کر۔

فوراً خواب سے بیدار ہوئی اور چارون طرف دیکھا کوئی وہان نتھا چارون طرف خاموشی تھی شمع جو بی بی مریم کی تصویر کے سامنے روشن تھی وہ ویسی جلتی تھی جیسی کہ صبح کو جلتی ہے یہ اُوٹھی اور اُوٹھکر تصویر کے روبرو سجدہ کیا اور دعا مانگی اور دل اسکا کہتا تھا کہ بگریانوف کے پاس جانا چاہیے۔

اُسنے کہا کہ یہ تو الہام غیبی ہے اسکی تعمیل نکرونگی تو گناہ ہوگا مین جاکر مالک سے التجا کرونگی تاکہ وہ سویل کی خطا کو معاف کردے اس امر کو مین کسی سے نہ کہونگی نہین تو وہ روکیگا اور اگر انکار کیا تو جیسی حالت ہے ویسی ہی رہیگی اسطرح پر اُو سنے اپنے دل کا

فڈوشیا دن کو بیٹھا کرتی تھی۔

سویل نے آہستہ دستک دی فڈوشیا نے کھڑکی کھولکر باہر دیکھا کیونکہ وہ جاگتی تھی اور جانتی تھی کہ سویل کے سوا اسوقت کون آئے گا یا کہ سویل کے آنیکا اسکو انتظار تھا۔

سویل نے فڈوشیا کے کان مین کہا کہ مین تمسے کچھ کہنا چاہتا ہون۔

فڈوشیا نے کہا کہ اچھا کہو۔

کہا تم میرے ساتھ بھاگ چلو اور مین قسم کھاتا ہون کہ مین تمھارے ساتھ شادی کرونگا اور اسکی تصدیق مین اپنے اوپر صلیب کا نشان بناتا ہون تم میرے ساتھ خفیہ رات کو بھاگچلو تاکہ مین سپاہی نہ بنایا جاؤن کیون تم اس کام کو کروگی یا نہین۔

فڈوشیا نے کہا کہ او سویل مین سوائے اس کام کے اور سب کرنیکو موجود ہون یہ کہکر اسکو ایک خوف پیدا ہوگیا۔

مین کیونکر بھاگ سکتی ہون اور اپنے والد کو تنہا چھوڑ سکتی ہون وہ تو مجھکو دعا ندینگے جب مرینگے بلکہ بد دعا دینگے اور کہینگے کہ یہ بُری بیٹی تھی نہین سویل ایسا نہین ہوگا اگر تم چاہو تو مین تمھارے واسطے مرجانیکو موجود ہون مگر اپنا گھر کسیطرح نہین چھوڑ سکتی یہ کہکر رونے لگی۔

خیر مجھکو تو یہ خیال تھا کہ تم ایسا نکروگی اس سے تو بہتر کوئی اور تدبیر نہین ہے۔

فڈوشیا نے کہا کہ پھر ہم کیا کرین اسکا دل برابر شش و پنج کیوجہ سے دھڑکتا تھا اسنے اوسوقت کان لگاکر سُنا کہ کوئی بولتا تو نہین ہے تمام گھر مین اوسوقت خاموشی تھی پھر وہ چھوٹا سا سامان جسکے گرد رومال بندھا ہوا تھا کھڑکی کے پاس نظر آیا۔

پیرون تک تھر تھر کرتی تھی اور نہایت صدمہ تھا کل لوگونکو اوسکی حالت پر رحم آتا تھا
جری مایا نے آخر کار کہا کہ خیر اچھا مگر یاد رکھنا کہ اگر تم سپاہی ہوے تو تمکو
یہ نہین ملیگی سویل نے کہا خیر ایسا ہی سہی ہم دونون تمھارا شکریہ ادا کرتے ہین
اور دونون ملکر پھر پانون پر گرے کیونکہ ایک امید تو ہوئی۔
سویل کا اطمینان دیکھکر ہر ایک کو حیرت ہوئی تھی۔
ہر شخص نے کہا کہ بڑا مستقل مزاج آدمی ہے۔
بعضون نے کہا کہ شاید اسکے پاس روپیہ ہے اگر یہ سپاہی بھی ہو اور روپیہ دیکر اپنی آزادی خرید کریگا
بعضون نے کہا کہ یہ جادو جانتا ہے۔
بعضون نے کہا کہ ہان جادو ضرور جانتا ہوگا اور اگر ایسا ہوا تو خوب ہی عمدہ بات ہے۔
رات ہوگئی تھی اور جو آگ ان کاشتکارون کے جھونپڑون مین جلتی تھی وہ
بجھ گئی تھی ۔ اور کسان لوگ گرم چولھون پر جاکر سوئے کیونکہ روسی کسانونکو
بجز سردی کے اور کوئی تکلیف نہین ہوتی اور وہی کھلتی ہے اور گو کیسا ہی مفلس ہو
مگر اوسکے ہان آگ ضرور ہوتی ہے اور اون موضعون مین بھی جہانپر قحط پڑتا ہے
اور آدمی کثرت سے مرتے ہین چولھون مین آگ ضرور ہوتی ہے۔
تمام موضع کے لوگ سو رہے تھے سویل صرف بیدار تھا تمام دن کی کارروائی کو
یاد کر رہا تھا اور ایک اور تدبیر بھی سوچی تھی جو کسی پر اسنے ظاہر نہین کی تھی اور خیال
کرتا تھا کہ اگر مین سفر کو گیا تو کیونکر جاؤنگا ان باتونکی فکر مین اسکو ایسی گھبراہٹ
ہوئی کہ یہ اوٹھا اور اپنا سمبوری چغہ پہنکر باہر نکلا یہ بہت تیزی سے بڑھا حتّٰے کہ
جری مایا کے مکان کے قریب پہونچگیا یہ ایک کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا جس کمرے مین

اور اس سے کہا کہ تو گھر جا تو ایک سپاہی کے ساتھ شادی نہین کرسکتی مین ایک ایسے بچے کو اسطرح جدا نہین کرسکتا سویل سے رخصت ہو تو اب اسکی منسوبہ نہین ہے
اسپر فڈوشیا بولی کہ اے میرے پیارے باپ مجھکو مار ڈالو مگر یہ نہ کہو کہ سویل کو چھوڑ دے۔ یہ بڈھا شخص جواب دینے والا تھا کہ سویل لوگون کو ہٹا کر آیا اور بڈھے کے قدمون پر سر رکھہ کر کہا۔

جرمی مایا اینٹی پوف تمنے اپنی لڑکی کی نسبت میرے ساتھہ کی تھی اب اُوسکو مجھسے جدا نکرو۔ تمنے ہم لوگون کے لیے دعا مانگی تھی کیا اپنی اس دعا کو واپس لوگے نہین بلکہ ایکمرتبہ اور بھی ہم لوگون کو دعا دینا چاہیے۔

تین مرتبہ فڈوشیا اور سویل اسطرح پاؤن پر گرے اور جب اُوٹھکر برابر کھڑے ہوے تو فڈوشیا کے باپ نے کہا کہ۔

مین نے اپنی لڑکی کی شادی ایک کسان سے کی تھی نہ کہ ایک سپاہی سے۔

سویل نے کہا کہ مین سپاہی نہین ہون مین خداوند کریم اور تمام پیغمبرونکی قسم کھاتا ہون اپنی بیٹی کو مجھسے جدا نکرو۔

بڈھے نے انکار سے سر ہلایا۔

سویل نے کہا کہ اوسوقت تک اُوسکو مجھسے باتین کرنے سے منع نکرو جبتک مین سپاہی نہو جاؤن مین وعدہ کرتا ہون کہ اُوسوقت مین خود کنارہ کشی کرونگا جب سپاہی بنجاؤنگا اُوسوقت تک مہربانی سے انتظار کرو دیکھو وہ کیسی روتی ہے۔

اوسوقت اُوسکا چہرہ زرد تھا۔

بیچاری فڈوشیا دونون ہاتھہ اپنے چہرے پر رکھے زار زار رو رہی تھی سسکیان

جبکہ سویل نے کہا تھا کہ مین سپاہی نہین ہونگا تو اُوسوقت انیٹن فل تچ بساطی کا وعدہ یاد تھا۔

اور فڈوشیا کی نسبت یہ خیال تھا کہ کیا اسکو گھر ہی مین رہنا پڑیگا تا وقتیکہ خداوند کریم رحم کرے اور بگریانوف کے پنجے سے اسکو نجات دے۔

اسپر بھی سویل کو تشویش تھی اسکو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ جو عداوت اسکو بگریانوف سے تھی اسکیوجہ سے اُوسکو ضرر پہونچائے اور اب بگریانوف سے نفاق ہی ہوگیا تھا لہذا یہ غور کر رہا تھا کہ یہ حالت کیسی ہے۔

تمام لوگ موضع کے اسکے گرد جمع تھے اسپر لوگ ترس تو کھاتے تھے مگر تہمت بھی لگاتے تھے۔

یہ لوگ کہتے تھے کہ تمکو اُوسے غصہ نہ دلانا چاہیے تھا اب بھیڑیے کی زبان کو لہو لگا ہے دیکھیے کس کس کو چکھتا ہے سویل جانتا تھا کہ اونکی یہ تہمت صحیح ہے مگر جب اسکو یاد آتا تھا کہ صبح کو کیا کارروائی ہوئی ہے تو اُوسکا خون غصے کے مارے جوش کرتا تھا۔

سویل ہر ایک سے یہی کہتا تھا کہ شاید تم سچ کہتے ہو لیکن اگر پھر ایسا ہی واقعہ درپیش ہوا تو بخدا اسکے اور کوئی کارروائی نکرونگا۔

اُوسوقت فڈوشیا کا باپ جھوپڑے مین آیا۔ یہ ایک بہت لمبا تڑنگا شخص تھا اور ابھی تک خوب مضبوط اور چالاک شخص تھا اسکے ہاتھہ مین ہمیشہ لکڑی رہا کرتی تھی یہ اُوسکا عادی تھا۔ جون ہی یہ بڈھا آیا سب لوگون کی آنکھین رجوع ہوئین یہ سیدھا اُوسجگہہ پر گیا جہان اُوسکی بیٹی کھڑی تھی۔

کچھ خبر نتھی بساطی نے سویل کو اپنے آزادانہ خیالات ظاہر کر دیے تھے اور سویل تو بگریانوف کے ظلم سے نہایت ہی ناراض تھا۔

یہ بساطی کہا کرتا تھا کہ اے بھائی جب تم ناراض ہو اور ظلم کی برداشت نہ کر سکو تو میرے پاس بھاگ آنا مین تمھاری خدمت کرونگا اور مین تمھارا حال کسی سے نہ بتاؤنگا۔

سویل کہا کرتا تھا کہ یہ تو خوب بات ہے مگر دوسرے روز جب پولیس سُراغ لگاتے لگاتے مجھ تک پہونچ جائیگی تو مین تمھارے گھر مین ملونگا اور تمپر خرابی آئیگی کیونکہ تمنے مجھکو چھپایا تھا تم خیال نہین کر سکتے ہو کہ مالک کسقدر خوش ہوگا جب مین اُوسکے قابو مین ہو جاؤنگا میرا کوئی ارادہ نہین ہے کہ مین ایسا موقع اُسکو دون۔

چپکے سے اس بساطی نے کہا میرا بھائی میرے ساتھ لجنی نیوگرد کو گیا تھا اور اُسنے وہان قضا کی افسر بھول گئے اور انھون نے اسکی راہداری کا پروانہ مجھسے طلب نہین کیا اور حقیقت مین ایک مرے ہوئے شخص کا پروانہ اُونکے کس کام آتا مجھکو خیال ہوا کہ شاید یہ پروانہ میرے کام آئے جب گھر پہونچا تو مین نے ظاہر کیا کہ مین ایک راہ اور میرا بھائی دوسری راہ سے گیا کوئی شخص ہم غریبون کی نسبت کچھ بہت بُرا خیال نہین کرتا ہے علاوہ اسکے ہم دونون بھائیون نے تھوڑے دن پہلے اپنی آزادی کو خرید کر لیا تھا میرے پاس وہ راہداری کا پروانہ ہے جب تمکو درکار ہو میرے پاس سے لے آنا مین تمکو چاہتا ہون اور جتنے سردار یا رئیس ہین اُنسے مجھکو دلی نفرت ہے۔

سویل اس وعدے کو کبھی نہین بھولا تھا وہ جانتا تھا کہ یہ بساطی وعدے کا پکا ہے اور ایسا تھا کہ جسپر کامل بھروسہ کر سکتے ہین کیونکہ غریب آدمیون کو کبھی ٹھگتا نتھا اور

ایسے معاملات مین بگر یانوف توہمیشہ اجازت دیدیا کرتا تھا اور شادی بیاہ اور بہت سے بال بچون کو پسند کیا کرتا تھا یہ بات کچھ اسوجہ سے نہین تھی کہ اُوسکی رعایا کو ترقی ہو کیونکہ اُوسکی رعایا تو نہایت مفلس تھی صرف چار لڑکون مین سے ایک لڑکا پرورش پاکر جوان ہوتا تھا مگر اسکو بھلا معلوم ہوتا تھا کہ لوگ اسکے پاس آئین اور اسکی خوشامد کرکے شادی کی اجازت حاصل کرین۔ مگر اب تو سب باتین بدل گئی تھین سچ تو یہ ہے کہ سویل مثل ایک سپاہی کے اپنی بی بی کو ساتھ لیجاسکتا تھا اس بات کی تو مشکل نتھی اور سپاہیون کی بیبیان خوش وخورم بھی رہتی ہین لیکن مشکل یہ تھی کہ سویل سے بگر یانوف ناراض تھا وہ شادی کی اجازت کیونکر عطا کرے گا۔ بیشک یہ مشکل بات تھی اور یہ بیچاری لڑکی بیدل ہورہی تھی کیونکہ فڈوشیا سویل کو بہت چاہتی تھی

سویل کو اس خوف کی اصلا پروا نتھی اس شخص نے تو اپنی طبیعت مین ایک بات ٹھان لی تھی اور بگر یانوف کو بچپن ہی سے بُرا کہتا تھا کہ جب دیکھتا تھا کہ بگر یانوف لوگونکی بے عزتی کرتا ہے اور سب لوگون کو گھنٹون سردی مین برہنہ سر کھڑا رکھتا ہے اسیوجہ سے اسکو برداشت نہوئی اور سرکشی کی۔

سویل کو یاد تھا کہ قبل از وفات میرے باپ کے بگر یانوف ایک ادنے امر سے ناراض ہوگیا تھا اور کسیطرح پر اُوسنے بدلا لیا جتنے لوگ اُوسکے خاندان کے تھے یکے بعد دیگرے سبکو تباہ اور برباد کیا۔

سویل کبھی کبھی قریب کے موضع مین ضروری اشیا کے خریدنے کے لیے جایا کرتا تھا یہان اُوسکو ایک بساطی ملا تھا یہ بھی ایک کسان تھا اور چونکہ وہ باشندہ شاہی علاقہ کا تھا وہ ایک آزادانہ طور سے باتین کرتا تھا لیکن پریوٹ لوگون کے علاقے کی اسکو

سویل نے کہا کہ تو خوف مت کر مین نہین جاؤنگا شاہنشاہ روس سے جاکر کہونگا وہ ہمارے باپ ہین اور کبھی اپنی رعایا کو اسقدر بیس نہ جانے دینگے یہ کہکر اور لوگون سے کہنے لگا کہ نہین معلوم تمکو کیا خوف ہے کہا کہ شاہنشاہ روس ہمارے نہین ہین اُونسے عرض کرنا چاہیے کاشتکارون نے کہا کہ بلاشک وہ ہین۔

سُویل نے کہا کہ اسصورت مین ہمکو اُونکے روبرو جانا چاہیے وہ کبھی لاپروائی کا برتاؤ ہمسے نکرینگے۔

فڈوشیا سے کہنے لگا کہ تو مت رو اور اپنے مکان جا مین سپاہی نہین ہونگا۔

پادری کھڑا کھڑا خاموشی سے سویل اور فڈوشیا کو دیکھا کیا جبکہ یہ لوگ چلے گئے تو یہ بھی اپنے گھر کو آیا منجملہ اور فکرون کے یہ بھی فکر پیدا ہوئی کہ موضع مین کہین غدر نہو جاے

باب ہفتم

سویل کے مکان مین لوگون کا بہت بڑا ہجوم ہو گیا تھا یہ تو ایک بڑا سا جھوپڑا تھا جسکے گرد چار دیواری تھی۔ چیر کی لکڑی آہمین لگی تھی اور بالکل دھوئین سے مکان کالا ہو گیا تھا لکڑی کی بنچین بھی رکھی ہوئی تھین اور حضرت عیسےٰ مسیح کی تصویر کے روبرو ایک شمع روشن تھی اُوس تصویر کے بیچ مین سویل بطور میزبان کے بیٹھا ہوا تھا اور جو مہمان آتے جاتے تھے اُونکا استقبال کرتا تھا کوئی اُوسکے چہرے کو دیکھکر دریافت نہین کرسکتا تھا کہ اُوسکے دِل پر کیا گذرتی ہے۔ مگر عورتون کے چہرون سے ایک قسم کی افسردگی معلوم ہوتی تھی سب فڈوشیا کے گرد بیٹھی تھین حال مین اسکی نسبت سویل سے ہوئی تھی اور جو وقت اوسکی شادی کا مقرر ہوا تھا وہ قریب تھا صرف انتظار تھا کہ مالک کی اجازت حاصل ہو جاے

بگریانوف نے استفسار کیا کہ تمھارے یان شادی کب ہوگی پادری نے جواب دیا کہ ہر روز انتظار ہے۔

خیر بہتر ہے آج اچھی طرح سے رہنا میرا سلام اپنی بی بی سے کہدینا اور اسکے بعد دوسری طرف پھر کر کہا سلام میرے بچون۔

بگریانوف اپنی رعایا سے رخصت ہوکر خوشی خوشی اپنے گھر گیا یہ سب بہین سر برہنہ کھڑے رہے۔

جبکہ **بگریانوف** ایک گھوماؤ سڑک پر سے گذر گیا تو ان لوگون نے اپنی اپنی ٹوپیان پہن لین۔

اسٹراچنا نے کہا کہ اے برادر **سویل** تمنے سبکو خراب کیا۔ **سویل** نے خاموشی سے کہا کہ مین سپاہی بنکر نہین جاؤنگا۔

پھر جسنے سوال کیا تھا کہا کہ تم نہین جاؤگے۔

اسنے پھر ویسے ہی خاموشی سے کہا کہ نہین مین نہ جاؤنگا۔

اوسوقت ہر ایک نوجوان لڑکی جسکی عمر سولہ برس کی بھی نہوگی موضع سے نکلی اور اوس مقام پر آئی جہانپر سب لوگ کھڑے ہوے تھے پھر عورتین بھی رفتہ رفتہ آئین اور ان آدمیون مین کھڑی ہوئین **سویل** نے اپنے منسوبے سے کہا کہ **فیڈوشیا** تو خوفناک یہ خوبصورت لڑکی آب دیدہ اسکی طرف دیکھ رہی تھی **سویل** نے کہا کہ **بگریانوف** نے دھمکی دی ہے کہ مجھکو سپاہی قرار دیگا لیکن مین نہین جاؤنگا۔

فیڈوشیا نے اسپر اپنے دونون ہاتھ منہ پر رکھ لیے اور خوب چیخ مار کر روئی اوسکو یہ بات سنکر نہایت صدمہ ہوا تھا۔

بگریانوف نے استفسار کیا کہ تم کیون چلے گئے تھے۔

جواب دیا کہ مین سردی کی وجہ سے چلا گیا تھا۔

بگریانوف بولا کہ سردی نہین معلوم ہوتی ہے مین کچھ گفتگو کرنے والا ہون لیکن تم تو گفتگو نہین کرتے ہو اور مجھکو یہ خیال تھا کہ تم کچھ گفتگو نہ کروگے بگریانوف نے کہا کہ مین گفتگو کرون خواہ نکرون مگر کیا تم نہین ٹھہر سکتے اُوس نوجوان نے جواب دیا کہ ہان مین ٹھہر سکتا ہون جیسا کہ اب منتظر ہون بگریانوف نے آنکھہ دبا کر غضب کی نگاہ سے دیکھا اور اُنگلی اوٹھا کر کہا کہ مین نے تجھکو سپاہی قرار دیا۔

سویل نے اپنا سر اوٹھا کر اُوسکو دیکھا اور کہا کہ تم مجھکو سپاہی قرار دوگے کیون نہین کیونکہ بے انصافی ہے میرا باپ تو مر گیا میرے بڑے بھائی کو تمنے سپاہی قرار دیا چھوٹے بھائی کو سیبریا بھیجدیا میرے بعد سوائے عورتون کے اور کوئی نہین باقی رہیگا یہ بے انصافی نہین تو کیا ہے بگریانوف نے پھر اُونگلی سے کہا کہ تجھکو سپاہی قرار دیا۔

اسکے بعد اسنے کہا کہ تم سب لوگ سنو جسطرح مین نے اسکو سرکشی کی وجہ سے سزا دی تھی ایسی ہی تم سبکو بھی سزا دونگا اگرچہ تم مین سے کسی نے شکایت کی تو سب لوگ خواہ بڈھے ہون یا جوان سب سپاہی قرار دیدیے جاوینگے اُوسوقت کوئی شخص موضع مین نہین رہیگا مین پسند کرتا ہون کہ کوئی شخص موضع مین نہ رہے کیونکہ تم سب لوگ باغی ہو مین نے بطور نظیر کے اسکو سزا دی اور یہ کہکر سویل کیجانب اُنگلی اوٹھائی جو کہ ایک گھمنڈ کی نگاہ سے اُوسکیجانب دیکھہ رہا تھا اور کہا کہ مین تجھکو سزا دیتا ہون تاکہ تمام روس مین یہ بات مشہور ہو کہ بگریانوف اپنی باغی رعایا کو کسطرح سزا دیتا ہے۔

یہ کہکر پادری کی طرف مخاطب ہوا جو کہ خاموش کھڑا ہوا تھا۔ کیا آج دعوت آپ ہمارے یہان قبول کرتے ہین پادری نے بعد ادائے شکریہ کہا کہ میری بی بی علیل ہے مجھکو آج فرصت نہوگی۔

پادری نے خلاصہ طور پر سب سوالون کا جواب دیا اسیطرح سے دونون باہم باتین کرتے ہوے اُوس صحن مین پہونچے جہانپر موضع والے کھڑے ہوے تھے۔

جون ہی بگریانوف کو دیکھا اِن لوگون نے اپنی اپنی ٹوپی اوتاری پہ جاکر خاموش کھڑا ہوا اُوسوقت شمالی سرد ہوا سخت چل رہی تھی اور یہ لوگ ننگے سر کھڑے ہوے تھے سردی نہایت شدت سے تھی موسم جنوری کا تھا جس موسم کی برف مشہور ہے اسقدر برف گرتی تھی کہ چلنے کے وقت پیر کے نیچے ایک درد ارہٹ کی آواز آتی تھی چھتون اور مکانون اور درختون پر سب جگہہ برف دکھائی دیتی ہے

بگریانوف تو اپنا گرم کوٹ اور سر پر گرم ٹوپی پہنے ہوے آرام سے کھڑا ہوا تھا اور اِن بیچارون کو دیکھتا تھا جنکی سردی اور برف کے مارے حالت متغیر تھی پھر اُون نگاہون سے جو اسنے گرجا گھر مین دیکھی تھین یہان بھی مقابلہ ہوا ہر ایک کو اسنے خوب غور سے دیکھا

بگریانوف اِن سبکو وحشی سمجھتا تھا اُسنے دیکھا کہ ایک نوجوان شخص اِن لوگونسے اپنے گھر روانہ ہوا جبکہ تھوڑی دور اِس غول سے وہ شخص گیا تو اوسنے اپنی سموری ٹوپی اپنے سر پر رکھی اور تیزی سے اپنا قدم بڑھایا۔

بگریانوف نے تیزی کے ساتھہ اُوسکو آواز دی اور کہا سویل سویل مگر اُسنے نہین سنا اور وہ چلا گیا۔

بگریانوف نے پھر بہ آواز بلند اس کا نام لیکر پکارا۔

نوجوان نے ٹوپی نہین اوتاری اور کہا کہ تم کیا چاہتے ہو۔

اسپر بگریانوف نے ایک نہایت ملائمت سے کہا کہ یہان آؤ۔

یہ نوجوان بگریانوف کے قریب آیا۔

کہ اونھون نے اُوسکو قتل نہین کیا جبکہ یہ اُونکے قابو مین تھا لوگ کہتے تھے کہ بگریانوف کا غصہ ایسا ہے کہ کسی صورت سے دور نہین ہوسکتا ہے جبکہ وہ باپون کو سزا دیچکا ہے تو کیا لازم ہے کہ اب بیٹون کو بھی ایذا دے ان خاندانون سے پہلے تو لوگون کو فوج مین بھیجدیا اب جو لوگ رہ گئے ہین اُونکو بھی بھیجنا چاہتا ہے کیا اب کسی باپ سے رضامند نہین ہوسکتا ہے بجز اسکے کہ خاندان کے خاندان تباہ کردے جبکہ بگریانوف اول مرتبہ اپنا حکم مشتہر کراکے گرجا گھر گیا تو اسنے دیکھا کہ تمام کاشتکارون کی نگاہ بدلی ہوئی ہے۔

اوسوقت تک یہ سب لوگ بگریانوف کے سامنے سرنگون کھڑے رہا کرتے تھے اور اُوسکو جھک جھک کر سلام کیا کرتے تھے مگر اُوسدن تو بہت سے لوگون نے اسکو آنکھ بھر کے دیکھا اور بعض لوگون نے مخالفانہ نظر ڈالی یہ تو گرجا گھر مین ایک اونچی جگہہ بیٹھا کرتا تھا اور وہان سے سب لوگونکو دیکھہ سکتا تھا اسکی نگاہ غضب آلود کے سامنے سب لوگ اپنی نگاہ نیچے کرلیا کرتے تھے مگر آجتک کبھی ایسا نہین کیا اُونکی نظرون سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ انظالم توکب تک ایذا پہونچاوے گا۔

جبکہ نماز ختم ہوئی اور لوگ اپنے اپنے گھرون کو جانے لگے تو بگریانوف گرجا گھر مین جابجا آہستہ آہستہ پھرنے لگا کچھہ موم شمعین روشن تھین اُونکو گل کیا اور آخر کار یہ گرجا گھر سے روانہ ہوا پادری نے چاہا تھا کہ اس سے گفتگو نکرے ٹال دے مگر نہین ٹل سکا بگریانوف نے خیال کیا کہ اب پادری وہ باتین بھول گیا ہوگا جو گذشتہ تین مہینے مین ہوئی تھین۔

بگریانوف نے پادری کی بی بی کی مزاج پرسی کی اور کہا کہ طبیعت کیسی ہے اور کچھہ سوالات گرجا گھر کی نسبت کیے کیونکہ بعض آرایش ایسی تھی کہ اُسکی تبدیلی مناسب تھی

بگریانوف کو اس خیال سے ہمیشہ تشفی ہوا کرتی تھی کہ جب مین چاہونگا پادری سے کامل بدلا لونگا اور اس غرض سے کہ بدلا عمدہ لے سکے یہ آمادہ ہوا کہ فی الحال انتقام لینا نچاہیے جب آپسمین سخت کلامی ہوا وسوقت بدلا لینا چاہیے اور یہ پادری ان باتون کو بھول جاے جبکہ یہ وقت ٹل جائیگا تو پادری بھی بھول جائیگا لہذا اوسنے ایک چٹھی شکایتی آرک بشپ کو تحریر کی اور اوسپر مہر لگا کر اپنی میز کی دراز مین جہان سے یہ مناسب وقت پر روانہ ہوسکتی تھی بند کر دیا جبکہ یہ کارروائی ہوچکی تو بگریانوف کو ایک تسکین سی ہوگئی اب تو صرف وہی کاشتکار باقی ہین جنھون نے افسوس ظاہر کیا تھا اون لوگون کی نسبت جو کہ ایک نے مانے مین جلاوطن کیے گئے تھے اوسکو خیال تھا کہ تمام لڑکیان جو موضع مین ہین اونکو فروخت کریگا مگر اوسوقت مین اوسکو یہ خیال ہوا کہ شاید خریدار کے ملنے مین دشواری ہے۔

بگریانوف کے سزا دینے کے لیے ایک خراب ذریعہ معلوم ہوا تھا کہ لوگونکو زبردستی سپاہیون مین بھرتی کروادینا اس صورت مین جس کسی خاندان کو چاہتا ایذا پہونچاتا۔

دو مہینے تک برابر اسکا خیال اسی بات پر رہا۔

پس ایک فرصت کے وقت اسنے بارہا نوجوان شخصون کو اپنے علاقے مین اون خاندانون سے انتخاب کیا جنکو جلاوطنی کی سزا دی تھی اپنے دل سے یہ بھی کہا تھا کہ اسقدر تو مجھکو خدمت گورنمنٹ کی کرنا چاہیے کہ ان سپاہیون کو اپنے علاقے سے بھیجون۔

جبکہ بگریانوف کا ارادہ ظاہر ہوا تو ایک بہت بڑی ناراضی ہوئی اور لوگون نے آپسمین کہا کہ کیا یہ بات کافی نہین ہوئی اور یہ جھوٹ بولا اور بدعہدی کی اور اپنے پیغمبر کی قسم کھائی اور بے گناہون اور مجرمون کو سزا دلائی مجرم تو اسوجہ سے ہوے

جیسے یہ پادری اُوس موضع مین آیا تھا اوسیوقت سے اُوسنے بگر یانوف کی صحبت سے پرہیز کیا تھا اور جہانتک ممکن تھا وہان تک علیحدہ رہتا تھا اسکو بگر یانوف متمرد خیال کرتا تھا جب کبھی اسکو بگر یانوف طلب کرتا تھا کہ نماز پڑھائے یا اوسکے لیے دعاے برکت مانگے تو یہ مجبوراً جاتا تھا مگر کھانے کے وقت تک نہین قیام کرتا تھا کسی نہ کسی بہانے سے چلا آتا تھا اس پادری سے پہلے اس موضع مین جو پادری تھا وہ تو ایک بڈھا خالی دماغ شخص تھا اور اُوسکے مزاج مین اولوالعزمی نہین تھی جو کچھ اُوس سے کہدیا جاتا تھا اُوسکو وہ منظور کرلیتا تھا اور کہتا تھا کہ بگر یانوف مالک موضع ہے جو چاہے سو کرے پادری کا کام مداخلت کا نہین ہے جبکہ اُوس بڈھے شخص نے انتقال کیا تو بگر یانوف نے اوسوقت اور ایک پادری کو طلب کیا اُوسوقت یہ نوجوان پادری اُوسکے پاس گیا تھا اس پادری نے حال میں شادی کی تھی اور بالکل ناواقف تھا کہ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے یا دیدہ و دانستہ عدم واقفیت ظاہر کرتا تھا یہ بات تو ممکن نہین کہ وہ اس امر سے ناواقف تھا کہ پادری کا تعلق بالفعل بگر یانوف سے ہے اگر اُوسکی کبھی دعوت ہوگی تو اُوسکو بخوشی قبول کرنا پڑیگا اور ہمیشہ مالک کی اطاعت کرنا ہوگی اور اپنی کارروائی سے اور لوگون کے واسطے نظیر قائم کریگا۔

بہرصورت اسکی عدم واقفیت گو اصلی تھی یا نقلی مگر خود وہ ایک جرم تھا علاوہ اسکے اس عجیب اور غریب پادری نے بجاے اسکے کہ اُوسکا بدل کرے بیشک وشبہہ اسنے مواضع کے لوگون کی طرفداری کی اور اُونکے واسطے دعاے خیر مانگی گویا یہ ممکن تھا کہ خداوند کریم اُنکو دیکھا جنھون نے چاہا تھا کہ اپنے مالک کو مار ڈالین۔

اُوسکی بُرائی کو ظاہر کرے اور اُوسکی اصلاح کرے تم مجھسے پھر کبھی ایسا ذکر نکرنا کیونکہ ایسا ذکر کرنا بہت بڑا گناہ ہے پس ایسی باتون سے اوسکی بی بی کو ندامت حاصل ہوئی کہ کیون ایسے الفاظ زبان پر لائی تھی اور خاموش رہی۔

باب ششم

ابتو **بگریانوف** کو رضامند ہونا چاہیے تھا مگر وہ راضی نہین ہوا وہ سزا جو کہ مجرمون اور بے قصورون کو دی گئی تھی اوسکو اوسنے کافی نہین خیال کیا اُوسکا قول تھا کہ سزاے بید کے دینے اور سیبریا کے بھیجدینے سے کیا فایدہ ہوگا کیونکہ تمام لوگ اُنپر ترس کھاتے تھے اور جبکہ یہ کاشتکار جو سیبریا کو جلاوطن کیے گئے تھے تو جس موضع سے یہ لوگ گذرتے تھے موضع والے تازہ پانی اور تازہ دودھ اور تمباکو اور گرم چاے اِنکے واسطے لاتے تھے کبھی کبھی اِنکو نقدی بھی دیا کرتے تھے تاکہ آئندہ کو ہمارے قیدیون کے کام آئے سپاہیون کا گارد جو ہمراہ تھا وہ اِن باتون کو دیکھکر چشم پوشی کرتا تھا کیونکہ یہ قیدی قابل ترحم تھے اور کُل موضع والے اِنپر رحم کرتے تھے اور **بگریانوف** کو تو سب لوگ نگاہ حقارت سے دیکھتے تھے اسکے بعد بگریانوف اپنی طبیعت مین تمام اِن باتونکو غور کرتا تھا کہ گورنر نے کیسی نگاہ حقارت سے میری طرف دیکھکر اخیر گفتگو کی تھی اور افسر اسٹاٹو وا ے نے کیسی جھڑکی دی تھی اور قیدیون کو کیسا جُدا رکھا اور اخیر مین خیال کرتا تھا کہ پادری نے علانیہ عدول حکمی کی کیسی کارروائی کی۔

منجملہ اِن سب لوگون کے جنھون نے اِسکو ناراض کیا تھا پادری بھی تھا یہ چاہتا تھا کہ اُوسکو بھی سزا دے پس جو کچھ غصہ تھا اُوسی کے واسطے تھا۔

مین خیال کرتا ہون کہ تم میرے معاملات مین مداخلت کرتے ہو مین تمھاری کارروائی سے ناراض ہون۔ مین صلاح دیتا ہون کہ تم اپنی عادات سنبھالو۔ اِس علاج سے فائدہ ہوگا۔ بہت سے لوگ یہان مرتے ہین کہین شادی ہے کہین ولادت ہے خود تمھارے ہی خاندان مین ایک شادی ہونیوالی ہے۔

پادری نے سرہلایا۔

بہتر ہوگا اگر تم یہان رہو اور اپنے عادات سنبھالو مین تمکو اس امر پر غور کرنے کے لیے آٹھہ روز کی مہلت دیتا ہون۔

پادری نے سر جھکا لیا اور خاموش اپنے مکان مین چلا گیا اسکی بی بی یہ ماجرا دیکھہ رہی تھی اُوسنے پادری کے گلے مین باہین ڈالدین اور رونے لگی کیونکہ اسکی عمر تو پوری اٹھارہ برس کی بھی نتھی اور کہنے لگی کہ یہ بدبخت تمسے کیا کہتا تھا۔

اے میریجان مین خیال کرتا ہون کہ ہمکو یہ جگہہ چھوڑنا پڑیگی۔

اے خدا کیا اس مقام کو چھوڑنا پڑیگا کسقدر سردی پڑتی ہے ہم کہان جائینگے اور بچہ جو پیدا ہونیوالا ہے کیونکر جیے گا اگر ہم یہانسے گئے تو کہان جائینگے۔

مین نہین جانتا کہ مین کہان جاؤنگا خدا پر بھروسہ کرو جسکو ہر ایک جاندار کی فکر ہے وہی ہماری بھی فکر کریگا۔

لیکن ولو دیا کیا تم عمدہ انتظام نہین کرسکتے ہو ..... تم اُوسکو مخالف کرکے ناراض کرتے ہو ..... کیا تم نہین کرسکتے ہو۔

پادری نے بی بی کے سر پر ہاتھہ رکھکر کہا۔

تابعدار خدا کو سبکے ساتھہ یکسان کام ہین سب سے بڑا کام یہ ہے کہ جو کوئی بُرائی کرے

ہوش درست کرونگا۔

جب گاڑی آگے بڑھتی جاتی تھی تو اَلیوشا نے سر اوٹھاکر بہ آواز بلند کہا۔

سنو مالک ہمنے تمکو معاف کیا تھا اور تمنے ہمسے دغا کی مگر تم بچ نہین سکتے جو ہمنے کیا تھا وہی اور لوگ بھی کرینگے۔

تمام موضع کے لوگ جسقدر موجود تھی گاڑیون کے ساتھہ گئے صرف بچے عورتین اور بیمار کمزور اپنے گھرون مین رہے بلکہ کتے بھی چوراہون پر جمع ہوکر روتے تھے اور بگریانوف انکو اینٹین مارکر بھگاتا تھا اسکے بعد بگریانوف گرجا کے روبرو پادری کے دروازے پر گیا دیکھا تو وہ اپنے دروازے پر کھڑا اوسکو دیکھہ رہا ہے۔

دونون کی آنکھین چار ہوئین بگریانوف کی نگاہ مین سردمہری اور سختی تھی پادری کے چہرے پر نور اور نظر مین تیزی صحیح ناراضی کی تھی۔

بگریانوف پادری کے پاس گیا۔

استفسار کیا کہ ولڈمیر اینڈریچ تم کون ہو اور تمھارا پیشہ کیا ہے۔

پادری نے جواب دیا کہ ناچیز ملازم خدا اور اوسکے کلیسا کا ہون۔ ایک ہاتھہ دروازے کی شکنی پر تھا اوسکو کھینچ لیا۔

مین خیال کرتا ہون کہ تم میرے گرجا کے ملازم ہو۔

مائی لارڈ بیشک مین خدا کا ملازم گرجا مین ہون تمنے گرجا اس کام کے لیے بنایا ہے تم جانتے ہو کہ عمدہ پادری کا یہ کام ہے کہ گرجا کے کام مین مصروف رہے اور اپنے مالک کے کامون مین مداخلت نکرے۔

پادری نے کہا مین تو کسیکے معاملات مین مداخلت نہین کرتا۔

سمنر جو چاہے کیجیے بہتر ہے تم درخواست کرکے اس نوکری پر مقرر ہو جاؤ۔

اخیر کارروائی دوسرے دن ہوئی مجرمون کی مشکین بندھی تھین دو گھوڑے کی گاڑی مین سوار ہوے اور زبردست گارد سپاہیون کا گرد تھا اوسوقت **استانوواے** نے بڑھنے کا حکم دیا۔

جو لوگ وہان موجود تھے ناامیدی کے ساتھ زور سے واویلا کا شور کرتے تھے یہ تمام موضع والے ماتم کرتے تھے کہ جن لوگون نے اس موضع مین پرورش پائی اور یہان پیدا ہوے آج وہ جاتے ہین گو زندگی مصیبت مین گذری تھی اور متروک الوطن سیکنے کے عالم مین تھے کسیکی آنکھ سے آنسو نہ نکلتا تھا کوئی بیمار ہو گیا کسیکو بخار تھا اور کوئی درد زخم سے پڑا تھا رونا تو انکو تھا جو پیچھے رہ گئے تھے۔

جب یہ لوگ چلنے لگے تو پادری صاحب گرجا گھر کے دروازے پر نظر آئے سر برہنہ تھا لمبے لمبے بال اوڑتے تھے ہاتھ مین صلیب تھی چہرہ نورانی تھا انھون نے اول ارسال کو جاتے دیکھا۔

خدا نے ہمکو ہدایت کی ہے کہ ہم اُون لوگون کے لیے دعا مانگین جو خشکی اور تری کی راہ سفر کرین خدا تمپر اپنی برکتین نازل کرے۔

صلیب مجرمون کے سر پر رکھ کر اُونکے لیے دعاے استغفار طلب کی۔

بگریانوف بغل مین ہاتھ دیے خاموش کھڑا تھا یہ دیکھکر اُوسکو کمال حیرت ہوئی۔

کیا یہ وہی پادری ہے جسکو مین تنخواہ دیتا ہون اور اپنے گرجا گھر مین رکھتا ہون اور یہ میری ہی چاندی کی صلیب ہے ان لوگون کو برکتین دے رہا ہے جنھون نے مجھکو مار ڈالنا چاہا تھا یہ تمام حرکتین اسنے میری بلا اجازت کی ہین۔ اس ناتجربہ کار کے جلد تر مین

اندر لیجاؤ اور پر جلا کر دھونی دو کیونکہ بیہوش کا عمدہ علاج ہے۔

اِس کامل سزا کی تعمیل خاموشی سے ہوئی عورتین روتے روتے تھک گئی تھین اور بعض بیہوش مٹی مین لوٹتی تھین اور بعض پڑی ہوئی تھین۔

جنکو بید لگے تھے غش آگیا تھا اور کچھہ نشہ کی سی حالت مین گنگ تھے پسینہ ماتھے سے جاری تھا اور پشت سے سیاہ قطرے خون کے ٹپک رہے تھے۔

جب سزا ختم ہوئی تو ٹکٹی سے کھولے گئے زبردستی برانڈی پلائی گئی اور کمیون کے دفتر کو لے گئے یہی مقام جیلخانہ کا کام دیتا **اِسٹانو واے** کے مزاج مین بہ نسبت **بگریانوف** کے زیادہ رحم تھا گو وہ ایسی باتون کا عادی تھا تاہم اُوسنے کمبخت عورتون کو اونکے شوہرون کے پاس بھیجدیا تاکہ اُونکی خدمت اور زخمون کی مرہم پٹی کریں

اِس تنگ کمرے مین عورتین پھرتی تھین اور یہ کم نصیب مجروح سوکھی گھاس پر پڑے تھے عورتین زخمون کو پوچھتین اور اونپر مرہم لگاتی تھین۔

بگریانوف بھی دیکھنے گیا تھا کچھہ رحم و ترس کیوجہ سے نہین بلکہ اِس غرض سے کہ کچھہ اور ایذا پہونچائے لیکن اُوسکو اندر نہ جانے دیا اور کہا حکم نہین ہے۔

اُسنے کہا کیون یہ تو میری خود جائداد ہے اِسکو حیرت ہوئی اور غصّے سے یہ کہا تھا اور نہین دریافت کرسکتا تھا کہ میری خوشی کا روکنے والا کون شخص ہے۔

اسٹانو واے نے کہا کہ مجھکو جیلخانے کا اختیار ہے مین نہین چاہتا کہ میرے جیلخانے کے لوگون کو کوئی ستائے۔

بگریانوف نے کہا کہ یاد رکھو تم موقوف کردیے جاؤگے اور غضب کی نگاہ سے دیکھا اور گوڈنیٹ کہکر روانہ ہوا۔

اسنے دیکھا تھا کہ شبیہ مسیح کے سامنے سر جھکائے نماز پڑھ رہی ہے۔

بگریانوف نے اپنی بی بی سے کہا کہ تمھارا دل نہایت کمزور ہے اور آہنی پنجہ سے اوسکا بازو پکڑکر کھڑا کیا پھر کہا کہ اے میری پیاری جب شریر اپنی شرارت کا ثمرہ پائین تو اوسکا دیکھنا اچھی بات ہے تم یاد رکھو میری پیاری کہ اونھون نے تمھارے شوہر کو مارکر تمسے چھین لینا چاہا تھا۔

میڈم بگریانوف اپنی آنکھین بند کیے کھڑی تھی اور شخص مضروب کی آواز پر کانپ جاتی تھی جب بید پڑنے لگے تو چیختے چیختے تھک گئے آواز نہ نکلتی تھی کراہنے لگے اور یہ کم نصیب لیڈی ہونٹون سے دعا کرتی تھی۔

اسٹانوو اے نے کہا تلوہوے جو کھڑا ہوا شمار کر رہا تھا ٹھہرو۔

میڈم بگریانوف نے آہستہ سے کہا کہ کیا ابھی بید لگا نہین چکے نہایت افسوس کی نظر اوٹھاکر اپنے شوہر سے پونچھا تھا۔

بگریانوف نے کہا کہ اے میری قمری ابھی سو ضرب اور باقی ہین۔

ڈانیل لوکیچ انکو معاف کردو جسطرح تمکو اپنے خدا سے امید معافی کی ہے۔

اسکے جواب مین اسنے یہ کہا کہ تمکو افسوس ہوگا کہ انھون نے مجھکو نہ مار ڈالا۔

یہ بولی کہ اوہ انپر رحم کرو اور ایسی بدہوا اس تھی کہ یہ نہ جانتی تھی کہ منہ سے کیا نکلتا ہے

بگریانوف نے ہاتھ اوٹھاکر لوگون سے کہا کہ بید لگائے جاؤ۔

ہوا مین بید کی سنسناہٹ سنی زور سے چیخ مارکر **میڈم بگریانوف بیہوش** زمین پر گری۔

بگریانوف بولا کہ کیا ہی اسکا چڑیا کا سا دل ہے اور پشیخدمتون سے کہا کہ اسکو

ہوکر سیبریا کی کانون کو جائین۔

انھون نے حکم سزا سنکر ذرا بھی جنبش نہ کی مگر تمام دن موضع مین صدائے بازگشت رونے پیٹنے عورتون بچون کی آتی تھی عورتین اپنی خانہ ویرانی اور بیوہ پنے پر روتی تھین۔

یہ سب اپنے مکانون کے دروازے پر اسیطرح بیٹھی تھین جسطرح کوئی مردے کے لیے بیٹھتا ہے جب ان عورتون کو داڑھین مارکر روتا سنتا تو بگریانوف کو خوشی ہوتی اور کہتا کہ مجھکو علانیہ فتحیابی ملی مگر ایک عرصے کے بعد اسکو بھی برابر رونے کی آواز ین سنکر بُرا معلوم ہونے لگا۔

یہ چاہتا تھا کہ اونکے رونیکو روکے جسوقت اسنے افسر اسٹانوواے سے ذکر کیا جسکو اس عہدے کی تعمیل کا حکم تھا اوسنے فوراً جواب دیا کہ یہ معمول نہین ہے کہ کسیکے ذاتی رنج والم کو روکین اور نہ مجھکو اسکی ممانعت کا حکم ہے بگریانوف کو ایک یہ بھی خوشی تھی کہ سزاے بید ملتے ہوے آنکھون سے دیکھون اسکو وہ کبھی فراموش کرتا۔

یہ بڑے اشتیاق سے دیکھتا تھا کہ اُن بیوقوفون کی پشت برہنہ کی گئی جنھون نے اسکو زندہ چھوڑ دیا اور بید مارنے والے سپاہیون کے گرد حلقے کیے عام تماشائی کھڑے تھے اور یہ لوگ تازیانے لیے ہوے تھے کہ ٹکٹی سے بندھ چکین تو ہاتھ صاف کرین۔

اول ہی صداے واویلا کے ساتھ بگریانوف کا زرد چہرہ خوشی سے سُرخ ہوگیا ظالمونکی سی خوشی اوسکی نیلگون آنکھون سے عیان تھی چارون طرف دیکھتا تھا۔

انکے ملازم مکان کے روبرو بطور گارد آف آنر کے جمع تھے مگر میڈم بگریانوف وہان نتھی۔

یہ مکان کے اندر گیا اور اپنی زرد رنگ بی بی کو گھسیٹتا ہوا لایا جسکو غش آیا جاتا تھا

یہ شہادت اُونکے جُرم کی ہے صرف اَلیونچا نے گفتگو کی۔

اگر مینے مالک کو مار ڈالنا چاہا تو کیا۔ یہ جواب اِن لوگون کو دیا جو اِس سے سوالات کرتے تھے۔ اول تو یہ تمھارا معاملہ نہین ہے تم شہر کے لوگ ہمارے پاس نہین آئے تھے بجز اِسکے کہ ہمارے ہاتھ پاؤن باندھ کر ہمکو سیبیریا روانہ کرو تم کیونکر جانتے ہو کہ ہمپر کلیف اور مصیبت کیا گذرتی ہے اور ہم کیا خیال کرتے ہین تم کسی بات مین ہمسے واقف نہین ہو اور تم ہمکو گروہ بد ذاتون کا جانتے ہو کہ یہ دنیا مین غلط کام کرنیکے لیے پیدا ہوا ہے اگر ہم ہمیشہ غلطی پر ہین تو یہ کیونکر ہے ہمارے ہمسایے مین اور کاشتکار بھی تو ہین جو اپنے مالک سے ہمیشہ خوش و خورم ہین اور ہر کام وفاداری سے کرتے ہین ہمنے اِس کام کو پہلے ہی کیون نہ کیا جو کل شب کو کرنا چاہا تھا صرف اِسوجہ سے ایسا ارادہ ہوا ہے کہ ہمنے مدتہاے دراز تک تمام مصائب اور اذیت کو مثل بے زبان بھیڑون کے برداشت کیا ہے ورے اِسکے کچھ ہم تنہا نہین ہین جو اپنے مالک کے مار ڈالنے مین کوشش کی پہلے بھی یہ حرکت ہوئی اور جبتک ہمارا پیغمبر بچانے والا ہم مصیبت زدہ کاشتکارون پر رحم نکرے گا پھر بھی واردات شُدنی ہے۔

افسر تحقیقات کنندہ عقیل اور رحیم تھا ہمیشہ اُوس فرقہ مین تھا جو ہر ایک کی بندی خلاص ہونا چاہتا تھا پس مجرم کو بیان کرنے دیا اور خود سنا کیا جب اکینو نچا باتین کرکے تھما تو اِسنے اُسکو رحم کی نگاہ سے دیکھا دوسری طرف بگریانوف غُصّے سے مٹھی باندھے کھڑا تھا افسر نے کہنا چاہا مگر کچھ نہ کہا کیونکہ بجز عفو قصور کے اور کچھ کہنا فضول تھا۔

یہ پانچ مجرم اور وہ لوگ جنپر بگریانوف کو عداوت کا ظن غالب تھا چاہتا تھا کہ یہ سب ماخوذ ہون کوئی باقی نرہے انکو سزا ملے کہ دو دو سو بید اور ہمیشہ کے لیے جلاوطن

بگریانوف نے کہا جلدی جلدی بجاؤ مین چاہتا ہون کہ کوئی ناچنے والا بھی ہو کیا تم میری رائے پسند نہین کرتے ہو۔

اسنے گھوم کر دیکھا کہ کوئی مجھے جواب دے مگر کمرہ خالی تھا صرف خدمتگار کاندھے پر رومال ڈالے کھڑا ہوا اسکی طرف خوف سے دیکھ رہا تھا۔

بگریانوف نے ڈپٹ کر کہا کہ اپنے مالک کو بلا لا۔

مالک ہوٹل جھکتا اور سلام کرتا ہوا آیا۔

بگریانوف نے کہا تم کیون چلے گئے تھے۔

اے مالک آج کا دن کام کا ہے اسلیے مین کام کرنے چلا گیا تھا۔

بگریانوف نے کہا تم جھوٹ بولتے ہو آج بازار کا دن نہین ہے۔ تم مجھسے اسلیے خوف کرتے ہو کہ مین اپنی رعایا کی پشت کے تسمے اوڑاؤنگا اونکو سیبریا بھیجونگا مجھے افسوس ہے کہ تم میری رعایا نہین ہو نہین تمکو بھی سیبریا بھیجدیتا جلدی اپنا بل (حساب) لاؤ اور کہدو کہ میرا گھوڑا جو تین مین بھیڑیون کو اپنے گانون مین پسند کرتا ہون تم مشمناتی ہوئی گوشفندونکو پسند نہین کرتا ہون ہرچند مالک ہوٹل نے عذرات کیے بگریانوف نے نہ مانا اور فوراً روانہ ہوا۔ کوچبان سے کہا آہستہ آہستہ چل جلدی نکر جب صبح صادق مین اپنے گھر پہونچا تو سپاہیون کی چمکتی ہوئی ٹوپیون کو دیکھا جو موضع کے دروازے پر پہرا دے رہے تھے گھر مین پہونچا تو خوشی سے ہاتھ ملے بی بی نے چاء کا پیالہ بنا دیا سوال کرتے ڈرتی تھی۔

باب پنجم

تحقیقات بہت کم ہوئی ماخوذ کاشتکارون نے خاموشی کی اور اس سے ثابت ہوا کہ

میرے آنیکی یہان وجہ یہ تھی کہ میرے کاشتکارون نے کل رات مجھے مارڈالنا چاہا تھا۔
پس وہ حیرت کی جو داویلا ہوئی تو حیرت ہی حیرت تھی اور کوئی بات نتھی۔
بگریانوف بولا مجھکو اونھون نے مارڈالنا چاہا تھا۔ شراب جو پی تو نشہ کی ترنگ مین لگے بکنے۔ مگر جو کچھ اُنھون نے مجھسے مانگا مینے دینے کا وعدہ کیا اُونھون نے مجھے چھوڑ دیا کیا ہی بیوقوف تھے اُوسنے اپنے فرہمسایہ سے پوچھا کہ کیون تمھارے نزدیک بھی وہ بیوقوف تھے ایک کھُردرے پن سے اُوسنے پوچھا۔
جتنے لوگ بیٹھے تھے پیچھے ہٹے اور خوف کرتے تھے کہ یہ کیسا بلا کا شخص ہے انمین سے کوئی ہنستا نہ تھا۔
بگریانوف کی تیوری پر بل آیا جب اسنے ہر شخص کے چہرے کی طرف دیکھا اور خیال کیا کہ یہ میری رعایا نہین ہین اور پھر خوش مزاجی سے باتین کرنے لگا اور کرسی پر جھوم رہا تھا
خیر اُونھون نے مجھے چھوڑ دیا مین گورنر کے پاس سیدھا پہونچا تمھارا گورنر اچھا شخص نہین ہے وہ تو ایک بوڑھا بیوقوف شخص ہے ہرچند وہ ایسا ہے مگر اُوسکے سپاہی کل میرے موضع مین رہینگے اور وہ عمدہ عیسائی جنھون نے مجھکو جنت رسید کرنا چاہا تھا اب وہ سیبریا کو بھیجے جائینگے اور پہلے اُونکی پُشت تازیانون سے خوب گرم کیجائیگی۔ اسیوجہ سے مینے کہا تھا کہ مین کام کو اور سیر کو آیا ہون۔
خاموشی بدستور رہی اور بگریانوف کے گرد جو حلقہ تھا اُوسکو اور وسعت ہوئی۔
آدمی مین باجا سننا چاہتا ہون کھانے کے بعد مجھے باجا پسند ہے۔
کمرے مین جو باجا رکھا تھا خدمتگار نے اوسکو کوک دیا یہ باجا ہر ایک روسی ہوٹل مین ہوتا ہے۔

بگریانوف نے کہا کہ کھانیکے ساتھ مُربا بھی ہو مین بہت چاہ سے کھاتا ہون۔

مالک ہوٹل وہان بجلی کی طرح چلا گیا۔

اس عرصے مین ایک سوداگر پارچہ جو شہر مین اعلےٰ درجے کا تھا بگریانوف سے باتین کرنے لگا۔

آپ شہر مین سیر کے لیے آئے ہین یہ کہکر اسکو خود ہی اپنے کلام سے حیرت ہوئی۔

بگریانوف نے کہا کہ یہ تو ظاہر ہے یہ کہتے وقت اپنی ٹانگین دوسری کرسی پر پھیلا دین قصور معاف کچھ عرض کرون آپ کام کے لیے یا تفریح کے لیے تشریف لائے ہین۔

بگریانوف نے کہا دونون وجہ سے آیا ہون مگر اینڈرو پرو کو وچھہ مین تمسے آج کچھ نہ خریدون گا۔

سوداگر نے کہا کہ مینے تو یون ہی عرض کیا تھا معلوم ہوا کہ آپ لارڈ کچھ خریدنے نہین آئے ہین۔

اوسوقت کھانا آگیا بگریانوف نے کوئی جواب ندیا خوب مزے سے کھانا شروع کیا۔

رات کی تشویش اور اکتوبر کی سرد ہوا سے اشتہا بڑھ گئی حلق تک خوب کھایا اور اپنی حلق کو ایک بوتل بورڈیا کی پی کر دھو دیا فرانسیسی شرابون کو بڑی چاہ سے پیتا تھا اسکے بعد قہوہ کا پیالہ مانگا اسکے بعد دیوار کی طرف منہ پھیرا اس صورت مین نظر حقارت سے لوگونکو دیکھ سکتا تھا اور یہ بیٹھا رہا۔

پس پیارے کیوٹرون تم واقف ہونا چاہتے ہو کہ مین یہان کیون آیا ہون۔

ایک موٹے تازے دوکاندار نے جو اسکے قریب تھا جواب دیا۔ ہان لارڈ۔

بگریانوف نے کہا کہ اے پیارے بھائیو مین تمھارا اشتیاق پورا کرونگا۔

ہوتی ہے اور غیر ملک کے لوگ بھی ہنستے ہین اگرچہ وہ مار بھی ڈالتے افسوس سے کہا کہ کیا خوب ہوتا۔

بگریانوف یہان سے گاڑی پر سوار ایک عمدہ ہوٹل کو گیا جو شہر مین تھا یہ بہت بڑی عمارت تھی اور خوب قلعی وغیرہ کی ہوئی تھی۔

جانور گوبریلا اور لال بیگ میزون پر پھرتے تھے اور نمی کی ایسی بو آتی تھی کہ دماغ پراگندہ ہوتا تھا ہوٹل کے ملازم سرخ قمیص پہنے میلے رومال ہاتھون مین لیے کاندھون پر ڈالے ادھر اودھر پھرتے تھے کوئی پیالہ تشتری لیے جاتا تھا۔

بگریانوف کے جانے سے موجودہ لوگون کو حیرت ہوئی ہر شخص نے گردن بڑھا کر دیکھا کہ سفید داڑھی اور سفید ابرو والا رئیس کیسا ہے جسکا نام لیکر بچون کو کھلایا جاتا ہے ڈراتی ہین جہان کوئی بچہ روتا یا ضد کرتا تو اوسکو ڈراتے تھے کہ فلان شخص کو بلا لینگے بجاے اسکے کہ کیسی سی کچھ کہتا اسنے ٹوپی اوتار کر سب کو جھک کر گھومائی اور کہا گوڈ ڈے (سلام دن کا) اسکے سلام کا جواب خاموشی سے لوگون نے دیا گو یہ لوگ نہین چاہتے تھے کہ اسکو یہ ظاہر ہو کہ انھون نے دیکھا ہے گو سب یہ بھی چاہتے تھے کہ یہ ناراض بھی نہو۔

ایک خدمتگار ایک میز کے صاف کرنے کو بڑھا جو میلی تھی اور **بگریانوف** اوسکے نیچے بیٹھا تھا اور ایسا خاموش تھا کہ اگر پن بھی گرتی تو آواز آجاتی۔

اوسوقت مالک ہوٹل سلام کرتا ہوا سر جھکائے انکے پاس آیا۔

اسنے آہستہ سے پوچھا کہ آپ لارڈ کا کیا حکم ہے۔

مین لارڈ کچھ کھانا چاہتا ہون عمدہ سے عمدہ جو کھانا تمھارے پاس تیار ہو لاؤ۔

اوسوقت بہت عمدہ مزہ دار کھانے کی تیاری کا حکم دیا گیا۔

بگر یانوف نے کہا حضور آپ جو چاہین تحقیقات کرین وہی کافی ہے مگر مجھے ایک گارد ملے تاکہ مین اُون دیوانون سے محفوظ رہون۔

درحقیقت تم جانتے ہو کہ سزاے بید اور سیبریا ہی ان بدنصیبون کی قسمت مین ہے۔

بگر یانوف بولا مجھے تو یہی امید ہے۔

خیر صاحب تمھاری درخواست کی تعمیل ہوگی۔ تمھارے موضع پر جاکر آج سپاہی قبضہ کرینگے

بگر یانوف بولا کہ مین حضور کی مرحمت کا مشکور ہوا۔ اور رخصت ہونیکو اوٹھا۔ اسکا ہاتھہ دروازے کے بازو پر تھا اُوسوقت جنرل نے اتفاقیہ ہاتھہ کے اشارے سے کتاب کو گرادیا جو میز پر رکھی ہوئی تھی بگر یانوف نے گھوم کر دیکھا اور دونون کی آنکھین چار ہوئین۔

صاحب تم جانتے ہو کہ تمھارے کاشتکار نہایت ہی بیوقوف تھے کہ قابو پاکر اونھون نے تمکو نہ مارا۔

بگر یانوف نے کہا کہ حضور میرے خیالات آپکے خیالات کے مانند نہین ہین۔

یہ کہکر جھک کر سلام کیا اور باہر کا راستہ لیا۔

گورنر کمرے مین نہایت غصے سے ٹہلتا رہا یہ غصہ ویسا ہی تھا جیسا کہ نیک آدمیون کو ہوتا ہے جبکہ اُونکو کسی شیطانی حرکت سے سابقہ ہوتا ہے مگر کوئی چارہ نتھا اسکے ہاتھہ مین کچھہ کاغذ تھا جسکو غصہ اور خیال مین مَل دَل ڈالا تھا یہ اوسحالت مین میز پر بیٹھا اور حکم دستخط کیا کہ گارد موضع بگر یانوو کا کو جاے۔

گورنر نے کہا ہمارے مُلک مین بہت کم بدذات رہ گئے ہین یہ الفاظ اوسوقت زبان پر تھے کہ جب یہ بگر یانوف کا نام لکھتے تھے اور کہا کہ گو کم ہین مگر ہمارے ملک کی بدنامی

دیا تھا وہ اپنی نجات کا آسان ذریعہ یہی سمجھے کہ مجھے مار کر اپنے قرضے سے پاک ہون۔

کیا تمھارے یہان تمھارے ہمسایون سے بڑھ کر بہتر زراعت ہوئی تھی۔

نہین حضور۔ **بگریانوف** نے ہونٹ دبا کر زبان سے کہا۔

گورنر نے کہا کہ خیر تم آخر کار انکے مالک ہو یہ معاملہ میرا نہین ہے پھر تم کہتے ہو کہ انھون نے مجھے چھوڑ دیا۔

بگریانوف نے کہا کہ حضور ہی اس امر کو تحقیق کر سکتے ہین۔

گورنر نے کہا تمنے اُولسے کیا شرطین کین۔

اس معاملے مین شرطون سے کچھ واسطہ نہین ہے جو وعدے زبردستی دھمکا کر لیے جاتے ہین وہ تو قانون مین محض باطل ولغو ہین۔

گورنر نے کہا کہ ہان بالکل درست ہے غالباً انھون نے تمسے اول شرط یہ کی ہوگی کہ رات کو جو ماجرا گذرا ہے ہرگز زبان سے نہ نکالوگے اور تم سیدھے یہان چلے آئے کہ اونکو ماخوذ کراؤ۔

بگریانوف نے کہا حضور آپ کو تعجب ہو۔ یہ الفاظ حسب معمول طنز کے کہے اُسکا خون جوش کھا رہا تھا کہ یہ اعلےٰ درجہ کا شخص مجھسے کیسی باتین کرتا ہے۔

نہین صاحب مجھکو تعجب نہین ہے تم تحقیقات چاہتے ہو۔

مین خیال کرتا ہون کہ اس امر کے لیے میرے ہی اظہار کافی ہین۔

نہین کافی نہین ہین۔ شاید تمھارے پاس ثبوت ہو۔

بگریانوف کے چہرے سے غصہ نمایان ہوا کیونکہ یہ خیال کرتا تھا کہ مین تو رئیس ہون اور حیف ہے کہ رعایا کے مقابلے مین جو بیان مین کرون مجھسے اوسکا ثبوت چاہا جاے

بگریانوف نے کہا ہان میرے دوستو مجھپر بھروسہ کرو یہ کہکر راستہ باہر کا بتایا اور کہا کل اوس کاغذ پر دستخط ہونگے جس سے یہ ترائی تمکو دیدیجائیگی۔

گوڈنیٹ۔

یہ کاشتکار الیونچا کے پیچھے چلے اور الیونچا اسطرح مستحکم مزاجی سے جاتا تھا کہ جسطرح کوئی شخص کارروائی کر گذرتا ہے اور اپنی قسمت اور اوسکا ثمرہ بھگتنے کو جاتا ہے۔

جب یہ لوگ سڑک کے گھوماؤ پر گذر گئے تو بگریانوف نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اصطبل مین گیا اور آہستہ سے کوچبان سے مہربانی کے ساتھ کہا۔

نہایت تیز گھوڑا نکالو اوسکے سُمون پر گھانس باندھو اور گاڑی کے پہیون پر گھانس لپیٹو مجھکو شہر مین نہایت ضروری کام ہے مین اپنے جانے سے کسیکو مطلع کرنا نہین چاہتا ہون

آدھ گھنٹے کے بعد یہ گاڑی بلاشور وغل سڑک پر جاتی تھی مکان اور میدان تاریکی مین تھے آسمان پر ہوا تیز تھی جب گاڑی صدر کی پختہ سڑک پر پہونچی تو بگریانوف گاڑی کے گوشہ مین بیٹھا اور دل سے ہنسکر کہا کہ کیا ہی بے وقوف تھے۔

باب چہارم

جب بگریانوف شہر مین پہونچا تو سات بجے ہونگے یہ سیدھا ایوان کو چلا گیا اوسکی اطلاع دی گئی اور گورنر نے سرد مہری سے اوس سے ملاقات کی۔

تم بیان کرتے ہو کہ کل شب کو تمھاری رعایا نے تمکو مار ڈالنا چاہا تھا اوسکی ناراضی کا باعث کیا ہے مجھے گمان ہے کہ ایسی سخت کارروائی پر جو وہ آمادہ ہوے تو اونکو ضرور کوئی شکایت ہوگی وہ نہ تو مجھکو مالگزاری دیتے ہین نہ میرا قرضہ دیتے ہین جو مین نے اونکو تخم ریزی کیوقت

جو مینے وعدہ کیا ہے قسم ہے اس صلیب کی مین تمکو گیہون اور آلو دونگا۔
اور دریا کے کنارے کی ترائی جو موجود ہے۔
ہان جیسی موجود ہے یون ہی دیدونگا بلکہ مین قسم کھاتا ہون کہ گھانس کی ٹال بھی اوسکے ساتھ تمکو دیدونگا اور کیا چاہیے۔
اَلیونچا بولا کہ تم یہ قسم کھاؤ کہ آج کی شب کی کارروائی کو کسی جاندار سے نہ کہوگے اور یہ قسم کھاؤ کہ اپنی رعایا سے برحم و بخشش پیش آؤگے۔ اور تم ہماری لڑکیون کی بے آبروئی نکروگے ہمسے کام لوگے تو مزدوری دوگے بیگار نہ کراؤگے۔
تم اپنی روح کی قسم کھاؤ اور تمام مغفرت کی امیدون کی قسم کھاؤ اور صلیب پر اپنے پیغمبر کی قسم کھاؤ جو تمھارے اور ہمارے لیے صلیب پر چڑھا تھا۔
مین اپنی روح کی قسم کھاتا ہون اگر خلاف کرون تو ہمیشہ کے لیے جہنم مین رہون اور لاش مسیح کے لیے جسنے ہم سب کے لیے قضا کی تھی۔
سب کاشتکارون نے صلیب کا نشان بنایا اور بوسہ دیا یگریانوف نے بھی یہی کہا۔
یگریانوف نے کہا اے میرے چھوٹے کیوڑون اب ذرا مجھکو کھولدو۔
اُنھون نے اِسکو کھولدیا یہ اوٹھا اور جسطرح بھیگا ہوا کتہ بدن ہلاتا ہے اسطرح اپنے جسم کو ہلایا اسکی نگاہ مین عداوتانہ فتحیابی تھی اَلیونچا سے چار آنکھین ہوئین جسکی نگاہ مین بے اعتباری تھی اَلیونچا نے گھومکر یکایک دیکھا کہ کوئی ہتھیار تو نہین ہے مگر وہان کوئی ہتھیار نتھا۔
اَلیونچا نے کہا اے میرے ساتھیو تم سب تباہ ہوگئے یہ تمھارا ہی کردار ہے خیر تو میرا رخصتی سلام ہے۔
کاشتکارون کو اوسوقت یکایک خوف پیدا ہوا اُنھون نے کہا کہ اپنی قسم کو یاد رکھنا۔

ایک کاشتکار بولا کہ اگر ہم تمکو چھوڑ دین تو تم ہمکو کیا دوگے اور کاشتکار بیقراری سے اکنیونچا کو دیکھتے تھے جسنے انسے اپنا تعلق دور کیا۔

مین تمکو دریا کے کنارے چراگاہ مویشیون کے لیے دیدونگا۔ اونسنے جانا کہ اب مین بچگیا یہ چراگاہ نہایت عمدہ زمین تھی سارا ضلع اسکو دیکھکر لالچ کرتا تھا اسکا ثانی کوئی مقام وہان نتھا اسمین آبپاشی ہوتی تھی اور نہایت زراعت ہوتی تھی اور صرف ایک بذار فقرہ ڈالر زراعت کی قیمت ہوتی تھی۔

ان آدمیون نے باہمدگر نظر کی اور لالچ مین آگئے تھے۔

انمین سے ایک چالاک تھا بولا کہ آج تم وعدہ کرتے ہو مگر کل اسکو توڑ دوگے۔ تم کسکی قسم کھاتے ہو۔

مین اپنی روح پاک کی قسم کھاتا ہون۔

کاشتکار نے کہا کہ یہ تو کافی نہین ہے کیونکہ ایک گناہ کرتا ہے اور ایک عفو چاہتا ہے خدا معاف کرتا ہے تمکو کوئی زبردست قسم کھانا چاہیے۔

بگریانوف بولا آنکھون سے خوشی ظاہر تھی کیا مین صلیب کی قسم کھاؤن۔

صلیب سامنے لائے۔

تم قسم کھاتے ہو اسپر کہ آئندہ اور گذشتہ سنہ کا قرضہ مالگزاری معاف کروگے۔

مین قسم کھاتا ہون۔

کاشتکار بولا جو ہم کہین وہی لفظ بہ لفظ کہو۔

بگریانوف نے پورا فقرہ کہا اور قسم کھائی۔

اور تم ہمکو گیہون اور آلو حسب وعدہ دوگے۔

بہت ہے تمھارا وقت آخر ہوا لو آؤ نماز پڑھو بس قصہ تمام ہوا۔

بگریانوف نے شیرین زبانی سے کہا کہ اے میرے معاف کرنیوالون اگر تم میرے جان بچاتے تو مین تمھارا قرضہ معاف کرتا اور اسقدر گیہون دیتا کہ تمام موسم سرما مین کھانے کو کافی ہوتا تم جانتے ہو کہ میرے کھتے غلے سے بھرے ہوے ہین اونکے ساتھہ ایک گٹھہ آلو بھی دیتا۔

انمین سے ایک بولا کہ یہ تو کافی نہین ہے۔

الیونچا آہ معاملہ ختم بھی کرو اور یہ کہکر رومال کو سخت پکڑا۔

کاشتکار کے بولنے سے بگریانوف سمجھا کہ اگر بڑے بڑے وعدے کرونگا تو جان بچ جائیگی الیونچا کے مانند اور مستقل مزاج نتھے وہ قتل کرنیسے تامل کرتے تھے اور انجام کا خوف تھا جیسا کہ اونکے سامنے بیان کیا گیا تھا۔

میرا مطلب یہ تھا کہ شخص جو موضع مین ہے اوسکو ایک گٹھہ آلو اور ہر ایک عورت یا بچہ کو نصف گٹھہ دونگا اور سال آئندہ کی رگذاری معاف کردونگا۔

الیونچا نے غصے سے کہا کہ لو جھگڑا تمام کرو وہ سمجھا کہ دشمن بچا جاتا ہے اسنے چاہا کہ پھینکے کو کھینچے اور لوگون نے اوسکا ہاتھہ تھام لیا۔

اگر مالک اپنے وعدون پر قائم رہے اور ہمکو انعامات بھی دینے کہتا ہے تو کیا لازم ہے کہ ہم اوسکو مار ڈالین۔

الیونچا نے کہا خیر یہی ہوگا مگر مین ابھی سے دیکھتا ہون کہ میری پشت تازیانے سے نگار ہے اور اگر بچ بھی گیا تو میرے استخوان سیبریا مین پڑے سڑتے ہونگے یہ تمھاری بہتری کے لیے یہ تدبیر کی تھی جو تمھاری خوشی ہو وہ کرو اور یہ کھو کر ایک کرسی پر بیٹھا اور اونکی طرف سے پشت پھیر لی۔

اکیونچا نے کہا اسکے پاس لے آؤتاکہ یہ بوسہ دے۔ مگر سنو اگر تمنے زبان سے کچھ بھی نکالا تو فوراً تم پھانسی پاجاؤگے تم مین سے کوئی مجھکو رومال دو جب رومال ملا تو اوسکا پھندا بنایا اور گلے مین بگریانوف کے ڈالا ایک سرا اسکا اکیونچا پکڑے رہا اوسوقت ایک کاشتکار صلیب لایا اور دوسرے نے اوسکے منہ سے رومال نکالا۔

بگریانوف نے بڑی سانس بھری اور آنکھین بند کرلین تاکہ جو خوشی اسکو ہوئی ہے وہ آنکھون سے معلوم نہو حقیقت مین بہت بڑی کارروائی تھی کہ کلام کرنے کی نوبت تو آئی اسکو یقین ہوا کہ اب مین اپنی جان بچالون گا۔

اسنے آہستہ سے کہا میرے دوست حقیقت مین مینے تمھاری نسبت ظلم اور اپنے خدا کا گناہ کیا ہے لیکن اگر تم مجھکو مہلت دوگے تو مین قسم کھاتا ہون کہ اپنی عادات کو سنبھالونگا اور جسقدر مینے تمکو ضرر پہونچایا ہے اوسکو باقی عمر مین دل سے دور کرونگا۔

یہ تقریر بہت طویل تھی اور اسکی گڑہت کا وقت بھی ملا تھا مگر خوب ہی تقریر تھی۔

اکیونچا نے حقارت سے کہا ہان ہم تمکو خوب جانتے ہین آج تو آپ میٹھی میٹھی باتین کرتے ہین لیکن کل ہمکو ضرور سیبیریا بھیجدوگے۔

بگریانوف نے صلیب کا نشان بناکر کہا کہ مین قسم کھاتا ہون کہ کبھی دغا نکرونگا اب مجھکو اپنی برائی معلوم ہوتی ہے اور جسقدر یہ برائی ہوگی جب تم لوگ مجبور ہوے کہ ایسا سخت جرم کرو جو خون ہے اور خدا کی نگاہ مین نہایت غضبناک ہے اسکا مواخذہ مجھپر ہو اگر مین رحم دل حاکم ہوتا تو تم ایسی حرکت پر کیون آمادہ ہوتے جس حرکت کو کلیسا کبھی معاف نکرتے جس سے تمھاری روح ہمیشہ خدا کی ناراضی سے خدا کے غضب مین پڑی رہیگی

اکیونچا نے کہا کہ خیر آپ ہماری روحون کو فکر نکرین پہلے اپنی خبر لیجیے ابھی ہمارا زمانہ

دوسرا بولا کہ شاید یہ مرنے سے پہلے نماز پڑھنا چاہتا ہے۔

الیونچا نے کہا کہ سنو مالک تم مرنے والے ہو تمنے ہمیشہ سختی کی ہے ہمنے جب التجا کی تمنے اپنا دل ہماری طرف سے پتھر کر لیا۔

اس شخص نے بے سوچے سمجھے یہ الفاظ کہے اوسنے وہی الفاظ کہے جو گرجا گھر مین سلوانک کی زبان مین سنے تھے۔

ہم تمھاری جان لینگے کیونکہ تمھارے ظلم سے محفوظ رہنے کا یہی ذریعہ ہے ہم تمھاری روح کو ایذا نہ پہونچائینگے پس تم اپنے دل کو خدا کی طرف رجوع کرو اور اپنے گناہونکی بخشش چاہو اور اوس سے دعا مانگو کہ وہ تمھاری روح کو جنت بھیجے۔

بگریانوف کی اونگلیون سے اوسکے سینے پر پھر ایک اشارہ ہوا۔

انمین سے ایک شخص بولا کہ یہ صلیب کا نشان نہین بنا سکتا ہے ذرا اسکا داہنا ہاتھ ڈھیلا کر دو۔

الیونچا نے فوراً بگریانوف کا ہاتھ ڈھیلا کیا تب اوسنے متبرک شبیہ اور انجیل مقدس کیطرف جو کھلی ہوئی میز پر رکھی تھی اشارہ کیا۔ یہ شخص جو اصلا رحم سے واقف تھا صبح اور شام دعا مانگتا تھا اور سونے سے پہلے کچھ بیبل بھی پڑھ لیتا تھا۔

انمین سے ایک نے کہا کہ کیا تم پڑھنا چاہتے ہو بہتر ہے کہ تم دعا مانگو۔

اوسوقت اسنے اشارہ کیا یعنے یہ نہین بلکہ وہ چاہتا ہون بیبل کے قریب چھوٹی سی صلیب پڑی ہوئی تھی۔

اس سے پوچھا کہ کیا تم یہ صلیب لوگے۔

اوسنے اشارے سے کہا ہان۔

ظاہر کرنا۔

آدھی رات کو اَلیُونچا ساتھیون سمیت **بگریانوف** کے مکان پر پہونچا اور خندق پھاند کر صحن مین گئے کُتّون نے شور کیا اُونکو وہ کھانا دیا جو ساتھہ لے گئے تھے اسکا پھینکنا تھا کہ وہ خاموش ہوے یہ آگے بڑھے سامنے کا دروازہ جسمین صرف سٹکنی لگی تھی آہستہ سے کھولا اور اندر پہونچے یہ لوگ مکان کا گھوما ؤ جانتے تھے برابر چلے گئے اور آخرکار **بگریانوف** کے دروازے پر پہونچگئے۔

ایک گوشہ کمرے مین مسیح کی شبیہ تھی اوسکے آگے ہمیشہ ایک شمع روشن رہتی تھی اس روشنی کو دیکھہ کر یہ لوگ ٹھٹھکے تاکہ دیکھین کوئی جاگتا تو نہین ہے مگر کسیکی آواز نہ آئی ایک شخص کی اندر سے خرّاٹے کی آواز آتی تھی یا اِنکے پاؤن سے تختے چرچراتے تھے یا دور سے کسی چڑیا کے بولنے کی آواز آجاتی تھی۔

یہ لوگ اندر گئے۔

بگریانوف چونک پڑا اور چاہا کہ غُل مچائے مگر فوراً کپڑا مُنہ کے اندر تھا یہ لاچار ہوکر پلنگ پر گرا۔

اوسوقت یہ قاتل رُکے اور ایک دوسرے کا مُنہ دیکھنے لگا۔

بگریانوف اونکے آگے مجبور پڑا تھا صرف مار ڈالنا باقی تھا۔

بگریانوف کی مخوف آنکھین اونکو دیکھتی تھین یکایک اُوسکے چہرے کا رنگ جو ذرا رومال سے ڈھکا ہوا تھا بدل گیا اوسکا داہنا ہاتھہ کھلا تھا اوس سے سینے پر اُوسنے صلیب کا نشان بنایا معلوم ہوتا تھا کہ گویا نماز آخر ادا کرتا ہے۔

ایک کاشتکار نے کہا کہ کیا ماجرا ہے۔

پھر دیر تک لوگ خاموش رہے۔

اَلیوشنچا نے غصے سے کہا کہ کیون کیا یہ ممکن ہے یا نہین۔

پھر کسی نے کچھ جواب ندیا۔

تم تو سب عورتون کا جامہ پہنے ہو اور یہ کہکر زمین پر حقارت سے تھوکا اور کہا تھوکتے ہے

انمین سے پانچ چار جو ذرا دلیر تھے بولے کہ خیر اچھا جو کہتے ہو وہ ہوگا لیکن آواز مین غصہ تھا

اَلیوشنچا نے کہا اپنے نام بتاؤ۔

اسپر ہر ایک نے اپنے نام بتائے۔

کیا تم قسم کھاتے ہو آج شب کے مشورے کو مخفی رکھوگے چاہے جان جاتی رہے مگر ظاہر نہ کروگے۔

آہستہ سے انھون نے جواب دیا کہ ہم قسم کھاتے ہین۔

جسطرح تمکو اپنی روح کی مغفرت کی امید ہے ویسی ہی قسم کھاتے ہو۔

ہان جیسے ہمکو اپنی ارواح کی مغفرت کی امید ہے ویسی ہی ہم سچی قسم کھاتے ہین۔

میرے ساتھہ کون چلتا ہے۔

جسکو چاہو پسند کرو اور ساتھہ لو یہ کام تو عام کی بہبود اور فلاح کے لیے ہے یہ کام عوض لینے کا نہین ہے جسکو تم پسند کروگے وہی بلا عذر تمھارے ساتھہ جائیگا۔

اَلیوشنچا نے چار مضبوط اور ناراض کاشتکارون کو نامزد کیا جنپر اوسکی غضب کی دھمکی تھی

اَلیوشنچا نے کہا کہ ابھی دو گھنٹے تامل کرنا پڑیگا چاند غروب ہو تو مالک خدا بگاہ کو جاوے جب وہ سو جاے تو اوسوقت اوسکو حیرت مین ڈالین اور گھوم کر اورون کی طرف کہا کہ تم سب جاؤ اور سو رہو صبح کو اوٹھنا تو بدستور اپنے کامون پر جانا اور بالکل عدم واقفیت

آزاد ہو جائینگے۔

اسکے بعد ایک شخص بولا کہ پھر کیا ہوگا۔

بعد کو کیا ہوگا جو ہماری مالکنی ہے اوسکو جائداد ملیگی اور وہ رحم دل ہے۔

اور قانون اور خون کا کیا مواخذہ ہوگا۔

اکیموشکا نے خاموشی سے کہا کہ اگر ہم اوسکو پھانسی دینگے تو کوئی خون نہ نکلے گا۔

معلوم ہوتا ہے اسنے دور اندیشی سے سب پہلو سوچ لیے تھے اور سبکے جواب بھی تجویز کر رکھے تھے۔

ایک شخص اندھیرے مین بولا۔ تاریکی سے معلوم نہوا کہ یہ کون بولا۔ کہ کیا وہ تنہا سوتا ہے۔

ہان اپنے کمرے مین تنہا سوتا ہے ہماری مالکنی اور نوجوان لیڈی پیشخدمت عورتون کے ساتھ دوسرے کمرے مین سوتی ہے ہم کچھ شور وغل نکرینگے۔

لیکن کتے جو موجود ہین۔

ہم کچھ تازے مرے ہوے مرغ کے بچے اپنے ساتھ لیجائینگے وہ کتون کی طرف پھینکدینگے کتے خاموش ہو جائینگے اسکے بعد پھر خاموشی ہوئی۔

اکیموشکا نے کہا کہ سبکے جانے کی ضرورت نہین ہے پانچ شخص کافی ہونگے اور مین تو چار ہی کو پسند کرتا ہون۔

اِنمین سے ایک شخص بول اوٹھا کہ وہ بہت مضبوط ہے ضرور زور آزمائی ہوگی۔

خیر پانچ آدمی چلین بس ایک دفعہ مُنہ مین کپڑا ٹھونس دیا تو گویا اوسکو مجبور کر لینا ہے کیون اب سب ٹھیک ہو گیا۔

مفلسی کی وجہ سے اپنے عیال و اطفال کی محبت اور عمدہ خیالات بالکل نہین ہوتے ہین بشریت کی کوئی بات باقی نہین رہتی بس اولاد کی محبت ماں کے دل مین رہجاتی ہے جھنوں نے اونکو جنا اور دودھ پلایا اور پالا ہے بلکہ اُنکی آنکھون مین نوجوان لڑکی جو ادھر ادھر خاموش پھرتی ہے ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جبکہ وہ شیرخوار تھی اور زانو پر بیٹھکر کھیلتی تھی۔

الیونچا اس غضبناک اور مصیبت کی بات سے کسیطرح دل کو تسکین اور صبر نہ آسکتا تھا کیونکہ وہ اپنی لڑکیون کو بہت چاہتا تھا اوسکے کوئی فرزند نتھا یہ لڑکیان خوبصورت تھین اور اسیکا سب کام کرتی تھین یہ بخوبی جانتا تھا کہ مالک کو مجھسے رنج و عداوت ہی پہلے بھی تکرار ہوچکی ہے بس پہلے میری ہی لڑکیان فروخت ہونگی۔ اور مجھی کو سزا ملیگی۔

کچھہ دیر تامل کرنیکے بعد اوسنے کہا کہ مین تو ہرگز گوارا نہ کرونگا اور راضی نہونگا کہ اپنی لڑکیون کو بھیڑون کی طرح فروخت کردون تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ اگر فروخت بھی کیا تو یہ دغا کرکے قیمت لے لیگا اسلیے مین پھر کہتا ہون کہ کبھی راضی نہونگا۔

تم کیا کروگے کیا ہم سب لوگ جان دیدین۔

الیونچا نے کہا نہین۔ وہ مریگا۔

کسی نے کچھہ جواب ندیا صدہا مرتبہ یہ خیال ہر شخص کے دل مین گذرا تھا کہ اگر وہ مرا تو اس غضبناک جوے سے جسکا بار عظیم ہمارے کاندھون پر ہے اوس سے نکلجائینگے۔ مگر زبان سے کسینے کچھہ نہ کہا تھا اب معلوم ہوتا تھا کہ یہ لفظ ایسے لوگون کے کان مین پڑا جنکو کچھہ پروا نتھی۔

بعد ایک لمحہ کے تامل کے **الیونچا** نے کہا یہ معاملہ کچھہ مشکل نہین ہے صرف عورتین ہی مکان مین ہین اور مرد شاگرد پیشہ مکانون مین رہتے ہین ایک لمحے کا کام ہے پھر ہم سب

یہ کہکر گھوڑے اور دروازہ بند کرلیا۔

صوبہ الونٹز کا لوگون کو خیال تھا کہ کیسا برفستانی مقام ہے اونکے خاندان منتشر اونکے گھر ویران تھے۔۔۔۔ یہ لوگ خاموش اپنے گھرون کو گئے۔

خدا کا غضب ہم لوگون پر ہے یہ آخری خرابی ہے اَنیونچا برابر یہی کہتا چلا جاتا تھا۔ اسکی چھ بیٹیان تھین انمین تین جوان تھین۔

باب سوم

رات ہوئی نہایت شدت کی سردی تھی اور سنسان ہو رہا تھا درختان بے برگ کی سوکھی اور سڑی ہوئی لکڑیان تند تیز سرد ہوا کے جھونکے سے ٹوٹ ٹوٹ کے گرتی تھین باریک ہلال پر سے ابر کے ٹکڑے رواروی سے گذرتے تھے موضع مین موت کی سی خاموشی تھی حالانکہ شام کے آٹھ بھی نہ بجے تھے جھونپڑون مین عورتین بچے منہ لپیٹ کر پڑ رہے تھے اور رونے روتے دل بھاری ہو گئے تھے۔

مرد جاگتے تھے اوس تاریکی شب مین اَنیونچا کے جھونپڑے مین بیٹھے ہوے ہر طرح ہر پہلو سے فکر کرتے تھے کہ کسطرح اس سے بچاؤ ہو مگر کوئی صورت مفر کی نظر نہ آتی تھی آلات اور دیگر اشیاے ضروریہ یا دُبلے سوکھے مویشی کے فروخت کرنے سے کیا بھلا ہوتا چند روز رفع تکلیف ہوتی پھر اُوس سے بڑھ کر مصیبت کا سامنا تھا اور موسم بہار آتا تو اسکے ساتھ عمدہ پیداوار کی امید ہوتی جب ہل اور مویشی نہوتے تو وہ زمین کا تردد کسطرح کر سکتے یا یہ کہ اپنے لڑکون بچون کی بربادی و تباہی پسند کرتے۔

بعض ایسے تھے جنکو یہی خیال تھا کہ خیر مجبوراً جو ہوتا ہے وہ ہو اسلیے کہ روسی کاشتکار دنگو

مجھے اور کچھہ درکار نہین بس اسی مین فیصلہ ہے۔

سرگروہ موضع نے دھیمی آواز سے کہا ہم تو کچھہ بھی نہین دیسکتے آپ خوب جانتے ہین کہ ابکی کیسی بُری زراعت ہوئی۔

بگر یانوف نے کہا کہ تمھارے اور میرے دونون کے لیے زراعت بُری تھی مجھے بھی روپیے کی بہت سخت حاجت ہے۔

سرگروہ نے دم سرد بھر کر کہا کہ روپیہ روپیہ کہان سے آئے اور کاشتکارون نے بھی بڑبڑا کر کچھہ کہا جس سے تصدیق ہوئی کہ بہت مفلس ہین۔

بگر یانوف نے خاموشی سے کہا۔ کہان سے آئے تم مجھسے پوچھتے ہو کہان سے آئے اچھا سوال ہے کیا تمھارے پاس گھوڑے نہین ہین کیا تمھارے پاس مویشی نہین ہین کیا تمھارے پاس سمور کی کوٹ نہین ہین کیا تمھارے پاس آلات نہین ہین مین جانتا ہون کہ ان تمام چیزون کی ایک قیمت ہے کیون کیا نہین ہے لیکن اے باپ . . . اسپر یہ بولے کہ بہ لیکن کون کہتا ہے مین ایک جبہ کسیکا نہین چاہتا کیون مین کسیکا قرضدار ہون . . . کیا تمھارا منشا ہے کہ مجھکو آج تم بیباق کروگے کیا تم خالی ہاتھہ آئے ہو۔

ہان مالک۔

خیر ایک ہفتے کی مہلت دیتے ہین اگر تم انوار آئندہ تک روپیہ کا بندوبست کر کے نہ آوگے تو مین ایک تدبیر روپیہ وصول کرنیکی کرونگا کچھہ میرے ہمسایہ صوبہ **اُلوشٹر** نے مجھسے لڑکیان چاہی ہین جو بطخون اور مویشیونکی خدمت کرین اور کھانا پکائین تم مین سے کچھہ لوگون کی بیٹیان نوجوان اور مضبوط ہین اونکی قیمت کی جانچ کرا کے فروخت کردونگا اور اسطرح تم اپنے قرضے کو اپنے کیسے کا منہ کھولے بغیر ادا کرسکتے ہو اے میرے بچو رخصت

دوسرا شخص جو صلیب کے قریب آیا وہ کون تھا یہ میڈم بگریانوف تھین نہایت ادب سے بڑھین اور صلیب کو اور ہاتھہ کو جسمین سے صلیب تھی بوسہ دیا مگر آنکھہ سے ہاتھہ آنسو ٹپک پڑا پادری نے اوسوقت اس کمبخت کے چہرے کو دیکھا۔

ایک گھنٹہ بعد ایک گروہ موضع والون کا بگریانوف کے دروازے پر حاضر ہوا وہ انکی آمد کے منتظر تھے اور عمدًا ٹھنڈی ہوا مین جو خوب تند تھی انکو اپنے دروازے کے سامنے کھڑا رکھا اور خود بالاخانے کوٹ اور سموری ٹوپی پہنکر دروازہ کھولا اور اونکے سامنے جاکر کھڑا ہوا۔

یہ بیچارے لوگ جنکی قسمت انکے ہاتھہ مین تھی سب یکجا کھڑے تھے جون ہی یہ باہر نکلا سب نے جھک جھک کر سلام کیا اور اسقدر جھکے کہ ہاتھہ زمین کو لگ گیا اوسوقت موضع کے بزرگ نے یہ کہا۔

مالک ۔ آپ واقف ہین کہ امسال کیسی بری پیداوار ہوئی خدا نے ہمپر رحم نہین کیا ہمنے وعدہ کیا تھا کہ ہمنے جو تخم آپ سے قرض لیا تھا بہار مین واپس دینگے لیکن نہین دیسکتے آپ ہم لوگون کے حال پر رحم کیجیے اور آئندہ فصل تک قرضہ ملتوی رکھیے اوسوقت خدا نے چاہا تو ہم واجب الادا سے دوچند دینگے آپکو دعا دینگے اور جبتک جیتے رہینگے احسانمند اور شکر گزار ہونگے ہمارے بنائے اب کچھہ نہین بنتا ہے۔

بگریانوف نے تبسم سے سنا اور آنکھین سبکی طرف پھرتی تھین اوسکے بعد نہایت سہولیت سے کہا۔

اے میرے بچو تم مجھکو واجب الادا سے دوچند دینا کیون چاہتے ہو کیا مین لالچی ہون کیا مینے واجب الادا سے کبھی زیادہ طلبی کی ہے اور جب یہ نہین ہے تو واجب الادا دیدو

یہ سجدے مین جاتے اور اوٹھتے تھے جسطرح کہ ہوا مین گیہون کی بالیان جنبش کرتی ہین جب یہ لوگ کہتے تھے کہ خداوندا ہم مصیبت زدون پر رحم کر تو معلوم ہوتا تھا کہ رجوع قلب اور کمال درد سے کہہ رہے ہین۔

بگریانوف نے یہ تمام کارروائی خاموشی سے دیکھی جب یہ دعا ختم ہوئی اور پادری صلیب لیے کھڑا تھا کہ حاضرین کے حق مین دعا دے اور اس غرض سے کہ لوگ بڑھ کر اس صلیب کو بوسہ دین اُوسوقت **بگریانوف** چُپ کھڑا رہا اُوسنے ذرا جنبش وحرکت نہ کی اور کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے آگے قدم بڑھائے اسکی بی بی نے حیرت سے اسکا مُنہ دیکھا اور پھر آنکھین نیچی کرلین اور خوف سے اسکو رعشہ آگیا یہ شخص کھڑا رہا اور مغرور تھا کہ مجال نہین ہے جو بغیر میرے کوئی آگے قدم بڑھائے پادری زرد کھڑا ہوا تھا اور جانتا تھا کہ یہ کیسی توہین ہو رہی ہے بگریانوف صلیب کی طرف بڑھا اور صلیب کا نشان اپنے پر بنایا صلیب کو بوسہ دیا مگر پادری پر غُصّے کی نگاہ گڑی ہوئی تھی۔

تمنے کسکی خواہش سے آج یہ دعا مانگی تھی۔

پادری نے جواب دیا کہ اے لارڈ اپنی خوشی سے مجھے خیال تھا کہ اِن کمبخت آدمیون پر خدا کا غضب نازل ہے اگر وہ ہماری دعا قبول نکرتا مگر اتنا تو ہوگا کہ ہماری دعا سے انکے دلون کو تشفی آجائیگی۔

بگریانوف نے تبسم سے کہا کہ یہ خیال تو اچھا تھا مگر یہ یاد رکھو کہ مین نئی باتون کو پسند نہین کرتا ہون۔ کیا تم آج ہمارے ساتھ کھانا کھاؤگے۔

بلا انتظار اپنے اس اہانت کے نیوتہ کے جواب کے **بگریانوف** گرجا سے چلا گیا اور پادری اس اہانت کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا اور برابر صلیب لیے کھڑا تھا۔

کھاتا ہے۔

آے ایوبنچا شاید وہ ابکی سنے تم جاؤ خدا کے فضل وبخشش پر ہمیشہ بھروسہ رکھنا چاہیے اگر تم کہو تو مین بعد نماز تمھارے لیے دعا مانگون کہ خدا ے عزوجل تم لوگون کی مصیبت پر رحم کرے۔

ایک اور کاشتکار نے کہا کہ ہم ایسی نماز کی قیمت کہانسے لائینگے۔

پادری نے مسکرا کر کہا کہ اس نماز کے کچھ دام نہ دینا اے میرے بچو نماز مین شریک ہو اس سے دل کو تشفی ہوگی خدا تمھارے مالک کے دل کو روشن کرے کہ وہ تمپر ترس کھائے اور رحم کرے۔

پادری مع اپنے نائب کے گرجا مین گئے اور سب لوگ پیچھے پیچھے تھے بگریانوف اپنے لوگون کو اپنا منتظر رکھتا تھا جبتک یہ نہ آتا نماز شروع نہوتی تھی آخر کار گرجا کا گھنٹہ بجنے لگا۔

معلوم ہوا کہ آتا ہے یہ گرجا مین داخل ہوا اور ایک لمحہ کھڑے ہوکر چارون طرف اپنے آدمیون کو دیکھا جنکو کہ وہ مثل مویشیون کے خیال کرتا تھا۔ اسکے بعد یہ اپنے مقام نشست کو گیا جہان خبگلہ لگا تھا اور نماز شروع ہوئی۔

جب معمولی نماز ختم ہوئی اور بگریانوف چلنے لگا تو اوسنے دیکھا کہ پادری نے کپڑے نہین اوتارے اور ایک التحائی نماز پڑھ رہا ہے یہ چین بجبین ہوا اور یہ تصور کیا کہ ان لوگون کو کیا منصب اور اختیار تھا جو انھون نے بغیر میری اجازت کے خاص نماز پڑھنے کے لیے کہا۔

معلوم ہوتا تھا کہ اُوسکی وجہ سے آدمی بڑی گرمجوشی سے نماز و دعا مین مصروف ہین۔

برادرون سے احسان کرے اپنی دولت مین حصے لگائے وہ اس احسان کو مدت العمر کبھی فراموش نہ کرینگے۔

مزارعین نے باہمد گر نگاہ کی انمین سے بعض بالکل مفلس نہ تھے لیکن مفلسی اعتبار کھوتی ہے۔

ایک شخص نے جو انمین سے کم مفلس تھا کہا کہ تمھاری تقریر اچھی نہین ہے کیا تم نہین جانتے کہ جب اونکو یہ معلوم ہوا کہ ہم مین سے کسیکے پاس روپیہ یا گیہون ہے وہ فوراً ضبط و قرق ہو جائیگا تب کیونکر ہماری مدد ہوگی۔

اسکے بعد خاموش ہوے دیکھا پادری صاحب آتے ہین۔ لوگ ایکطرف ہٹے تاکہ اُونکو راہ دین۔

اس سرگروہ نے جو بول رہا تھا کہا کہ اے باپ (روس مین قاعدہ ہے کہ پادری کو باپ کہتے ہین) ہم کیا تدبیر کرین ہم مالگزاری نہین دیسکتے ہین۔

پادری صاحب کی عمر چھبیس ۲۶ برس کی بھی نتھی دراز قد اور تندرست تھے چہرے سے صاف دلی عیان تھی اور نیلگون چشم تھی بھوری داڑھی اور بھورے لمبے بال تھے قیافہ اور روش سے جنٹلمین معلوم ہوتے تھے موجودہ مزارعین کو انھون نے نظر افسوس سے دیکھا یہ تازہ وارد تھے انکی بدبختی اور محتاجی سے کما حقہ واقف نتھے اور نہ اون لوگون کے دلی غصے سے آگاہی تھی۔

ہمارے پیغمبر کا قول ہے کہ مانگوگے تو ملیگا پس جاؤ اور اپنے حاکم سے ملتجی ہو تمھاری التجا سے اوسکے دل کے دروازے کھلینگے وہ تمھاری عرض کی سماعت کریگا۔

انمین ایک نہایت غصے سے بولا کہ وہ بہرا ہے ایسی التجا نہین سنتا اور نہ ترس

وہ دھوپ پڑی کہ الامان موسم بہار مین ہی زمین خشک ہوگئی دو تین مہینے کے امساک باران مین جو کچھہ امید ان بیچارون کو تھی ہر طرح منقطع ہوگئی تھی بیشتر صوبون مین زمیندارون نے دور اندیشی اور عقلمندی سے ایسے موقع کے لیے گیہون جمع کرلیے تھے مگر اس موضع کے کاشتکار بالکل نادار اور محتاج تھے سنین ماضیہ مین بھی پیداوار کم ہوئی تھی اور مجبوراً اپنے مالک سے تخم ریزی کے لیے اونکو غلہ لینا پڑا ستمبر کا مہینہ تھا جو کھیت مین متفرق درخت جمے تھے اونکی بالیان خشک درختون پر جھک گئی تھین پس فاقہ کش چوپائے کے سوا اور کسی کے کام کی نتھین اونکو بھوسہ ملا گیہون کی زراعت نہوئی گھانس کوڑے سے گیہون کی بالیدگی بالکل نرہی تھی ایک دن اتوار کی صبح کو کاشتکاران بگریانو وکا کے جو بیدار ہوے تو سنائی دیا کہ زمیندار آج ہی مالگزاری مانگتا ہے موسم سرما کی نسبت گمان تھا کہ خوب شدت کی سردی ہوگی وہ سر پر آپہونچا کسی کے پاس اتنا نتھا کہ تا آمد موسم بہار وہ اپنے بچون کی پرورش کرتے۔

قبل اسکے کہ گرجا گھر کے دروازے وا کیے جائین اوسکے سامنے ایک گروہ جمع ہوگیا تھا موضع کا بزرگ شخص ان لوگون سے کہتا تھا۔

اے بھائیو نمبردار نے تو کچھہ بھی نہ کیا افسوس ہے اور ہمارے پاس اسقدر نہین ہے کہ روزمرہ قوت بسری کرین کیا ہم اپنے مالک سے ملتجی نہون کہ واجب الادا مالگزاری سنہ آئندہ تک ہمسے لینا ملتوی کرے شاید خدا ہمپر رحم کرے اور عمدہ پیداوار ہو۔

اس تجویز کو لوگون نے خاموشی سے سنا سب سرنگون کھڑے رہے دلمین کہتے تھے کہ اسمین تو ناکامی دھری ہوئی ہے بعض نے بظاہر شانہ ہلا کر کہا کہ یہ تو فضول تدبیر ہے۔

پھر اسنے کہا کہ کیا تم مین کوئی ایسا ہے جو باقی کی ضمانت کرسکتا ہے اگر ہے تو وہ اپنے

وہ مہمان نوازی کو بھول گئے تھے اوس غیر شخص کی کمبختی تھی جو اُدھر سے جلتی ہوئی دھوپ مین آتا اور ایک گھونٹ پانی مانگتا عورتین اوسکو وہان سے باہر نکالدیتین لڑکے اُسکو اینٹین مارتے اور کُتون کو للکارتے وہ خیال کرتے تھے کہ ہر ایک رئیس ہمارا دشمن ہے۔

مکانات خالی اور زمینین پڑی ہوئی تھین اور چاہات پانی سے بھرے ہوے تھے مگر اِس خوف کے مارے کوئی پانی نہ نکالتا تھا کہ کہین ٹکس نہ لگے اور لاغر مویشیون کو دیکھکر اُوسکے حاکم کے ظلم و تشدد کی شہادت ہوتی تھی حوالی موضعون کی زمین سرسبز شاداب کثرت پیداوار تازہ جاندار قوی مویشی اور چوپایہ تھے مزارعین کی عورتین سُرخ سفید رنگ سایہ اور کُرتہ پہنکر اِس شخص کے موضع کی طرف جسکا نام بگریانوو کا تھا گذرتین تو آپسمین باتین کرتی تھین۔

وہ کہتے ہین کہ بتاؤ جیسے ہم خوش و خورم ہین تم اسطرح کیون خوش نہین ہو تو یہ ایک میل پر آکر پانی بھرنے والی جب سر پر پانی کا گھڑا رکھکر آتین تو کہتی تھین کہ ہم کیا بتائین جو کچھہ ملتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سب زمیندار لے لیتا ہے۔

بعد اِسکے کسی وقت مین جب انسے پھر کوئی ویسے ہی سوال کرتا تو یہ اون خوش خورم عورتون کو جواب نہ دیتین بلکہ نگاہ غضب اور حسرت سے اُنکو دیکھتی تھین۔

حوالی موضع بگریانوو کا کے لوگ باہم چرچا کرتے تھے کہ یہ لوگ مثل بھیڑیون کے رہتے ہین اور ایک دوسرے کو کھائے جاتے ہین یہانتک نوبت پہونچی کہ لوگون نے انپر افسوس کرنا بھی چھوڑ دیا۔

باب دوم

مزارعین بگریانوو کا کے حق مین زراعت ۱۸۴۴ء کی پیداوار نہایت ناقص تھی

مین ہوتی تھی دس اولادین ہوئین اور یہ سب بچہ ہی پن مین مرگئے گیارہوین لڑکی اور ہوئی نہایت کمزور لاغر زرد تھی ماں اُوسکو دودھ نہ پلاسکتی تھی اسلیے کہ اُوسکو اپنے خاوند کا خوف تھا پس اس لڑکی کو ایک مضبوط قوی کاشتکار کی لڑکی نے دودھ پلایا جسِ سے وہ لڑکی خوب موٹی تازی ہوئی اور نشو ونما پایا ماں ہزار جان سے اوسکی عاشق تھی اور بہت چاہتی تھی۔

بگریانوف نے برسون سے یہی شیوہ کرلیا تھا کہ حوالی مقامات مین جو خوبصورت لڑکیان ملین اور پسند آئین اُون سے اپنے گھر کو بھرا جو اوھر سے گذری پسند آئی اوسکو دو تین روز گھر کے اندر رکھا اور نکالدیا اور چلتے وقت ایک رومال بطور انعام کے دیدیا جیسے کہ اوس گانون مین گنوارونکی عورتین اپنے سر سے باندھتی ہین اِس قسم کے رومال اسکی الماری مین بھرے رہتے تھے۔

تمام موضع والون نے اسکو خاموشی سے برداشت کیا وہ کہتے تھے کہ قبر کے پتھر کو بُرا کہنا فضول ہے جسمین مردہ دفن ہوتا ہے **بگریانوف** کو بھی اسیطرح وہ پتھر جانتے تھے بارہا کاشتکار اسکے پاس گروہ باندھ کر آئے اور دست بستہ ملتجی ہوے کہ جبتک دوسری فصل زراعت پیدا ہو ہماری مالگذاری ملتوی رہے جب فوج مین رنگروٹ بھرتی ہونیکا موقع ہوتا تو وہ التجا کرتے کہ ہمکو اِس بلا سے محفوظ رکھنا۔

اونکی یہ تمام محنت فضول تھی اونکی استدعا ظلم کی تبسم اور سرد مہری کی نظر تحقیر سے ٹالتا اوسکی روش ایسی تھی جیسے کوئی بڑا شخص پرہیزگار ہو اور اپنی عادات کو وہ ترک نکرتا تھا وہ لوگ استدعا کرکے پشیمان ہوتے کہ ناحق ہمنے اِس سے کہا یہ تو کچھ سماعت ہی نہین کرتا سچ یہ ہے کہ **بگریانوف** کے مزارعین مین انسانیت باقی نرہی تھی اور

شادی کی اسکی زوجہ ایک مجرد مرد کی ایک ہی دختر تھی اور یہ قریب تر ہمسایہ تھا اور دونون کی جائداد بھی ملحق تھی عام کو یہ خیال تھا کہ یہ اس لڑکی سے شادی کریگا جب نسبت کی خبر ملی کہ اب اس سے شادی ہوگی تو لوگون کے دلون سے خدشہ اور بار دور ہوا اسکو یہی خوف تھا کہ ہماری لڑکی سے پیام نہ دے۔

اس منسوبہ کا نام الکزنڈریا رُوڈیُونُوونا تھا اسنے اپنے باپ کے یہان بڑی چاہ پیار سے پرورش پائی تھی اسنے جلد درسبق حاصل کیا کہ لڑکیون کی طرح جو فضولخرچی کرتی تھی اور خوش پوشاک تھی ہنسی مذاق کے سوا اور کچھ کام نتھا ان سبکو دور کرے اول تو ہنسنا موقوف کیا پھر بولنا ترک کیا رونا سیکھا یہ تمام کارروائی شادی کے دس ہی دن کے اندر ہوگئی جب اُوسکا بوڑھا باپ اول مرتبہ اسکے یہان آیا تو اپنی چہیتی بیٹی کو نہ پہچانا کیونکہ یہ تو خوف زدہ دھیمی آواز سے بولتی تھی آہستہ قدم سر جھکائے آنکھ نیچی کیے چلتی تھی جبتک اوس سے کوئی نہ کہے وہ کسی سے نہ بولتی تھی بات کرتی بھی اگر جواب دیا تو آہستہ اور تھر تھراتے ہوے۔

بگریانوف ہمیشہ اوس سے کہا کرتا تھا کہ میری پیاری بی بی میری جان میری دلبر میری چہیتی۔ ہر چند کہ ان محبت آمیز کلمات سے وہ پکارتا اور بات کرتا تھا مگر اوسکی تیز نگاہ غضب افسردہ کنندہ دل و جگر ایک بھی اس عورت کے ذہن سے نہ بھولتی تھی اس بوڑھے باپ کے جو کچھ ہوش و حواس باقی تھے اوس سے اوسنے معلوم کر لیا کہ اس دنیا مین لڑکی کی قسمت پھوٹ گئی یہ منفت غضب مین پڑگئی اسکو کمال ہی صدمہ ہوا اور اس صدمے سے چند روز مین مرگیا۔

بیس برس کے بعد میڈم بگریانوف کی زندگی اوسطرح بسر ہوتی تھی جیسی کہ ابتدا

اِن کُتّون کا خوف بھی لوگون کو اِسقدر نتھا جیسے کہ اِسکے مالک کی نظرِ غضب کا خوف تھا
بگریانوف غصہ ور شخص نہ تھا یہ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا عہد طفلی مین بھی
اِسکو کبھی غصہ نہین آیا تھا چہرہ زرد تھا ابرو کے بال بہت اور چوڑے تھے داڑھی کا
حلقہ خوب تراشا ہوا تھا اور اوائل ہی عمر مین ابرو اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے
چہرے سے بزرگی کے آثار نمایان تھے۔

بیرحم نیلگون چشم اور باریک لب سے لالچ اور ظلم اِسکا مترشح تھا جسطرح کسینے
اِسکو غصہ آتے نہین دیکھا اِسیطرح کسی نے یہ بھی نہین دیکھا کہ جب کبھی اِسکو کسی سے
اتفاقیہ یا عمداً ضرر پہونچا ہو تو اوسنے معاف کیا ہو اِسکی اوائل عمر کا قصہ بھی مشہور تھا۔
ایک خوبصورت عورت نے اِنکی غیبت مین اِنپر مضحکہ کیا تھا بجاے اِسکے کہ یہ اُسکے
شوہر سے عذر خواہی کرتے اِنھون نے دل مین قصد کیا کہ اوس شخص سے عوض لین جسکی
نسبت صحیح یا غلط خیال تھا کہ لیڈی اِسکو بہت چاہتی ہے چنانچہ عام مجمع مین اوسکی توہین
کی اور اوس سے لڑے اور اوسکو مارا دو تین دن کے بعد یہ اوس لیڈی کے شوہر کے
پاس گئے اور کہا کہ ذرا احسان تو مانو کہ مینے تمھاری لیڈی کے آشنا کو مارا اِس لیڈی
کے شوہر کو غصہ آیا کیونکہ وہ واقف نتھا اوسنے گھونسہ مارا اور چمٹ گیا بمشکل دونون کو
لوگون نے جدا کیا لیکن دوسرے دن لیڈی بیوہ ہو گئی۔

چونکہ یہ ذرا سی بات مین ناراض ہو جاتے تھے اور اِسیطرح لوگون سے عوض لیا کرتے تھے
اعلےٰ درجے کے اشخاص صوبہ نے اِنکی صحبت ترک کی اور برسون اِنکی طرف راہ بھی نہ چلے
اور اوسوقت تک نہ آئے جبتک کہ ایکدن بگریانوف نے بیان کیا کہ اب مین گھر سے
باہر نجاؤنگا میرے لیے خود میری ہی صحبت کافی ہے جب یہ زیادہ عمر کو پہونچا تو اِسنے

ایک روسی زمیندار کا قصہ

باب اول

ڈانیل لوکچ بگریانوف کا مکان چوبی تھا اور خوب مضبوط بنیاد اینٹ کی تھی یہ ایک وسیع صحن کے وسط مین تھا داہنی جانب اصطبل اور گاڑی خانہ اور بائین طرف شاگرد پیشہ کے مکان اور تنور تھا مکان کے سامنے بڑا قطعہ زمین کا تھا جسپر سبز گھاس جمی ہوئی تھی اس تختہ پر سے گھومگر قصبے کو راہ گئی تھی جسکو اٹھارہ درسٹ کا فاصلہ تھا اس قطعہ زمین کے گرد درخت نصب ہوے تھے اسکی یہ شکل ہوگئی تھی جسطرح دریا مین ٹاپو ہوتا ہے یہ راستہ واسطے مالکان مکان کے بنا تھا دروازہ صحن کے قریب پھونچکر راستہ ختم ہوا تھا وہان خندق بنی تھی اسلیے کہ رات کو بھیڑیے نہ آئین آدمیون کے آنے کا یہان خوف نتھا اسلیے کہ ایک ایسی آڑ کردی تھی کہ کانٹون کی بھی حقیقت نتھی ڈانیل بگریانوف کے پاس خونخوار کتے تھے جنکو کچا گوشت کھلاتے تھے اور رات کو کھلا رکھتے تھے

ایک روسی زمیندار کا قصہ

جسکو

مورخ فرانس ہنری گریول نے زبان فرانسیسی مین تصنیف کیا تھا

سار سول ملیٹری گزٹ لاہور نے انگریزی زبان مین اوسکا ترجمہ کرا کے

عام تعلیم یافتہ اشخاص کے ملاحظہ کی لیے شائع کیا

یہ قصہ

یا ستان کے ایک روسی زمیندار اور کاشتکار کا نہایت دلآویز اور عبرت آمیز ہی

رنے اپنی رعایا مزارعین پر اسقدر ظلم و شدائد کیے کہ وہ سب عاجز اور

ہو گئے اور تنگ آکر اتفاق کیا زمیندار اونکے ہاتھون سے قتل ہوا ان قاتل

ین مین سے ایک شخص پر نہایت ظلم ہوا اور وہی بانی اس قتل کا تھا مگر بقول

ور کہ خمیازۂ گناہ پدران بر سر فرزندان انکی آخری حالت قابل افسوس ہے

چونکہ یہ قصہ

ب دلچسپ تھا بنا بران عام شائقین کے ملاحظہ اور تفریح اور پند کے لیے مالک

کے حکم سے مسٹر ہنری فانتوم اعلے مترجم اودھ اخبار نے بہ اعانت

سید امجد حسین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ چھپکر شائع ہوا

ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء

INDIAN INSTITUTE

Ek Rūsī zamīndār kā qiṣṣah

ایک روسی زمیندار کا قصہ

جسکو

مشہور مورخ فرانس ہنری گریول نے زبان فرانسیسی مین تصنیف کیا تھا
اور اخبار سول ملیٹری گزٹ لاہور نے انگریزی زبان مین اوسکا ترجمہ کرا کے
عام تعلیم یافتہ اشخاص کے ملاحظہ کے لیے شائع کیا

یہ قصہ

زمانہ پاستان کے ایک روسی زمیندار اور کاشتکار کا نہایت دلآویز اور عبرت آمیز ہے
زمیندار نے اپنی رعایا مزارعین پر اسقدر ظلم و شدائد کیے کہ وہ سب عاجز اور
لاچار ہو گئے اور تنگ آکر اتفاق کیا زمیندار اونکے ہاتھون سے قتل ہوا ان قاتل
مزارعین مین سے ایک شخص پر نہایت ظلم ہوا اور وہی بانی اس قتل کا تھا مگر بقول
مشہور کہ خمیازۂ گناہ پدران بر سر فرزندان انکی آخری حالت قابل افسوس ہے

چونکہ یہ قصہ

بہت دلچسپ تھا بنا بران عام شائقین کے ملاحظہ اور تفریح اور پند کے لیے مالک
مطبع کے حکم سے مسٹر ہنری فانتوم اعلے مترجم اودھ اخبار نے بہ اعانت
سید امجد حسین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نول کشور مین بمقام لکھنؤ بر چھپکر شائع ہوا

ماہ نومبر سنہ ۱۸۸۰ء

INDIAN INSTITUTE

Ek Rūsī zamīndār kā qiṣṣah

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

